لا الہ الا اللہ محمدّ الرسول اللہ



صلیبی صیہونی فساد اور عالمی تحریکِ جہاد

شیخ ایمن الظواہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلیبی صیہونی فساد

اور

عالمی تحریکِ جہاد

حکیم الامت فضیلۃ الشیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

مترجم: حافظ عمّار صدّیقی حفظہ اللہ



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مترجم

معرکہ حق و باطل ازل سے جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ چاہے گی کہ اہلِ ایمان کی آزمائش جاری رہے۔ اس معرکے کے دو فریق ہمیشہ سے تاریخ کے منظر پر موجود رہے ہیں۔ ایک وہ جنھوں نے حق کو پہچانا، اللہ کے رسولوں کی تصدیق کی اور ایمان والوں کے سوا کسی کو اپنا دوست نہ بنایا۔ دوسرے وہ جو شیطان کے ساتھی بن گئے، رسولوں کی تکذیب کرتے رہے اور اگر اللہ کو مانا بھی تو اس کے ساتھ طاغوتوں کی بندگی بجالاتے رہے۔ اس گروہ کے لوگ ہر زمانے اور نسل میں موجود رہے ہیں اور حق کا راستہ روکنے کی سزا دنیا میں بھی وقتاً فوقتاً بھگتتے رہے ہیں۔ ان کا پھیلایا ہوا فساد کبھی سچے اہلِ ایمان کو اللہ کے راستے سے ہٹا نہ سکا۔ اور اس کی وجہ بھی بڑی واضح ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی قوتِ قاہرہ ہمیشہ سے اپنے دین اور اس کی طرف دعوت دینے والوں کے حق میں رہی اور ان کے خلاف رہی جنھوں نے اللہ اور اس کے پیغمبروں کو جھٹلایا:

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (المجادلة:21)

"اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت قوت والے اور زبردست ہیں۔"

اللہ کی اسی تائید و نصرت کے سہارے سچے اہلِ ایمان فتنے کے خاتمے اور حق کے دفاع کے لئے کفر کے خلاف جنگ کرتے رہے اور اس وقت تک کرتے رہیں گے جب تک کہ اس دنیا میں اللہ کا دین غالب نہ آجائے۔

جہاد اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ عبادت ہے۔ بیشک یہ عبادت انسان پر طبعاً ناگوار ہے لیکن غلبہ دین کا راستہ اور دفاعِ حق کا یہ طریقہ شریعت ہی نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے، اور اسی میں ہمارے لئے بہتری ہے اگر ہم جان لیں۔

جہاد کی تاریخ کوئی نئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ o وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آلِ عمران: 146-148)

''اور کتنے ہی نبی ایسے گزرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اللہ والوں نے قتال کیا، پس انہوں نے اللہ کے راستے میں پہنچنے والی کسی تکلیف پر بھی ہمت نہ ہاری، نہ انہوں نے کوئی کمزوری دکھائی اور نہ ہی وہ (دشمن سے) دبے اور اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کی بات صرف یہ تھی کہ وہ کہتے تھے، ''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کاموں میں ہم سے جو زیادتی ہوئی اسے بخش دے اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھ اور کافروں کی قوم کے خلاف ہماری مدد فرما''۔ پھر اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب دیا اور آخرت کا بہترین بدلہ بھی دیا اور اللہ نیک کام کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔''

اس راستے پر پچھلے ادوار میں بہت سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام چلے اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس راہ کو اختیار کیا۔ پھر ہمارے پیغمبر رسولِ آخر الزماں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی راہ اختیار کی۔ اور اس کے بعد بھی جب کبھی امت پر کٹھن وقت آیا، اس کے بدترین دشمن اس پر حملہ آور ہوئے تو اس کے بہترین لوگ مورچوں میں پائے گئے، یہاں تک کہ انہوں نے اس آیت کا حق ادا کر دیا کہ وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج: 78) ''اور اللہ کے لئے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔''

امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آخری ادوار میں عیسائیوں اور یہودیوں سے جاری معرکے کوئی نئی لڑائیاں نہیں ہیں۔ ان کے پیچھے صدیوں کا عیسائی تعصب اور یہودی سازشیں کارفرما ہیں۔ اس صورتِ حال میں جب کہ دین و ملت کا دفاع داؤ پر لگ چکا ہے، ترکِ جہاد کی وجہ سے کفر کی قومیں دن بدن مسلمانوں کو اپنا غلام بناتی چلی جا رہی ہیں، مجاہدین کی تعداد قلیل ہے اور سامانِ رسد ناکافی ثابت ہو رہا ہے۔ ایسے میں جہاد تعین کے ساتھ ہر مسلمان پر فرضِ عین ہو چکا ہے۔ اس راستے میں نکلنے والے مجاہدین پوری دنیا میں اپنے اہداف کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ یہ اُس وقت اٹھے جب بڑے بڑے دعویدارانِ حق، باطل سے مرعوب ہو کر مصلحت و مکالمے پر آمادہ ہو چکے ہیں۔ یہ ایسے ماحول میں اپنی جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں جب خود امتِ مسلمہ کے بڑے حصے پر دین کا قلادہ اپنی گردنوں سے

اتارنے والے حکام نے قبضہ جما رکھا ہے۔ لیکن صلیبی و صیہونی فساد کا مستقبل تاریکی کے سوا کچھ نہیں کیونکہ اللہ کا نور پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکتا۔ اور اللہ کا نور اس عالمی تحریکِ جہاد کا نشانِ راہ ہے جسے اسلام کے ابطال اس وقت زمین کے شرق و غرب میں برپا کئے ہوئے ہیں۔ بلاشبہ آج امتِ مسلمہ کی دنیوی و اخروی فلاح اسی میں ہے کہ اس کا ہر فرد اٹھ کھڑا ہو، اللہ کی رضا کو اپنا مقصودِ اصلی بنائے، قرآن و سنت کی روشنی کو اپنا رہنما جانے اور اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے فریضۂ جہاد کی ادائیگی میں اپنے حصے کا کام پورا کرے۔ اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا(الطلاق:3)

''اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہو گا، اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔''

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلاً(النسآء: 48)

''پس تم جنگ کرو اللہ کی راہ میں، تم اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں، البتہ مومنوں کو لڑائی پر ابھارو۔ اللہ سے امید ہے کہ وہ کافروں کے زور کو توڑ دیں گے، اور اللہ سب سے زیادہ زور والے اور سب سے سخت سزا دینے والے ہیں''۔

اگر تم نے جہاد سے منہ موڑ لیا؟

جہاد اور مجاہدین سے متعلق پھیلائے گئے شبہات کا ردّ

شعبان 1426ھ........ ستمبر 2005ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اب ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں

”میرے مسلمان بھائیو!

یہ ایک عالمگیر صلیبی صیہونی جنگ ہے! یہ تاریخِ انسانی کے آغاز سے حق و باطل کے مابین برپا کشمکش ہی کا ایک تسلسل ہے.
اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرۃ:217)

”یہ لوگ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں، اگر ان کا بس چلے۔
اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمالِ دنیوی و اخروی سب غارت ہو جائیں گے، یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔“

لٰہذا میرے بھائیو! اب ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں:

☆ یا تو ہم اللہ کے پاس موجود انعامات کو، اس فانی دنیا پر ترجیح دے کر دنیا کی سرخروئی اور آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں۔

☆ یا پھر ہم صلیبی پرچم اور یہودی حاکمیت کے تحت ذلت کی زندگی گزارنے پر راضی ہو جائیں، اور اللہ تعالیٰ ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو اٹھا کھڑا کرے۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰه و الصلاة والسلام علٰی رسول اللّٰه وصحبه و من والاه ۔ ان الحمد للّٰه نستعينه ونستهديه ونستغفره ونعوذ باللّٰه من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا۔ من يهده اللّٰه فلامضل له ومن يضلل فلاہادی له۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ (اٰل عمران:102)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا''۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَ بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا (النسآء:1)

''لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتوں اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین رکھو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے''۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۝ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا (الاحزاب:70-71)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً وہ بڑی کامیابی پا گیا''۔

اے دنیا بھر میں بسنے والے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

آج میں آپ سے اس فتح و نصرت کے حوالے سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں جو اِن شاء اللہ اہلِ اسلام کو عنقریب حاصل ہونے والی ہے۔ بلا شبہ آج اس امت کو ہر سمت سے ظلم و زیادتی کا سامنا ہے۔ صلیبی و صیہونی قومیں امتِ مسلمہ پر تاریخِ انسانی کا بدترین حملہ کرنے کے لئے اکٹھی ہو چکی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ فتح کا وقت بہت قریب آپہنچا ہے، کیونکہ فتح کی کنجی اللہ نے خود ہمارے ہی ہاتھ میں تھما رکھی ہے!

مسلمانوں کی فتح و نصرت میں حائل بنیادی رکاوٹ

جہاں تک ہماری موجودہ ہزیمت و شکست خوردگی کا تعلق ہے تو اس کی بنیادی وجہ بھی خود ہم ہی ہیں۔ ہماری فتح و نصرت میں حائل حقیقی رکاوٹ نہ ہمارے دشمنوں کی طاقت ہے، نہ ان کے شر اور فساد کی شدت، نہ ان کی گھٹیا سازشیں اور نہ ہی ان کی محکم تدبیریں۔ ہماری ہزیمت کا حقیقی سبب اور ہماری فتح و نصرت میں حائل بنیادی رکاوٹ تو خود ہمارے اپنے اندر موجود ہے، ہمارے سینوں میں مخفی اور ہمارے دلوں میں پوشیدہ ہے!

چنانچہ ہمارے لئے سب سے پہلے جس معرکے کو جیتنا ضروری ہے وہ ہمارا اپنے نفس کے خلاف معرکہ ہے، ضعف و بے چارگی اور دنیا سے چمٹے رہنے کے خلاف معرکہ! ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ (التوبۃ :38)

”اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ سنو! دنیا کی زندگی کا ساز و سامان تو آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے۔“

اسی طرح تردد، خوف اور ذاتی مفادات کے خلاف معرکہ؛ منصب و جاہ کی حرص، اہل و عیال اور مال و اولاد کی محبت کے خلاف معرکہ؛ اور دنیا کی معمولی سی کمائی کی خاطر اللہ کی راہ میں ایثار و قربانی سے جی چرانے کے خلاف معرکہ! یہ سب معرکے ہمیں جیتنے ہوں گے۔ اگر ہمیں واقعتاً اس بات کا یقین حاصل ہو جائے کہ اللہ سبحانہ، و تعالیٰ ہی تنہا خالق و رازق ہیں، اس کائنات کے تمام معاملات انہی کے حکم سے چلتے ہیں اور ہماری حرصِ مال و دنیا نہ تو عمر میں اضافے کا باعث بن سکتی ہے اور نہ ہی یہ ہمارے یا ہمارے اہل و عیال کا رزق بڑھانے کا ذریعہ ہے، تو ہم کبھی بھی جہاد کے معاملے میں کنجوسی اور بزدلی کا مظاہرہ نہ کریں۔

کفار کی برتری کی وجہ اُن کی خوبی نہیں، ہماری کوتاہی ہے

جہاں تک ہمارے دشمنوں کا تعلق ہے، تو آیئے بنظرِ غور ان کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ ان کے پاس تو ساز و سامان اور آہن و بارود کے سوا کچھ بھی نہیں! ان کی افواج کو لالچ و دھونس اور زور زبردستی سے کھینچ کر چلایا جارہا ہے۔ اسی لئے ان کے سپاہیوں کا جہاں بھیمجاہدین سے باقاعدہ آمنا سامنا ہوا تو کسی ایک بھی ایسے معرکے میں وہ جم کر مقابلہ نہ کر سکے۔ یہ تو عقیدے، اخلاق، شجاعت اور بلند اوصاف سے عاری لوگ ہیں۔ یہ ہم پر اپنی کسی خوبی کی وجہ سے غالب نہیں۔ ان کا غلبہ تو ہماری ہی دو اساسی کمزوریوں کا نتیجہ ہے، یعنی:

۱) **قتال کا خوف**

۲) **قتال سے ناواقفیت**

انہی دو کمزوریوں کی وجہ سے ہم اپنے دشمن کو اس کی اصل حقیقت سے ہزاروں گنا بڑا سمجھنے لگتے ہیں، ہمارے دلوں میں اس کا رعب بیٹھ جاتا ہے اور اس کی بزدلی، کمزوری اور شکست خوردگی ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔

طاغوتی افواج اور صلیبی و یہودی سپاہ کے خلاف مجاہدین کے طویل تجربات سے یہ بات عیاں ہے کہ بزدلی، خوف، نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے دوڑ دھوپ، تنخواہوں کے حصول میں باہم مسابقت اور دوبدو مقابلے کے وقت میدان سے فرار ہی ان کے اصل اوصاف ہیں۔ یہ ہمارے سامنے صرف اس وقت شیر ہوتے ہیں جب ہم سے کئی گنا زیادہ مادی طاقت کے حامل ہوں یا جب ہم جنگ و قتال کی بنیادوں سے بھی ناواقف ہوں۔ البتہ اگر ہم ان سے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر قتال کریں، اس کے لئے درکار تیاری

مکمل کر لیں، جو در حقیقت بہت لمبی چوڑی نہیں ، اور قتال کے بنیادی اصولوں سے واقفیت پیدا کر لیں، تو ان شاء اللہ فتح ہماری ہی ہو گی۔

روس کی مثال اپنے سامنے رکھیئے، جو افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں پارہ پارہ ہوا اور پھر اسے شیشان میں بھی ہزیمت اٹھانا پڑی۔

فلسطین کی مثال یاد رکھیئے، جہاں مجاہدین نے یہودیوں کا جینا حرام کر رکھا ہے۔

امریکہ کا حال بھی دیکھ لیں! پہلے مجاہدین نے اسے صومالیہ سے بھاگنے پر مجبور کیا اور آج عراق و افغانستان میں اس کی درگت بن رہی ہے۔

گیارہ ستمبر کو آپ کے اُنّیس '۱۹' بھائیوں نے نیویارک اور واشنگٹن پر حملہ کر کے امریکہ پر جو کاری ضرب لگائی ہے، اسے بھی ذہن نشین رکھیئے۔ وہی امریکہ جس کا دعویٰ تھا کہ چیونٹی کے رینگنے کی آواز اور زیرِ زمین ہونے والی حرکات بھی اس سے پوشیدہ نہیں، وہی امریکہ جو صبح و شام جدید ترین آلات سے اپنے دشمنوں کی نگرانی کرتا ہے، اسی امریکہ کے ضعف کا حال محض اُنّیس '۱۹' مخلص نوجوانوں نے تمام عالم پر عیاں کر دیا۔ ان اُنّیس '۱۹' مجاہدین نے استطاعت بھر تیاری کی، میسّر اسباب سے فائدہ اٹھایا، پھر اللہ پر توکل کرتے ہوئے حملہ کر ڈالا اور یوں اللہ کی تائید و نصرت سے یہ ایک عظیم الشان فتح و کامیابی ثابت ہوئی۔

طاغوتی حکمرانوں کے تسلط کا سبب

ایک نگاہ ان طاغوتی حکمرانوں پر بھی ڈال لیں جو ہماری گردنوں پر مسلط ہیں اور جن کی اپنی گردنیں صلیبیوں اور یہودیوں کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ کیا ہم پر ان حکمرانوں کے تسلط کی اس کے سوا بھی کوئی وجہ ہے کہ ہم ڈرپوک اور کمزور بن کر ان کی ہر دھونس دھمکی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں؟ امید ہے کہ ایک مثال سے یہ بات واضح ہو جائے گی:

مصر کے تمام سیاسی فریق یہود نواز انور سادات سے نفرت کرتے تھے اور اس سے گلو خلاصی کی تمنائیں کیا کرتے تھے۔ مگر جب خالد اسلامبولی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے نیک صفت رفقاء نے .... اللہ انہیں اپنی رحمتوں سے ڈھانپ لے........ ایک جرأتمندانہ قدم اٹھایا اور ایک ایسی کارروائی کے ذریعے جس کا شمار بلاشبہ عصرِ حاضر کی سب سے شجاعانہ شہیدی کارروائیوں میں ہوتا ہے، انور سادات کو اس کی افواج کی موجودگی میں قتل کر ڈالا، تو سادات سے چھٹکارا پانے کے خواہشمند یہ سب لوگ ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ ان میں سے کوئی خالد اسلامبولی کی حمایت میں کھڑا نہ ہوا۔ بلکہ اُلٹا ان کے اور ان کے رفقاء کے خلاف زبانیں چلنے لگیں اور کسی نے بھی سرکاری مفتی کو ان پر کفر و فسق کا فتویٰ لگانے سے نہ روکا۔ بالآخر امریکی کٹھ پتلی انتظامیہ نے انہیں سزائے موت دے دی۔

اسی طرح جزیرۂ عرب میں سعودی نظام کی اصلاح کی مسلسل کوششوں کے باوجود جب اس نظام سے اٹھنے والا تعفن بڑھتا ہی گیا تو معززینِ امت اصلاح کا مطالبہ لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب سعودی حکومت نے جواباً ان لوگوں کو عبرتناک سزائیں دینے کا فیصلہ کیا تو کوئی ان کے دفاع میں آگے نہ بڑھا، بلکہ بہت سے اصلاح کے داعیوں نے یکایک قلابازی کھائی اور اپنے سابقہ مؤقف سے پھر کر اپنے مجاہد بھائیوں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے والے ساتھیوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا۔

یہ طاغوتی نظام اسی لئے ہم پر غالب ہے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنی جان بچانے اور اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کو ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھنے کی فکر میں ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کی خواہش ہے کہ وہ ساحل پہ بیٹھ کر طوفاں کا نظارہ کرے اور اسے معمولی سی قربانی بھی نہ دینی پڑے۔

اگر ہم میں سے ہر کوئی اپنی ہی جان بچانے کی فکر کرتا رہا........

آج ہم مسلسل یہ ہزیمت اٹھا رہے ہیں کیونکہ ہم نے ابھی تک اللہ کی اس پکار کو صحیح سے سمجھا ہی نہیں:

انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ

وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
(التوبة:41-42)

”نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل، اور جہاد کرو اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے، یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اگر جلد حاصل ہونے والا مال و اسباب ہوتا اور ہلکا سا سفر ہوتا تو یہ ضرور آپ کے پیچھے ہو لیتے، مگر ان پر تو دوری بہت کٹھن ہو گئی۔ اب تو یہ قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں قوت و طاقت ہوتی تو ہم ضرور آپ کے ساتھ نکلتے، یہ اپنی جانوں کو خود ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ کو ان کے جھوٹا ہونے کا علم ہے۔“

جب تک یہ مرض ہم میں موجود ہے، فتح ناممکن ہے اور مزید ناکامیاں، مصیبتیں، تکالیف اور غداریاں ہماری منتظر ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر شخص کی تمنا یہی رہی کہ وہ لوگوں کی نگاہوں کا مرکز و محور ہو، کسی ماہرِ فن کے طور پر زرق برق لباس پہنے کانفرنسوں میں شریک ہو، اسے بھی ریڈیو اور ٹی وی پر بلایا جائے اور ان اہم مصروفیات سے فارغ ہو کر وہ صلیبیوں اور ان کے آلۂ کاروں کی پکڑ سے بچتے ہوئے بسلامت اپنے گھر پہنچ جائے، تو پھر نجات کی کوئی امید نہیں! اگر ہم یونہی بیٹھے، مومن و مخلص مجاہدوں کے قتل و تعذیب اور قید و بند کا تماشہ دیکھتے رہے........ صلیبیوں اور ان کے حواریوں کو مجاہدین کی تکلیف پر خوشیاں منانے کا موقع دیتے رہے اور معرکے سے دور بیٹھ کر بھی موت کے خوف سے ہماری جان نکلتی رہی. تو کامیابی کا کوئی امکان نہیں! اس کے برعکس جن مواقع پر بھی ہم نے مجاہدینِ فی سبیل اللہ کا ساتھ دیا، انہیں پناہ دی، ان کی حمایت اور مدد و نصرت کی تو شکست ہمارے دشمنوں کا مقدر بنی، ہم پر قابو پانا ان کے لئے مشکل ہو گیا اور ہم فتح و نصرت کی راہ پر بھرپور پیش قدمی کرنے میں کامیاب رہے۔

افغانی مسلمانوں نے مجاہدین کے لئے اپنے دروازے کھول دیے

افغانستان کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ صلیبی امریکہ نے اپنے تئیں اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجادی، مگر اسی سرزمین میں شیخ اسامہ بن لادن، ملا محمد عمر حفظہما اللہ اور ان کے رفقاء کو ڈھونڈتے ہوئے امریکہ کو تین سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ الحمدللہ، وہ آج تک اپنی اس کوشش میں ناکام ہے اور اللہ کی مدد و نصرت سے، ابھی تک یہی دونوں حضرات افغانستان کے اندر اور باہر جہاد کی قیادت سنبھالے ہوئے ہیں۔

ایسا کیونکر ممکن ہوا؟ یہ اس لئے ممکن ہوا کہ امتِ مسلمہ نے شیخ اسامہ بن لادن، ملّا محمد عمر اور ان کے مجاہد ساتھیوں کے لئے اپنے گھروں سے پہلے اپنے دلوں کے دروازے کھولے۔ انہیں پناہ دی، ان کی حفاظت کی اور نہ صرف اپنی بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کی جانیں ان پر نچھاور کیں۔ یہ سادہ لوح مسلمان، جنہوں نے نہ تو اصولِ دین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی نہ ہی عقیدے میں تخصص کے حامل تھے، مجاہدین کی حفاظت کی خاطر اپنی بستیوں، گھروں اور مال و اولاد سمیت دشمن کی بمباری کا سامنا کرنے اور آگ و خون میں دھکیل دیئے جانے کے لئے تیار ہوگئے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں قید و بند اور ہجرت و جلاوطنی کی صعوبتیں جھیلنے سے بھی نہ گھبرائے۔ چنانچہ مزاحمت بڑھتی گئی، اور اس کی سابقہ شدت پھر سے لوٹ آئی۔ دشمن پیچھے ہٹنے اور اپنی کمین گاہوں میں جا چھپنے پر مجبور ہوگیا۔ ان شاء اللہ وہ وقت بھی بہت قریب ہے جب دشمن شکست کھا کر بھاگنے پر مجبور ہوگا!

عراق کے مسلمان مجاہدین کے میزبان بن گئے

مجاہدینِ عراق کا حال بھی آپ سے مخفی نہیں۔ صلیبی قوموں نے عراق کو روند ڈالا۔ وہاں قائم قوم پرست اور مجرم بعثی (سوشلسٹ) نظام حکومت زمین پر آگرا، دار الحکومت پر صلیبیوں کا قبضہ ہوگیا، نسلی تعصبات اور مذہبی تفرقات کے بیج بڑی محنت سے بوئے گئے۔ سقوطِ بغداد سے پھوٹنے والی تاریکی کے سامنے مزاحمت کی ہر امید دم توڑتی نظر آئی، کینہ پرور صلیبیوں اور لالچی غداروں نے سارے عراق کو زخموں سے چور چور کر دیا، ان زخموں سے خون مسلسل رستا رہا!

لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے دفاع کے لئے اٹھنے والے مجاہدین کے لشکروں پر روزِ اول ہی سے سکینت نازل کی، اور امتِ مسلمہ نے گھروں سے پہلے اپنے دلوں کے دروازے ان کے لئے کھول دیے۔ اس طرح جب ان عام مسلمانوں نے، جو لمبے چوڑے نظریات سے ناواقف اور پر تکلف فصیحانہ گفتگوؤں سے نابلد تھے، اپنے مجاہد بھائیوں کو ٹھکانے اور مدد فراہم کی، اور جب امت اپنے مردوں، عورتوں، نوجوانوں اور بچوں سمیت معرکے میں کود پڑی، تو مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں سے دشمن کا سر چکرا گیا۔ چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ پہلے صلیبیوں نے عراق کی سیکولر عبوری انتظامیہ کی "قانونی چھتری" کے تحت انتخابی ڈرامہ رچایا۔ خود وہ انتظامیہ بھی امریکی اسلحے کے زور پر مسلط کی گئی تھی۔ اسے بمباری، خوف و ہراس اور پکڑ دھکڑ کے ہتھکنڈوں سے چلایا گیا، صلیب کی عسکری قوت اسے زبردستی گھسیٹتی رہی اور اس نے جتنا عرصہ کام کیا اسی قوت کی حمایت و حصار میں کیا۔ پھر یہی عبوری انتظامیہ ایک مستقل کٹھ پتلی حکومت کو اقتدار میں لائی جسے عراق کے مردانِ حر اور شرفاء کو نشانِ عبرت بنانے اور صلیبیوں

سے ملی بھگت کر کے سرزمینِ اسلام، عراق پر صلیبی قبضہ برقرار رکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی تاکہ وقت آنے پر صلیبیوں کے لئے اپنے محفوظ مورچوں کی طرف واپس بھاگنے کی راہ ہموار ہو سکے!

مجاہدین نے، اللہ تعالیٰ کی قوت و قدرت سے، دشمن کو شدید مزاحمت کا اعتراف کرنے پر مجبور کیا اور انہیں یہ ماننا پڑا کہ وہ مزاحمت کو کچلنے یا کم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ بالآخر برطانیہ اور امریکہ کو اُس بات کا اعلان کرنا ہی پڑا جسے وہ اب تک چھپانے کی کوشش میں تھے، یعنی مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں سے تنگ آ کر "واپسی کے لائحۂ عمل کا اعلان"! پھر ۷/۷ کو لندن کے مبارک معرکے کے ٹھیک ایک دن بعد واپسی کے وقت کا تعین بھی کر لیا گیا تاکہ اپنے عوام کے غم و غصے پر بروقت قابو پایا جا سکے۔ یہ لوگ یونہی اپنے ساتھیوں کو بے یار و مددگار چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں تاکہ وہ تنہا ہی اپنے بھیانک انجام کا سامنا کریں، بالکل اسی طرح جیسے انہوں نے ویتنام میں کیا تھا۔

غزہ........ارضِ مقدس کا یہ مضبوط مورچہ کیوں کامیاب ہے؟

غزہ، چٹان کی طرح مضبوط یہ چھوٹا سا شہر بھی ہم سب کے لئے ایک مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شہر والوں کی مدد فرمائے! غزہ نے یہودیوں کو عاجز کر کے رکھ دیا ہے اور ان کی بے بسی اور کمزوری سب پر عیاں کر دی ہے۔ گو یورپ اور امریکہ میں بسنے والے صلیبی، یہودیوں کی بھرپور مدد کر رہے ہیں مگر اس کے باوجود غزہ اور اس کے مجاہد یہودیوں کو خون میں نہلا رہے ہیں اور انہیں ہر طرح سے موت کا مزہ چکھا رہے ہیں۔ غزہ اسی لئے کامیاب ہے کہ یہاں کے باسیوں نے جہاد اور مقابلے کا راستہ اختیار کیا اور ان لوگوں کے پیچھے چلنے سے انکار کیا جو مصائب سے بچنے، انتظار کرنے، کفار سے رعایتیں لینے اور امن و سلامتی تلاش کرنے کا درس دیتے ہیں۔

ایثار اور قربانیوں کے بغیر اسلام کی فتح ممکن نہیں

جہاد کی راہ ہی فتح و عزت کی راہ ہے، چنانچہ مجاہدین اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ دوسرا راستہ ذلت و ہزیمت کا راستہ ہے، لہٰذا ہم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ یقیناً یہ دین ایثار، قربانی اور سب کچھ لٹا دیئے بغیر فتح یاب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ (البقرۃ: 214)

"کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے پچھلے لوگوں پر آئے تھے، انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھی اہلِ ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے"۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے (اپنے قبولِ اسلام سے پہلے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے) انہیں بتایا کہ (روم کے بادشاہ) ہرقل نے ان سے کہا تھا کہ:

سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ، فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَّ دُوَلٌ، فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى، ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ (بخاری: کتاب الجہاد والسیر: باب قول اللہ تعالی هل تربصون بنا الا احدى الحسنيين، والحرب سجال)

"میں نے تم سے پوچھا کہ اس پیغمبر کے خلاف لڑائی میں تم لوگوں کی کیا کیفیت ہوتی ہے، تو تم نے کہا کہ ہماری ان سے لڑائی ڈولوں کی طرح ہوتی، یعنی کبھی ان کا پلڑا بھاری رہتا اور کبھی ہمارا، تو پیغمبر تو اسی طرح آزمائے جاتے ہیں (تاکہ ان کو تکالیف پر صبر کرنے کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجے بڑھیں) پھر آخرِ کار انجام انہی کے حق میں ہوتا ہے"۔

نصرت کی بیعت کرنے والوں کو جنت کی بشارت مل گئی

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیعتِ عقبہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں:

فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! عَلٰى مَا نُبَايِعُكَ؟

"پھر ہم نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کریں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تُبَايِعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَ الْكَسَلِ وَ النَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَعَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ عَلَى أَنْ تَقُولُوا فِي اللهِ لَا تَأْخُذُكُمْ فِيهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَعَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي إِذَا قَدِمْتُ يَثْرِبَ، فَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَ أَزْوَاجَكُمْ وَ أَبْنَائَكُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ۔

”تم لوگ میری بیعت کرو اس بات پر کہ تم حکم سنو گے اور اطاعت کرو گے خواہ تمہارا دل چاہے یا نہ چاہے، تنگی و آسانی ہر حال میں خرچ کرو گے، نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں نہ لائو گے، اور جب میں یثرب پہنچوں گا تو میرا ساتھ دو گے اور جن (شرور) کے خلاف تم اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا دفاع کرتے ہو، ان کے خلاف میرا بھی دفاع کرو گے۔ اور (اس سب کے بدلے) جنت تمہاری ہو گی۔“

پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو ہم ستر '۷۰' افراد میں سے سب سے کم سن شخص، حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا:

رُوَيدًا يَا أَهْلَ يَثْرِبَ إِنَّا لَمْ نَضْرِبْ إِلَيهِ أَكْبَادَ الْمَطِيِّ إِلَّا وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ۔ إِنَّ إِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً وَ قَتْلُ خِيَارِكُمْ وَ أَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ، فَإِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُونَ عَلَى السُّيُوفِ إِذَا مَسَّتْكُمْ وَعَلَى قَتْلِ خِيَارِكُمْ وَعَلَى مُفَارَقَةِ الْعَرَبِ كَافَّةً فَخُذُوهُ وَ أَجْرُكُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَإِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَخَافُونَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خِيفَةً فَذَرُوهُ فَهُوَ أَعْذَرُ عِنْدَ اللهِ۔

”ٹھہرو اے اہلِ یثرب! ہم لوگ ان کے پاس یہی سمجھتے ہوئے آئے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آج انہیں یہاں سے نکال کر لے جانا تمام عرب سے کٹ جانے (اور ٹکر لینے) کے مترادف ہے۔ اس کے نتیجے میں تمہارے نونہال قتل ہوں گے اور تلواریں تم پر برسیں گی۔ پس اگر تم اپنے اندر اتنا صبر پاتے ہو کہ تم اپنے اوپر برسنے والی تلواروں، اپنے نونہالوں کے قتل اور تمام عرب سے کٹنے کا سامنا کر سکتے ہو تو ان کا ہاتھ پکڑو اور اللہ عزوجل کے اجر کے مستحق بن جاؤ، لیکن اگر تم ایسے لوگ ہو کہ تمہیں بس اپنی ہی جانیں عزیز ہیں تو انہیں چھوڑ دو اور اِسی وقت معذرت کر لو کیونکہ اس وقت معذرت کر لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ قابلِ قبول ہو سکتا ہے۔“

یہ ساری بات سن کر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا:

يَا أَسْعَدُ بْنَ زُرَارَةَ أَمِطْ عَنَّا يَدَكَ فَوَاللّٰهِ لَا نَذَرُ هٰذِهِ الْبَيْعَةَ وَلَا نَسْتَقِيلُهَا۔

"اے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ! اپنا یہ ہاتھ ہمارے رستے سے ہٹالو۔ اللہ کی قسم! نہ ہم اس بیعت کو ترک کریں گے اور نہ ہی کبھی اسے توڑنے کا مطالبہ!"

چنانچہ (جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) ہم ایک ایک کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شرائط پر بیعت لیتے جاتے اور بدلے میں ہمیں جنت کی بشارت دیتے۔" (مسند احمد: مسند مکثرین الصحابة رضی الله عنهم: مسند جابر بن عبدالله رضی اللہ عنہ)

نفع نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے، پھر میدان سے یہ فرار کیسا؟

شیاطینِ جن و انس ہمیں قتل، قید و بند کی صعوبتوں، گھروں کی تباہی، اولاد کی یتیمی اور عورتوں کی بیوگی سے ڈرائیں گے ، لیکن اگر ہم کتاب اللہ کی تلاوت اور اس پر غور کرنے والے ہوں تو یہ بات ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ قرآن ان قدیم و جدید خدشات کو جھٹلاتا ہے اور ان کی حقیقت واضح کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غزوۂ احزاب کا ذکر کرتے ہوئے منافقین کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ○ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا وَ يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ○ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا○ وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ○ (الاحزاب: 12-15)

" اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کا) روگ تھا کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ محض دھوکہ اور فریب تھا۔ ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو! تمہارے لئے اب ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں، (جہاد چھوڑ کر واپس) لوٹ چلو اور ان کی ایک اور جماعت یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگنے لگی کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں، حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے، لیکن ان کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے

ہونے کا تھا۔ اگر شہر کے اطراف سے دشمن گھس آئے ہوتے اور اس وقت انہیں فتنے کی دعوت دی جاتی تو یہ اس میں جا پڑتے اور مشکل ہی سے انہیں شریکِ فتنہ ہونے میں کوئی تأمل ہوتا۔ اس سے پہلے تو انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کی باز پرس ضرور ہو گی۔"

اس طرح اللہ ان کے حقیقی مرض پر سے پردہ اٹھاتے ہیں اور پھر عقیدۂ توحید کی درستی کے ذریعے ان کا علاج کرتے ہیں:

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيلاً ○ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○ (الاحزاب: 12-15)

"کہہ دیجئے کہ اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بھاگو گے تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا، اس کے بعد زندگی کے مزے لوٹنے کا تھوڑا ہی موقع تمہیں مل سکے گا۔ ان سے پوچھئے کہ اگر اللہ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے؟) اور اللہ کے مقابلے میں یہ لوگ کوئی حامی و مددگار نہیں پا سکتے۔"

عقیدۂ توحید اور عقیدۂ تقدیر کو دلوں میں مضبوطی سے جما لیجیے

قرآنِ حکیم ہم پہ یہ بات واضح کرتا ہے کہ میدان سے فرار، دنیا کی محبت، مصائب کے وقت اللہ سے بدگمانیاں اور پھر یہ خام خیالی کہ فریضۂ جہاد اور اس کی ذمہ داریوں سے فرار ہی راہِ نجات ہے، یہ سب امراض ہیں اور ان کا علاج دلوں میں یہ اعتقاد بسانا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان پہنچانے پر قادر نہیں اور انسان پر آنے والی ہر تکلیف و راحت اسی کے ارادے سے آتی ہے۔ نیز یہ یقین پیدا کرنا بھی لازم ہے کہ قتل و قتال سے بھاگنے والے اللہ کی قدرتِ قاہرہ اور اس کے ارادۂ نافذہ کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔

ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم عقیدۂ توحید کو اپنے دلوں میں مضبوطی سے جمائیں، اسی عقیدہ کی روشنی میں زندگی گزاریں، اس کے تقاضوں کو پورا کریں، کیونکہ محض عقیدۂ توحید کا زبانی کلامی علم حاصل کرنے سے نہ تو دلوں کو شفا ملتی ہے، نہ ہی مرض اور اس کے اسباب دور ہوتے ہیں۔ یہ عقیدہ تو اپنے اثرات تبھی دکھاتا ہے جب اس کے علم سے دل میں یقین کی روشنی پھوٹے، سر اللہ

تعالیٰ کے سامنے جھک جائے، توکل کی دولت میسر آئے، یہ ایمان پیدا ہو کہ تمام معاملات تنہا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ دل، اللہ اور اس کے دوستوں کی محبت اور اللہ کے دشمنوں کی عداوت سے معمور ہو جائے۔

میں اللہ کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے شریعتِ الٰہی کی تعظیم، مسلمانوں اور مجاہدین سے دوستی و وفاداری اور کفار و منافقین سے عداوت و بیزاری کی اعلیٰ ایمانی صفات بہت سے سیدھے سادھے مخلص مسلمانوں میں ایسے کئی لوگوں سے بدرجہا زیادہ پائی ہیں جو علمِ دین کے ماہر سمجھے جاتے ہیں، کیونکہ وہ لوگ عقیدۂ توحید کو محض ایک عِلمی مضمون کے طور پر پڑھتے ہیں اور اُن کے قلوب و اعمال اور دوستی و دشمنی کے معیارات میں کہیں یہ عقیدہ جھلکتا نظر نہیں آتا۔

اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا

شکوک و شبہات کے مارے بہت سے لوگ، جہاد سے بھاگنے والوں اور پیٹھ پھیرنے والوں کو دیکھ کر مسلمانوں میں مایوسی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیں بھی سمجھاتے ہیں کہ دیکھو! فلاں فلاں نے یہ راستہ اختیار کیا تھا مگر انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور کئی سال بعد انہیں شرمندہ وافسردہ واپس لوٹنا پڑا، لہٰذا تم بھی بروقت باز آجاؤ!

ہم ان لوگوں سے کہتے ہیں کہ اُحد کے دن بھی ایک تہائی لشکر واپس لوٹ گیا، مگر اسلام کو شکست نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جزیرۂ عرب میں لوگوں کی اکثریت مرتد ہو گئی تھی مگر اسلام کو شکست نہ ہوئی۔

ہم انہیں یہ بھی یاد دلانا چاہتے ہیں کہ اگر ایک گروہ اس رستے کو چھوڑ چکا ہے تو الحمد للہ بہت سے نئے لوگوں نے راہِ جہاد اختیار بھی کی ہے۔ ان کی زبانوں اور اسلحے کے ذریعے اللہ نے اپنے دین کو سربلندی عطا کی ہے اور انہیں شرف اور تکریم سے نوازا ہے۔ جب کہ اسی دوران راہِ جہاد سے فرار ہونے والے لوگ انسانیت کے کمینے ترین طبقے کا قرب حاصل کرنے کی کوششوں میں لگے رہے تاکہ اپنے خلاف بنائے گئے مقدّمات اور فیصلوں میں تخفیف کرا سکیں اور باقی زندگی آرام سے جی سکیں۔

ہم انہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی یاد دلاتے ہیں کہ:

وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم (محمد:38)

"اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ (تمہیں ہٹا کر) تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کرّم اللہ وجہہ، سے کسی نے پوچھا:

"أَطَلْحَة وَالزُّبَيْر كَانَا عَلٰى بَاطِلٍ؟

"کیا (آپ رضی اللہ عنہ کی رائے میں) طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ (جیسے عظیم صحابہ رضی اللہ عنہم) غلطی پر تھے؟"

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا:

"يَا هٰذَا إِنَّهُ مَلْبُوْسٌ عَلَيْكَ۔ إِنَّ الْحَقَّ لَا يُعْرَفُ بِالرِّجَالِ، إِعْرِفِ الْحَقَّ تَعْرِفُ أَهْلَهُ۔

"ارے (افسوس!) یہ مسئلہ تو تم پہ واضح ہی نہیں۔ حق کو شخصیات سے نہیں پہچانا جاتا۔ تم حق کو پہچانو، حق والوں کو خود ہی پہچان جاؤ گے۔" (فیض القدیر: 4/ 17)

کیا یہ سچ ہے کہ "جہاد سے نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہوا ہے؟"

اللہ کے رستے پر راہزن بن کر بیٹھنے والے لوگ، مجاہدین کو راہِ جہاد سے ہٹانے، یہیں بٹھا کر دنیا میں مشغول کرنے اور ذلت وخسارے کی زندگی پر راضی و مطمئن کرنے کے لئے یہ شبہہ بھی پھیلاتے ہیں کہ:

"جہاد سے نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہوا ہے۔ جہاد ہی کے نتیجے میں طالبان کی اسلامی حکومت چھینی گئی، لاکھوں لوگ شہید، زخمی اور قیدی بنے، ہزاروں خاندان تتر بتر ہو گئے۔ اگر یہ جہاد جاری رہا تو امتِ مسلمہ جڑ سے اکھاڑ ڈالی جائے گی، اسلام کی دعوت دینے کے سب راستے بند ہو جائیں گے، اہلِ مغرب کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش ہو گی، اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغرب کی جنگ شدت پکڑ جائے گی!"

صلیبی حملے کے سامنے سر جھکا دینے کی دعوت کے علمبردار آئے دن اسی قسم کے جملے دہراتے ہیں۔ ان شبہات کا جواب تو بہت سادہ سا ہے۔

اگر جہاد نہ ہوتا؟

اگر جہاد نہ ہوتا، اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فی سبیل اللہ موت کے حصول کے لئے باہم مسابقت نہ کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتدین خلافتِ راشدہ پر غالب آجاتے، اسلام کا نام و نشان تک مٹ جاتا اور بہت جلد یہ دنیا شرک و جاہلیت کی تاریکیوں میں، دوبارہ سے ڈوب جاتی۔ ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اللہ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے، اگر اللہ کی راہ میں شہید نہ ہوتے تو........

- ☆ اسلام دنیا میں ہرگز نہ پھیلتا۔
- ☆ وقت کی دو بڑی سلطنتیں: فارس اور روم کبھی شکست نہ کھاتیں۔
- ☆ لوگ کبھی جوق در جوق دین میں داخل نہ ہوتے۔
- ☆ شریعتِ الٰہی کی حاکمیت کبھی قائم نہ ہوتی۔
- ☆ اقوامِ عالم کبھی شرک، ظلم، خود ساختہ قیود کی غلامی اور مذاہب کے جور و ستم سے نہ نکل پاتیں۔
- ☆ اور نہ ہی تم، اے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھنے والو! کبھی اسلام میں داخل ہوتے!
- ☆ تم آج جاہلیت کی گندگیوں میں لتھڑے ہوتے، کافر ہوتے اور کافروں کی اولاد میں سے ہوتے!

کم نصیبو! آج اگر تمہاری گردنیں شرک و جاہلیت کے طوق سے آزاد ہیں تو یہ انہی ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں فدا کرنے کا ثمرہ ہے۔

اگر ہزاروں مسلمان اپنی جانیں نہ لڑاتے........

اگر ہزاروں مسلمان اپنی جانیں قربان نہ کرتے تو صلیبی جنگوں کے نتیجے میں یہ کافر ہم پر اپنے پہلے ہی حملے میں غالب آجاتے، اور اے ہزیمت کی طرف بلانے والو! تم بھی آج اپنی گردنوں میں صلیب لٹکا رہے ہوتے، تمہارے ماں باپ بھی اسی طرح تفتیش اور مقدمات کا سامنا کر رہے ہوتے جیسے اندلس کے مسلمانوں کو کرنا پڑا تھا۔

اگر مسلمان تمہاری بات مان چکے ہوتے........

اگر ہزاروں لاکھوں مسلمان تمہاری اور تم جیسے دوسروں کی بے وزن، گمراہ کن پکاروں پر کان دھر لیتے اور قربانیاں نہ دیتے تو روس کبھی افغانستان سے نہ نکلتا۔ افغانستان کے بعد وہ پاکستان پر قبضہ کرتا، پھر اس کا ہدف خلیجی ممالک ہوتے، وہی خلیجی ممالک جن سے تنخواہیں بٹورنے اور جن کے وسائل لوٹنے کے لئے تم آج باہم مسابقت کر رہے ہو........ اور کیا معلوم کہ تم بھی آج سوویت اتحاد کے کسی "دینی محکمے" میں نوکری کر رہے ہوتے اور بالکل اسی طرح عوام کو سُلائے رکھنے کی سیاسی ذمہ داریاں نہایت مہارت سے نبھا رہے ہوتے، جس طرح آج تم اپنے شہروں اور ملکوں میں نبھا رہے ہو!

اگر جہادی تحریکیں کٹھ پتلی حکمرانوں کے خلاف نہ اٹھتیں........

اگر جہادی تحریکیں اپنے کٹھ پتلی حکمرانوں کے خلاف نہ اٹھتیں اور انہیں ہٹانے کی جدوجہد نہ شروع کرتیں، تو نجانے یہ حکمران کتنا فساد پھیلا چکے ہوتے۔ نہ جانے اب تک کتنے ہی 'اتاترک' اپنے اپنے خطوں میں اسلام کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے اقدم کر چکے ہوتے۔ ان حکمرانوں کی اکثریت تو ویسے بھی اتاترک سے متاثر ہے، لہٰذا یہ اب تک تم پر سیکولرازم کے نام پر مکمل ارتداد مسلط کر چکے ہوتے!

اگر مجاہدین اسرائیل اور اس کے آلۂ کاروں کو نہ روکتے........

اگر مجاہدین اسرائیل اور اسرائیل کے آلہ کار حکمرانوں کے رستے میں رکاوٹ نہ بنتے تو آج اسرائیل اپنے موجودہ حجم سے کئی گنا بڑا ہوتا!

تمہارے جیسے ہی تھے وہ جنہوں نے امت کے ایک بڑے غدار، وقت کے سب سے بڑے اسرائیلی آلۂ کار انور سادات کے قتل کی مذمت کی اور آگے بڑھ کر اس کی صفائیاں پیش کیں؟ تمہاری ہی قبیل کے لوگوں نے کبھی طاغوتی آلۂ کاروں اور خائنوں کی سیاہ کاریوں پر شریعت کا رنگ چڑھا کر ان کے مکروہ چہروں کو لوگوں سے چھپانا چاہا، اور اپنے حکمرانوں کے بارے میں یہ دعویٰ کیا کہ فلسطین کے حقیقی خادم یہی ہیں! تمہارے ہی بھائی ہیں جو عرب و عجم کے ان طاغوتی حکمرانوں کو شرعی خطابات سے نوازتے ہیں جنہوں نے اسرائیل کا وجود تسلیم کیا اور ارضِ مقدس پر غاصبانہ قبضے کو جائز گردانا؟

اگر مجاہدین تم جیسوں کے پیچھے چلتے رہتے........

اگر مجاہدین تم جیسوں کے پیچھے چلتے رہتے، تمہاری شکست خوردہ دعوت کو رد کرتے ہوئے عراق اور افغانستان میں قربانیاں نہ دیتے تو یہ زبردست جہادی تحریک کبھی اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہو پاتی۔ حالانکہ انہی جہادی کارروائیوں کے لگائے ہوئے زخم امریکہ کو ہر روز کراہنے پر مجبور کرتے ہیں اور اب وہ بے قرار ہو کر اپنے ہی کھودے ہوئے گڑھے سے نکلنے کی راہ ڈھونڈ رہا ہے۔

جہاد ترک کر کے تم نے امت کے کتنے زخم دھوئے ہیں؟

تم کہتے ہو کہ جہاد کا نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہے۔ کیا خلافت ٹوٹنے، فلسطین ہاتھ سے نکلنے، اسلامی ممالک پر مرتد حکمرانوں کے مسلط ہونے اور عراق و افغانستان پر صلیبی افواج کے قبضے سے بڑھ کر بھی کوئی نقصان ممکن ہے؟ اب کون سا نقصان ہے جو اس نقصان سے بھی بڑھ کر ہو گا؟ کون سے فوائد ہیں جو اس کے بعد بھی تمہارے پیشِ نظر ہیں؟ جہاد کو ترک کر کے تم نے امت کے کتنے زخم دھو دیے ہیں؟ اگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے. انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل ترین مخلوق ہونے کے باوجود........ اپنی جانیں اس دین کو پھیلانے کے لئے نچھاور کر ڈالیں، تو کیا ہم امت پر ٹوٹتی مصیبتوں کے اس زمانے میں اپنی زندگیاں قربان کرنے میں بخل کریں؟ دین کے دفاع کے اس موقع پر اپنی جانیں بچا بچا کر رکھیں؟

کیا امریکہ اور یورپ اسلامی افغانستان برداشت کرنے والے تھے؟

جہاں تک تمہارا یہ کہنا ہے کہ امارتِ اسلامی افغانستان کا سقوط ہمارے جہاد کی وجہ سے ہوا، تو حقیقت یہ ہے کہ صلیبی پہلے ہی یہ عزم کر چکے تھے کہ شریعت کے مطابق فیصلے کرنے والی کوئی حکومت باقی نہ رہنے پائے۔ اسی لئے امارتِ اسلامی افغانستان کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کے لئے مختلف پابندیاں لگائی گئیں۔

دوسری طرف یہ بات بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں سے چھ ماہ قبل افغانستان پر حملے کے لئے قرارداد منظور کی گئی۔ مسعود کے زیرِ قیادت شمالی اتحاد کو بھرپور امداد اور ماہرین فراہم کئے گئے۔ یورپی صلیبی پارلیمنٹ میں مسعود کا استقبال ایک ہیرو کے طور پر کیا گیا اور یورپی پارلیمنٹ کی صدر نے اس سے کہا کہ:

"بنیاد پرستوں کے خلاف جنگ میں آپ ہمارا ہراول دستہ ہیں!"

اسی طرح بش نے نیو یارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں سے پہلے ، اپنے عہدِ حکومت کے آغاز ہی میں طالبان کی حکومت گرانے کے لئے افغانستان پر حملے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اگر واشنگٹن اور نیویارک پر مجاہدین کے حملے نہ ہوتے........

اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اگر ایک لمحے کے لئے یہ فرض کر بھی لیا جائے کہ مجاہدین طاغوتِ اکبر کے دفاعی مرکز واشنگٹن، اور نیو یارک میں اس کے اقتصادی مرکز پر یہ حملے نہ کرتے تو مجھے بتاؤ کہ........

☆ کیا امریکہ طالبان اور اسلامی امارت کو ختم کرنے کے عزم سے باز آ جاتا؟

☆ کیا دنیا بھر کی طاغوتی قومیں، افغانستان میں اسلامی امارت کے غلبے کے باوجود برہان الدین ربانی کو افغانستان کا صدر ماننے پر مصر نہ رہتیں؟........اس حال میں بھی کہ اس کے پاس افغانستان میں سر چھپانے کی جگہ تک نہ تھی اور وہ ملک سے باہر پناہ لینے پر مجبور تھا۔

☆ کیا ان طاغوتی قوموں نے اقوامِ متحدہ میں افغانستان کی کرسی پر اپنے ہی کٹھ پتلی "نمائندے" کو بٹھا نہیں رکھا تھا؟

☆ اگر یہ دونوں مبارک اور تاریخ ساز حملے نہ ہوتے تو کیا امریکہ عراق پر حملے سے باز رہنے والا تھا؟

☆ کیا شیرون اپنے جرائم سے رک جاتا؟ کیا یہودی آبادکاری کے منصوبے کو وسعت دینے کا عمل رک گیا ہوتا؟

☆ کیا امریکہ اسرائیل کے ایٹمی میزائیلوں کے مقابلے میں اسلامی ممالک کو بھی ایٹمی ہتھیار رکھنے کی اجازت دے دیتا؟

☆ کیا امریکہ اسرائیل کو تباہ کن اسلحے کے حصول اور پیداوار سے روک دیتا؟

☆ کیا صلیبی افواج اسلام کے مرکز جزیرۂ عرب سے نکلنے پر راضی ہو جاتیں؟ . جب کہ کویت سے صدام کو نکلے دس سال ہو چکے تھے!

☆ کیا صلیبی مغرب مسلمانوں کا پٹرول سستے ترین داموں چوری کرنے سے باز آجاتا؟

☆ کیا امریکہ .... انڈونیشیا سے لے کر ازبکستان اور افریقہ تک تمام عالمِ اسلامی میں جابجا پھیلے اپنے اڈے خالی کر دیتا؟

☆ کیا امریکہ ہمارے علاقوں پر مسلط ظلم، جبر اور تشدد کے بل پر چلنے والی حکومتوں کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیتا؟

یقیناً امریکہ اس سب کچھ سے باز آنے والا نہیں تھا۔ اب اگر اتنی بات سمجھ گئے ہو تو پھر یہ بھی سمجھ لو کہ

واشنگٹن اور نیو یارک پر حملے ان سب جرائم کا جواب تھے، نہ کہ ان کا سبب!

معاملہ یہ نہیں تھا کہ گیارہ ستمبر کے اس فقید المثال معرکے سے پہلے امتِ مسلمہ شوکت، قوت اور غلبے کی حامل تھی اور یہ حملے اس کی ہزیمت کا سبب بنے .... نہیں! یہ امت تو ذلت و پستی میں گرفتار، جبر و استبداد کا شکار، ٹکڑوں میں بٹی ہوئی، اور ہر سمت سے زیادتی کا نشانہ بنائی جارہی تھی۔ ایسے میں نیو یارک اور واشنگٹن پر حملے ہوئے۔ ان حملوں نے امت کو امید کا ایک نیا پیام دیا، امت کی فطرت میں موجود زیادتی کا مقابلہ کرنے کے جذبے اور امت کی خوابیدہ قوتوں کو بیدار کیا۔ ان کے ذریعے امت کے دشمنوں کو سمجھایا گیا کہ ان کے مظالم زیادہ عرصہ بلا حساب کتاب نہیں چلنے پائیں گے۔ یہ حملے اس بات کا اعلان تھے کہ امتِ مسلمہ پر حاوی دورِ استبداد ختم ہو گیا ہے اور اب تو جہاد، مزاحمت اور ظلم کے مقابلے کے نئے باب کا آغاز ہو چکا ہے۔

اگر تم مخلص ہو تو آگے بڑھ کر مجاہدین کا ساتھ دو

پھر ذرا یہ بھی تو بتاؤ کہ امارتِ اسلامی افغانستان کے خاتمے پر تم کیوں مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہو؟ تم نے تو ایک دن بھی اس کی مدد کو ہاتھ نہ بڑھایا، بلکہ تمہارے حکمران تو امارتِ اسلامی کے مقابلے میں صلیبیوں کا ساتھ دیتے رہے۔

اگر تمہیں واقعی اسلامی حکومت کے قیام کا اتنا شوق ہے تو تمہارے سامنے تین سال سے زائد عرصے سے امیر المؤمنین ملّا محمد عمر حفظہ اللہ افغانستان میں صلیبیوں اور مرتدوں کے خلاف قتال کی قیادت کر رہے ہیں........ آؤ! ان کے ساتھ جہاد میں شریک ہو، ان کی مدد و نصرت کرو!

الحمد للہ افغانستان میں امارتِ اسلامی کا ڈھانچہ تا حال قائم ہے، مشرقی اور جنوبی افغانستان کے بڑے حصے پر اس کا غلبہ برقرار ہے اور یہ صلیبیوں اور مرتدوں کے خلاف چھاپہ مار جنگ مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے۔ چنانچہ اس حکومت کے غم میں جھوٹ موٹ کے آنسو بہانے کے بجائے اس کی مدد کے لئے آگے بڑھو!

ہمارا ہدف بھی ایک ہے اور دشمن بھی ایک!

مجاہدینِ طالبان کے حوالے سے تمہارے شبہے پر گفتگو سمیٹنے سے پہلے میں تمہیں ان کے عسکری شعبے کے مسئول ملّا داد اللہ حفظہ اللہ کی وہ گفتگو سنانا چاہتا ہوں جو انہوں نے الجزیرہ چینل کے صحافی احمد زیدان کو انٹرویو دیتے ہوئے کی۔ یہ گفتگو احمد زیدان نے اپنی کتاب 'عودۃ الرایات السود' (سیاہ پرچموں کی واپسی) میں نقل کی ہے۔

استاذ احمد زیدان نے دریافت کیا کہ:

"طالبان کا 'قاعدۃ الجہاد' سے تعلق کس نوعیت کا ہے؟ کیا آپ کے ان سے روابط اب بھی موجود ہیں؟"

ملّا داد اللہ نے جواباً کہا:

> "پوری دنیا جانتی ہے کہ ہم نے قاعدۃ الجہاد کے مجاہدین کی خاطر اپنی حکومت قربان کر دی........ اور یہ ہمارا اسلامی فریضہ تھا........ پھر ہم کیسے ان سے تعلق توڑ سکتے ہیں؟ اب تو ہم اور وہ ایک سی صورتِ حال سے دوچار، ایک ہی میدان میں، مشترکہ دشمن کے مدِ مقابل کھڑے ہیں۔ اور ان شاء اللہ ہم اس معرکے میں ڈٹے رہیں گے جب تک فتح یا شہادت میں سے ایک چیز ہمیں حاصل نہ ہو جائے۔ ہمارا ہدف جہاد کو جاری رکھنا ہے، چنانچہ ہمارا دین بھی ایک ہے، ہمارا ہدف بھی ایک ہے اور ہمارا دشمن بھی ایک! ان شاء اللہ ہم اپنے ان مجاہد بھائیوں کے ساتھ یک جان ہو کر ڈٹے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا مشترکہ صلیبی دشمن مکمل شکست سے دوچار ہو جائے۔"

استاذ احمد زیدان نے ان سے یہ بھی پوچھا کہ: "کیا آپ لوگ حکومت چھن جانے کے بعد قاعدۃ الجہاد کا ساتھ دینے پر پچھتا رہے ہیں؟"

ملا داد اللہ حفظہ اللہ نے جواب دیا:

> "'اس موقع پر ہم وہی بات کریں گے جو ایک شہید دنیا سے رخصت ہوتے وقت کرتا ہے: "میری تمنا ہے کہ میں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں!" شہید جب جہاد و شہادت کے نتیجے میں حاصل ہونے والا رتبہ دیکھتا ہے تو

دوبارہ جہاد کرنے اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی تمنا کرتا ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ کاش ہمیں سو مرتبہ حکومت ملے اور ہم ہر مرتبہ ان مہمان مجاہدین کی خاطر اسے قربان کرڈالیں اور صرف حکومت ہی نہیں، اپنی جانیں بھی ان پر نچھاور کردیں۔"

ہم نے امیر المؤمنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی بیعت کیوں کی؟

جہاد سے روکنے والو! اب تو سمجھ گئے نا کہ تم میں اور طالبان میں کیسا زمین و آسمان کا فرق ہے؟! امیر جہاد اور تمہارے ان امراء میں کتنا فرق ہے جو امریکہ و اسرائیل کی ذرا سی پیش قدمی سے ڈر جاتے ہیں؟ اب تو تم سمجھ گئے کہ ہم نے امیر المؤمنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی بیعت کیوں کی؟ یقیناً ہم نے ان کی بیعت کی تھی اور اس بیعت کا قلادہ آج بھی ہماری گردنوں میں موجود، ہمارے لئے شرف کا باعث ہے! ہم تمام مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس مخلص و مجاہد امیر کی بیعت کریں۔

میرے سامنے جب بھی امیر المؤمنین، طالبان اور افغانستان کا ذکر کیا جائے، میرا دل جذبات سے بھر جاتا ہے اور میں ان شیر دل معزز مجاہدین کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو ہم سے اور تمام مسلمانوں سے افضل ہیں! مسلمانانِ افغانستان، مجاہدینِ طالبان اور امیر المؤمنین نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ کفر و الحاد، فجور و نفاق اور ذلت و پستی میں ڈوبی اس مادی دنیا میں اسلامی اقدار اب بھی زندہ اور تروتازہ ہیں۔ اس دنیا میں جہاں ہر شے ذاتی مفادات اور مادی منافع کے گرد گھوم رہی ہے، جہاں ہر مقابلے کے وقت لوگوں کی نظریں آہن و بارود کی مقدار اور ہوائی جہازوں، بحری بیڑوں اور ٹینکوں کی تعداد پر جمی ہوتی ہیں، جہاں امتِ مسلمہ راکھ کا ڈھیر بن کر رہ گئی ہے، جہالت، خوف اور کمزوری نے اس کے جسم میں اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑ دیئے ہیں........ ایسے ماحول میں افغان قوم، طالبان اور امیر المؤمنین ملّا محمد عمر حفظہ اللہ نے اٹھ کر ان گھٹیا اقدار، حقیر مفادات اور متکبر قوتوں کے منہ پر زبردست تھپڑ رسید کیا اور ایک باعزت مومن، عالی صفت مسلم اور ثابت قدم مجاہد کا موقف اپناتے ہوئے کہا کہ:

"شیخ اسامہ کا مسئلہ اب محض ایک شخص کا مسئلہ نہیں، یہ تو اسلام کی ساکھ کا مسئلہ بن چکا ہے۔"

ان لوگوں نے اسلامی اقدار اور سلفِ صالحین کی سیرتیں پھر سے زندہ و متحرک کر دکھائیں، حالانکہ ہمارا دشمن اور ہماری ہی جیسی چمڑیوں والے نام نہاد مسلمان بڑے عرصے سے امتِ مسلمہ کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے کہ اسلام اب صرف تاریخی یادگاروں میں سے ایک یادگار اور پرانے لوگوں کے قصوں میں سے ایک قصہ ہے۔

اس بیعت میں پورے عالمِ اسلام کے مجاہدین اکھٹے ہیں

لہٰذا یہ بات واضح رہنی چاہیئے کہ افغانستان میں پوری دنیا سے جمع ہونے والے مجاہدین نے، عرب و عجم کے مہاجرین نے امیر المؤمنین ملّا محمد عمر حفظہ اللہ کی بیعت نادانی و بے پروائی سے، اور بغیر جانچے پرکھے نہیں کی تھی؛ بلکہ انہوں نے ایک ایسی شخصیت کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جن کے ساتھ ان کی زندگی گزری تھی۔ وہ آپ کے طرزِ عمل کو چھان پھٹک کر دیکھ چکے تھے، خوب آزما چکے تھے۔ پھر آنے والے وقت نے آپ کے بارے میں مجاہدین کا گمان درست ثابت کیا! آپ کے چٹان کی مانند مضبوط موٴقف نے آپ کو تاریخِ اسلامی کے اُن نادر ابطال کی صف میں لا کھڑا کیا جنھوں نے باطل کے مقابلے میں جہاد کا راستہ اختیار کیا، اعمالِ صالحہ سے اپنے اخلاق کو مزین کیا، اللہ ہی پر توکل کیا اور اللہ کے وعدے پر پختہ یقین رکھا۔

یہ بیعت ایک ایسی شخصیت کے ہاتھ پر تھی جنھوں نے مہاجرین کو اپنے ہاں پناہ دی، ان کی مہمان نوازی، حفاظت اور دفاع کا حق ادا کیا اور کبھی کسی بدلے یا شکر گزاری کے دو بول کی بھی خواہش نہ کی؛ نہ کبھی بیعت کرنے یا امارتِ اسلامی کے مخالفین کے خلاف جنگ میں مدد دینے کا مطالبہ کیا........ لیکن عالمِ اسلام کے ہر گوشے سے تعلق رکھنے والے مجاہدین نے خود آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور امارتِ اسلامی کی افواج کے شانہ بشانہ معرکوں میں حصہ لیا، کیونکہ وہ افغانستان میں قائم اسلامی امارت کی حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے اور اس کی دعوت اور اس کی جدوجہد کے مقاصد اچھی طرح سمجھ چکے تھے۔

یہ بیعت ایک ایسی شخصیت کے ہاتھ پر تھی جنھوں نے بیعت لینے سے پہلے بھی بارہا مجاہدین کو یہ پیغام بھیجا تھا کہ:

> **”مطمئن رہو! اگر افغانستان کا ہر ہر درخت اور ہر ہر پتھر جلا ڈالا گیا، تو بھی ہم تمہیں دشمنانِ دین کے حوالے نہیں کریں گے۔“**

یہ بیعت ایک ایسی شخصیت کے ہاتھ پر تھی جنھوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ افغانستان کو منافقین سے پاک کرنے کے فوراً بعد اسرائیل کی تباہی اور بیت المقدس میں جہاد کے لئے امارتِ اسلامی، مجاہدین کے ساتھ بھرپور طور پر شریک ہو گی!

یہ بیعت ایک ایسی شخصیت کے ہاتھ پر تھی جنھوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وطن کو اشتراکیوں کی بقایاجات سے آزاد کرانے کی قسم کھائی تھی!

یہ بیعت ایک ایسی شخصیت کے ہاتھ پر تھی جنہوں نے شیشانی مجاہدین کی حکومت کو تسلیم کیا جب کہ ساری دنیا اسے ماننے سے انکاری تھی۔

ملا محمد عمر حفظہ اللہ کے ہاتھ پر انصار و مہاجرین سب نے بیعت کی اور الحمد للہ اس مردِ صالح کے بارے میں ہم سب کے گمان درست ثابت ہوئے اور یقیناً ہم اللہ کے سامنے ان کی پاکیزگی بیان نہیں کرنا چاہتے، اللہ انہیں ہم سے بہتر جانتا ہے۔

پھر جب صلیبی کفر نے آستینیں چڑھائیں تو آپ بھی ایک نڈر جنگجو کی طرح وقارِ دین کا دفاع کرنے میدان میں اتر آئے، دنیا کو لات مار دی، اور حکومت اور اس کی چمک دمک پر اپنے ربّ کے یہاں موجود انعامات کو ترجیح دی۔ الحمد للہ آپ اب بھی تاریخِ اسلامی کے ایک عظیم معرکے میں سرکش صلیبی و صیہونی قوموں کے خلاف برسرِپیکار افغان اور ان کے انصار مجاہدین کی قیادت سنبھالے ہوئے ہیں۔

امارتِ اسلامی افغانستان پر صلیبی صیہونی حملہ کیوں ہوا؟

میں آپ سے اس امارتِ اسلامی کا ذکر کر رہا ہوں جس پر نہ صرف غرب و شرق حملہ آور ہوئے بلکہ کفر کے آگے سرنگوں حکومتوں کی وزارتِ اوقاف میں خطابت و امارت کے منصبوں پر فائز، خواہشات کے اسیر، شکوک و شبہات پھیلانے والے صاحبانِ جبہ و دستار نے بھی اپنی زبانوں سے ان کے خلاف خوب زہر اگلا۔ اسلام سے منسوب وہ تحریکیں اور تنظیمیں بھی اس یلغار میں اپنا حصہ ڈالنے سے باز نہ آئیں جو اپنے اپنے ملکوں میں اسلام کے ایک ایسے ٹھنڈے میٹھے لائحۂ عمل پر کاربند ہیں، جس پر امریکی آلہ کاروں اور اسرائیل کے آگے سجدہ ریز حکمرانوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں۔

اس امارتِ اسلامی کا قیام امتِ مسلمہ کی تاریخ میں ایک انقلابی موڑ تھا۔ اپنے ضعف، فقر اور ناتجربہ کاری کے باوجود اس نے عملی دنیا میں وہ کارنامے کر دکھائے جو ''تربیت و تیاری'' کے گڑھے میں پھنسی، اور پیچیدہ فلسفوں کے گرد گھومنے والی بے شمار تحریکیں اور تنظیمیں نہ کر سکیں........ بلکہ وہ تو کئی دہائیاں گزر جانے کے بعد آج بھی اس گڑھے سے نہیں نکل پائیں۔

یہ امارتِ اسلامی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مجاہد افغان قوم میں اب بھی خیر کا ایک بہت بڑا عنصر موجود ہے۔ اسی امارتِ اسلامی نے شریعت کی حاکمیت پر قائم ایک مضبوط اسلامی سیاسی نظام قائم کیا جس نے........

☆ عدل و انصاف کو عام کیا
☆ ظلم و زیادتی کا سلسلہ روکا
☆ حقوق العباد کی ادئیگی کا اہتمام کیا
☆ فتنے اور فساد کو مٹایا
☆ فواحش کا خاتمہ کیا
☆ منشیات کی کاشت پر پابندی لگائی
☆ جہاد فی سبیل اللہ کا علم بلند کیا
☆ لِوجہ اللہ، اپنے ربّ کی رضا کی خاطر بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کو پناہ دی، اور دنیا بھر سے جمع ہوئے مجاہدین کو ٹھکانے دیے۔

اسی لئے یہ حکومت صلیب کے پجاریوں اور صیہونیت کے علمبر داروں کے لئے ایک ایسا خطرہ اور چیلنج بن گئی جس کے سامنے مزید سکوت ناممکن اور جس سے ٹکر لینا ناگزیر ہو گیا تھا۔ یہ حکومت اس عالمی طاغوتی نظام کے لئے بھی ایک خطرہ تھی جس کی بنیاد ہی اسلام دشمنی اور کمزوروں کے استحصال پر کھڑی ہے۔ چنانچہ لوگوں پر اپنی خدائی قائم کرنے کی خواہشمند صلیبی و صیہونی قوموں نے نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں سے چھ ماہ قبل ہی امارتِ اسلامی پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ یہ فولادی جذبہ، عزت و وقار سے جینے کا یہ منہج مسلم نوجوانوں میں عام نہ ہو۔ اور نہ باطل پر حق کے غلبے کی دعوت دینے والا یہ مسلک باقی امتِ مسلمہ میں پھیلنے پائے۔

یہ عالمی طاغوتی نظام کی زندگی اور موت کا مسئلہ تھا۔ لہٰذا افغانستان پر ہر سمت سے صلیبی لشکر ٹوٹ پڑے، مگر امارتِ اسلامی اپنے اصولوں سے ذرّہ برابر نہ ہلی۔ موت اور تباہی کے دہانے اس پر کھول دیئے گئے، لگاتار آتش و آہن برسایا گیا مگر امارتِ اسلامی مضبوطی سے ڈٹی رہی۔ ثابت قدمی سے دشمن کی چوٹ کا مقابلہ کیا اور اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے اور سر جھکانے سے انکار کر دیا۔

الحمد للہ مجاہدین آج بھی ایک زندہ اور موجود قوت ہیں

جب طالبان اور ان کے انصار کو مجبوراً شہر چھوڑ کر پہاڑوں کا رخ کرنا پڑا تب بھی امارتِ اسلامی بر قرار رہی۔ فوجیں نہ تو منتشر ہوئیں، نہ اپنی قیادت سے آزاد؛ بلکہ چھاپہ مار جنگ اور شہیدی حملوں کے ذریعے جنگ جاری رکھی گئی اور اللہ کے خصوصی فضل سے مشرقی اور جنوبی افغانستان پر امارتِ اسلامی کی گرفت بر قرار رہی۔ صلیبی امریکہ اور مغرب نے (نیٹو اور اساف کی شکل میں) اپنے بھرپور حملے جاری رکھے، ایک تسلسل کے ساتھ وحشیانہ بمباری ہوتی رہی، ڈالروں کے دریا بہائے گئے، جس سے تنخواہ دار غداروں اور راہزنوں کی ایک پوری فوج تیار ہوئی۔ وہ داڑھیاں اور عمامے، جو ایک زمانے میں جہاد سے منسوب تھے، ان کے پیچھے سے منافقت اور ضمیر فروشی نے سر نکالا۔ اسلام دشمنوں نے انہی کو امارتِ اسلامی کے خلاف جنگ میں استعمال کیا، پھر انہی لوگوں نے کابل پر قبضہ کرنے والی صلیبی افواج کے قدموں میں گر کر خود ہی اپنے آپ کو سارے عالم کے سامنے عریاں کر ڈالا۔ بعد ازاں یہ سب لوگ صلیبیوں سے منصب کی بھیک اور غنیمت میں حصہ لے کر اپنے ایمان کی قیمت وصول کرتے رہے۔ یہی سب کیا کم تھا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت کرنے والی پاکستانی افواج نے بھی مجاہدین کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا!

اس سب کے باوجود بھی امارتِ اسلامی ثابت قدم رہی، ایک سے دوسری کامیابی کی طرف مسلسل پیش قدمی کرتی رہی۔ صلیبیوں اور اس کے آلۂ کار غداروں کے خلاف مجاہدین کے حملے شدید تر ہوتے گئے، یہاں تک کہ آج ہمیں وہ دن بھی دیکھنے کو ملا جب دوستوں سے پہلے خود دشمن نے اعتراف کیا کہ طالبان ایک زندہ و موجود قوت ہیں جنہیں ختم کرنے میں امریکہ ناکام رہا ہے اور مشرقی و جنوبی افغانستان میں یہ لوگ آزادانہ حملے کر رہے ہیں۔ اگرچہ ان غاصبوں نے اپنے نقصانات چھپانے کی بڑی کوشش کی مگر یہ بات بھی چھپی نہ رہ سکی کہ تمام تر حفاظتی اقدامات کے باوجود کابل میں شہیدی حملے آج تک جاری ہیں!

دوسری طرف کابل کے حکمران آج وہ لوگ ہیں جن کا پیشہ ہی منشیات کی تجارت ہے، وہی منشیات جن کا خاتمہ امیر المؤمنین نے، اللہ کے فضل سے، ایک ہی حکم کے ذریعے کر ڈالا تھا۔ ملّا محمد عمر حفظہ اللہ افغانستان کی تاریخ میں وہ پہلے حکمران تھے جنہوں نے منشیات کی کاشت پر پابندی لگائی، مگر صلیبی ذرائع ابلاغ نے کبھی اس اقدام کے حق میں کوئی ایک کلمۂ خیر بھی نہ کہا۔ لیکن ہم کفار سے کسی صلے کے طالب بھی نہیں، ہم تو اپنے اللہ ہی سے دعا کرتے ہیں کہ:

اللہ اس مجاہد افغان قوم کو سلامت رکھے!

اللہ اس سچی اسلامی امارت کو سلامت رکھے!

اللہ اس کے امیر، دشمنوں کا دل دہلا دینے والے شیر اسلام، ملّا محمد عمر کو سلامت رکھے!

اللہ ان کے طالب بھائیوں، ساتھیوں اور رفقاء کو سلامت رکھے!

اللہ یہاں کے مقامی مجاہدین اور عالمِ اسلام سے ان کی مدد کے لئے آنے والے انصار کو سلامت رکھے!

تم نے تقریریں جھاڑنے اور کتابیں لکھنے کے سوا کیا کیا؟

اگر "جہاد کرنے سے امت کو نقصان ہوتا ہے" تو ذرا ہمیں یہ بھی بتائو کہ جہاد نہ کرکے تم نے امت کو کون سا فائدہ پہنچایا ہے؟ جب کہ:

- ☆ فلسطین پر قبضہ ہوئے ۸۰ سال سے زائد عرصہ ہونے کو ہے۔
- ☆ خلافت کے سقوط کو بھی تقریباً اتنی ہی مدت بیت چکی ہے۔
- ☆ کفر کی آلۂ کار مرتد حکومتوں نے دیارِ اسلام کو فساد اور بگاڑ سے بھر دیا ہے۔
- ☆ یہ ظالم ارضِ مقدس سے بے وفائی کرکے اسرائیل کے آگے سرِ تسلیم خم کر چکے ہیں۔
- ☆ ہمارا اربوں روپے کا پٹرول روزانہ چوری ہو رہا ہے۔
- ☆ ہر طرح سے ہمارے وسائل لوٹے جا رہے ہیں۔
- ☆ صلیبی افواج شیشان، عراق اور افغانستان پر قبضہ کرنے کے بعد اگلے معرکوں کی تیاری میں مشغول ہیں۔

تم نے ان سب سانحوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مگرمچھ کے آنسو بہانے، رونے پیٹنے، نوحہ کرنے، تقریریں اور خطبے جھاڑنے اور کتابیں لکھنے کے سوا کیا کیا ہے؟ بتاؤ........

کیا اُس وقت تک ہم صبر ہی کریں........؟

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہم جہاد موئخر کر دیں، صبر کریں اور تمہارے والے بے خطر اور آرام دہ رستے کو اختیار کر لیں، تو کم از کم یہ تو بتا دو کہ........

- ☆ صبر آخر کب تک کیا جائے گا؟

☆ کب تمہارے اس بانجھ لائحہ عمل کے نتائج سامنے آئیں گے ؟

☆ کیا مزید سو سال بعد ؟........

☆ جب مسجدِ اقصیٰ منہدم کر دی جائے گی !

☆ ارضِ مقدس میں صرف یہودی آباد ہوں گے !

☆ "عظیم تر اسرائیل" قائم ہو چکا ہو گا !

☆ صلیبی افواج عالمِ اسلامی کے دل پر قبضہ کر کے ، اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ، اسلام کے اس مرکز سے اور یہاں کے معاشرے سے اسلام کا نام و نشان تک مٹا ڈالیں گی ! بتاؤ........ کیا اس وقت تک ہم صبر ہی کریں ؟

کانفرنسوں کی سیر ، ٹی وی تبصرے اور بیانات........ اس کے سوا تمہارے پاس کیا لائحہ عمل ہے ؟

کیا وہی مجاہدین جنہیں تم دیوانہ ، انتہا پسند اور کبھی "خارجی" بھی قرار دے دیتے ہو ، جن پر کوئی تہمت اور گالی چسپاں کرنے سے تم احتراز نہیں کرتے........ کیا یہ وہی نہیں جو شیشان ، عراق ، فلسطین اور افغانستان میں مسلمانوں کی حرمتیں بچانے کی خاطر اپنا خون بہاتے پھر رہے ہیں ؟ ذرا تم بھی تو بتاؤ کہ صلیبی اور یہودی درندگی سے اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو بچانے کے لئے ، ٹی وی پر اپنی شکلیں دکھانے ، تبصرے داغنے اور کانفرنسوں کی سیر کرنے کے سوا بھی تمہارے پاس کوئی لائحہ عمل ہے ؟

تمہارا ہدف تمہارے کٹھ پتلی حکمرانوں سے کچھ مختلف نہیں !

کیا تمہاری یہ خواہش کہ "جہاد روک دیا جائے" بعینہٖ وہی ہدف نہیں جسے حاصل کرنے کی کوشش تمہارے کٹھ پتلی حکمران اور ان کے صلیبی آقا کر رہے ہیں ؟

تمہی اچھے طریقے سے جہاد کر کے دکھادو!

اگر تمہارے خیال میں مجاہدین فائدہ کم اور نقصان زیادہ پہنچارہے ہیں، تو تم خود ایسا جہاد کر کے دکھادو جس سے فائدہ زیادہ ہو اور نقصان کم! کہیں ایسا تو نہیں کہ مجاہدین پر تنقید کرنے سے تمہارا اصل مقصد جہاد کو کلیۃً روکنا، اس کے احکام معطل کرنا اور اس کا دروازہ مکمل طور پر بند کر دینا ہے؟

تمہاری اکثر توانائیاں کفار کی صفائی پیش کرنے میں کھپ گئیں

مجھے تاریخِ انسانی سے کوئی ایک ایسی مثال لا کر دکھادو کہ کسی قوم نے ہزاروں قربانیاں دیے بغیر اور بلا مشقت ہی آزادی حاصل کر لی ہو؟ اپنی بڑائی قائم کرنے کے خواہشمند طاغوتوں کا قرب حاصل کرنے اور ان سے "مذاکرات" اور" مکالمے" کے ذریعے بھیک مانگنے سے بھی کبھی حریت اور آزادی حاصل ہوئی ہے؟ تمہاری اور مجاہدین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گھر میں کچھ بھائی رہتے ہوں اور گھر پر کوئی ڈاکو حملہ کر کے قبضہ کر لے، ان کی عورتوں کی عزتیں پامال کرے، ان کا مال و متاع لوٹے اور انہیں اپنا غلام بنالے۔ اتنے میں ایک بھائی کھڑا ہو کر ڈاکو کے منہ پر تھپڑ رسید کرے اور باقی بھائیوں کو مزاحمت پر ابھارے، تو سارے بھائی ڈاکو کی صفائیاں پیش کرنا شروع کر دیں، اپنے مجاہد بھائی کو گالیاں دیں اور خوب برا بھلا کہیں۔

یقینا تاریخ یہ بات لکھے گی کہ جب مجاہدین کے ہر اول دستے اسلام کے بدترین مجرموں سے ٹکرانے اٹھے اوران کی قربانیوں نے امتِ مسلمہ میں کفر سے مقابلے کا نیا جذبہ بیدار کیا، تو تم نے پیچھے سے ان کی ٹانگ کھینچی اور تم ہی خدائی کے دعویدار کافروں اور خائن حکمرانوں کے دفاع میں وفادار کتے کی طرح ہانپتے کانپتے ان کی چوکیداری کرتے رہے۔

یہ تمہارے شرعی امام!

اللہ کی راہ پر بیٹھ کر مجاہدین کا راستہ کاٹنے والے راہزنوں میں سے کچھ اس شبہے کا اظہار بھی کریں گے کہ "ہمارے حکمران شرعی امام ہیں، چنانچہ ان کے خلاف خروج کرنا ناجائز ہے؛ اور چونکہ انہوں نے مسلمانوں کے اولی الامر ہونے کی حیثیت سے یہودیوں اور صلیبیوں سے معاہدات کئے ہیں لہٰذا ان کی پاسداری ہم پر واجب ہے۔"

ہمارا جواب مختصراً یہ ہے کہ بلا شبہ تمہارے جیسوں کا موجود ہونا ہی صلیبیوں اور یہودیوں کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔ یہ اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ان کی سیاسی پالیسیاں کامیاب رہی ہیں اور وہ بالآخر ایسے کٹھ پتلی حکمران ہم پر مسلط کر چکے ہیں جو حقیقت میں انہی کے مفادات کے لئے کام کر رہے ہیں۔ تم نے تو قبروں میں پڑے لینم لورنس، شیکسپیئر، بیرسی کوکس اور کرومر کی آنکھیں ٹھنڈی کر دی ہیں! وہ بھی خوش ہوتے ہوں گے کہ ان کی داڑھیوں والی اولاد، ان کے مشن کو بخوبی جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہی وہ جاسوس تھے جنھوں نے مسلمانوں کو بے وقوف بنانے اور غافل رکھنے کی پالیسیوں کی بنیاد ڈالی۔ یقینا یہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں کیونکہ تمہاری شکل میں ان کے جانشین ثابت قدمی سے ان کے راستے پر قائم ہیں۔

پورا سبق یاد کر لو!

میں اس موقع پر تمہیں تمہارے "مذہب" کا ایک بھولا ہوا سبق یاد دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ تمہارے امام صرف تمہارے مرتد حکمران ہی نہیں، بلکہ تمہاری "سلامتی کونسل" کے ارکان بھی تمہارے شرعی امام ہیں........ بالخصوص امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین۔ کیا تمہارے حکمران انہی پانچوں کی مرضی کے مطابق نہیں چلتے؟ کیا عالمی کفر کی غلامی کو قانونی شکل دینے کے لئے تمہارے حکام مختلف معاہدات پر دستخط نہیں کر چکے؟ پس حقیقت میں یہ پانچوں ممالک تمہارے اماموں کے امام ہیں!

"ہم حکمرانوں سے مل کر صیہونیوں کا مقابلہ کریں گے"

اللہ کے راستے پر نقب لگانے والے اور مجاہدین کو اپنے جیسا بنانے کے خواہشمند کچھ راہزن، ایک اور شبہہ بھی اٹھائیں گے: "اس موقع پر ہمارا فرض یہ بنتا ہے کہ ہم اپنے حکمرانوں سے تعاون کریں اور ان کے ساتھ ایک صف میں کھڑے ہو کر صیہونی سازشوں اور حملوں کا مقابلہ کریں۔"

ہم ان سے کہتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی مؤقف ہے تو تمہاری اصلیت تو خود ہی ظاہر ہو گئی ہے کیونکہ تم اور تمہارے ہم نواؤں نے آج تک اپنے ان "حکمرانوں سے مل کر"........

☆ اسرائیل کے خاتمے کی کوشش نہیں کی۔

☆ بیت المقدس کو یہود سے آزاد نہیں کرایا۔

☆ نہ تم نے اپنے خطوں میں اسرائیل نواز گندی سیاست کا ہاتھ روکا۔
☆ نہ قاہرہ، عمان اور مراکش وغیرہ سے اسرائیلی سفارت خانے ختم کروائے۔
☆ نہ اوسلو معاہدے کے خلاف مزاحمت کی۔
☆ نہ اسرائیل کے ایٹمی میزائیلوں کے مقابلے کے لئے ایٹمی ہتھیار کی فراہمی کی کوشش کی۔

تم نے ان میں کسی کام کے لئے ہاتھ تک نہیں ہلایا۔ تمہارے حکمرانوں کی سیاست در حقیقت یہی کچھ ہے، جسے وہ امت پر زور زبردستی، دھوکے اور فریب سے مسلط کرتے ہیں۔

مجاہدین کی مبارک کارروائیوں کی مذمت کرنے والو!

تم نے نہ صرف واشنگٹن، نیویارک، اور لندن کے مبارک معرکوں بلکہ جزیرۂ عرب میں ریاض، خُبر اور کویت میں صلیبی افواج پر حملے، جدہ میں امریکی سفارت خانے پر حملے اور طابا میں اسرائیلی یہودیوں پر حملے کو غلط قرار دیا۔ تم اور تمہارے حکام تو ایک دن بھی یہودیوں کے خلاف نہیں کھڑے ہوئے، بلکہ اس کے برعکس تم لوگ پہلے بھی اور آج بھی صلیبیوں اور یہودیوں کے ہم آواز ہو کر ہر اس شخص کے خلاف کھڑے ہوتے ہو جو تمہارے علاقوں میں ان کے خلاف جہاد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

بیرونی اور اندرونی طاغوت میں فرق؟ کس بنیاد پر؟

پھر اللہ کی راہ پر بیٹھ کر مجاہدین کا راستہ کاٹنے والے راہزن ایک اور شبہہ پیش کریں گے اور کہیں گے کہ: ''یہودیوں اور امریکیوں کے خلاف عراق اور افغانستان میں جہاد کرنا تو جائز ہے، لیکن مقامی حکمرانوں کے خلاف جہاد ناجائز ہے!''

ہم ان سے پوچھتے ہیں: یہ کون سی کتاب و سنت ہے جس کی بنیاد پر تم بیرونی دشمن اور اس کے داخلی آلہ کار میں فرق کرتے ہو؟ اور ذرا یہ بھی بتاؤ کہ تم یہودیوں اور امریکیوں کے خلاف کون سے جہاد کی بات کر رہے ہو، جس کے لئے تم نے اپنی جانیں لڑائی ہیں؟ جن حکمرانوں کے خلاف اقدام کو تم ناجائز کہتے ہو کیا یہی سب اسرائیل کو عملاً تسلیم نہیں کر چکے؟ کیا ۲۰۰۲ء میں یہ سب اس رائے پر متفق نہیں ہو گئے تھے؟ کیا اس سے پہلے ۱۹۹۶ء میں شرم الشیخ میں کانفرنس کے موقع پر انہوں نے اسرائیل کی حمایت کا

معاہدہ نہیں کیا تھا؟ کیا تمہارے ہی حکمرانوں نے عراق کی امریکی ساختہ عبوری حکومت کو تسلیم نہیں کیا تھا؟ کیا سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو ماننے والوں میں یہ سب بھی شامل نہیں تھے جس میں امریکی اور برطانوی افواج کے عراق پر قبضے کو تسلیم کیا گیا تھا؟ پھر تم کس جہاد کی بات کر رہے ہو؟

اے مسلمانو! بچو ان لوگوں سے........

اے مسلمانو! بچو ان لوگوں سے، کیونکہ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوا لَوْ اَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ○ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ (آلِ عمران:168-169)

”یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کی بابت بھی یہی کہا کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ کئے جاتے، کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو خود تمہاری موت جب آئے تو اسے ٹال کر دکھا دینا۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں اپنے ربّ کے پاس سے رزق دیا جارہا ہے۔“

کیا وہ تمہارے ہی بھائی نہیں جو مجاہدین کے خلاف تبلیغ پر ابھارتے ہیں اور ان کو گرفتار کرنے میں صلیبی آلہ کاروں سے تعاون کی دعوت دیتے ہیں؟ چھوڑ دو انہیں ان کے حال پر، کیونکہ ہر دعوتِ حق کے بالمقابل ایسے لوگوں کا موجود ہونا ایک تاریخی اور تکوینی حقیقت ہے اور آج تاریخ محض اپنے آپ کو ایک بار پھر دہرا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا وَ لَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلاً ○ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (الاحزاب: 18-19)

”اللہ تعالیٰ تم میں سے انہیں بخوبی جانتا ہے جو دوسروں کو (جہاد سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں ” ہمارے پاس چلے آؤ“، اور کم کم ہی لڑائی میں حصہ لیتے ہیں۔ تمہارے بارے میں پورے بخیل ہیں، پھر

جب خوف و دہشت کا موقع آ جائے تو تم انہیں دیکھو گے کہ یہ دیدے پھرا پھرا کر تمہاری طرف دیکھتے ہیں جیسے کسی شخص پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں۔ مال کے بڑے ہی حریص ہیں، یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال برباد کر دیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بہت ہی آسان ہے۔"

مجاہدو! دنیاوی نتائج پر نہیں اخروی اجر پر نظر رکھو

مجاہدو! ان لوگوں سے بچو........ اور اپنے ربّ کے حکم کے مطابق، اس کی رضاجوئی کی خاطر اسی کی طرف بڑھتے چلے جاؤ........ جتنی تیاری کر سکتے ہو کرو........ اپنی صلاحیتوں کو جہاد کے لئے کھپا دو........ اپنے بارے میں اپنی قوت مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرو........ پھر اپنے ربّ پر توکل کرتے ہوئے بڑھتے جاؤ........! اگر تم دنیاوی نتائج کے لحاظ سے ناکام رہے تب بھی غم کی کوئی بات نہیں، کیونکہ تمہارے لئے بے حد و حساب اجر اللہ کے پاس محفوظ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کو ہمیشہ یاد رکھو کہ:

مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَ تَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَ تُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرَهُمْ۔(صحيح مسلم:كتاب الامارة:باب قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم يغنم)

"کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے، پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے، تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو تہائی حصہ دنیا میں مل گیا اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آئے اور نقصان اٹھائے (یعنی زخمی ہو یا مارا جائے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا۔"

پس اے مجاہدو!

ناکامی کے بعد پھر اٹھ کھڑے ہو جاؤ........!

پھر حملہ کرو........!

اور غم نہ کرو........ نہ ہی مایوس ہو........!

انبیاء علیہم السلام اور ان کے ساتھیوں کی پیروی کرو

انبیاء علیہم السلام اور ان کے مخلص پیروکاروں کی مثال سامنے رکھو، انہی کا طرزِ عمل اختیار کرو جن کی تعریف اللہ نے یہ کہہ کر فرمائی کہ:

وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ‌ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ○ وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ○ فَاٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (اٰلِ عمران: 146-148)

”اور کتنے ہی نبی ایسے ہیں جن کے ہم رکاب ہو کر بہت سے اللہ والے قتال کر چکے ہیں، انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ سست پڑے اور نہ دبے، اور ایسے ہی صابروں کو اللہ پسند کرتا ہے۔ وہ یہی کہتے رہے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما! تو آخر کار اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب بھی دیا اور اس سے بہتر ثوابِ آخرت بھی عطا کیا، اور اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔“

اگر تم قید و بند کی صعوبتوں سے آزمائے جائو، تو بھی صبر کرنا!

اگر تم قید و بند کی صعوبتوں سے آزمائے جاؤ تو صبر کرو اور اللہ سے اجر کے طلب گار رہو! اس بات کا یقین رکھو کہ جو مصیبت بھی تم پر آئی ہے وہ اللہ نے تمہاری تقدیر میں پہلے سے لکھ رکھی تھی اور ٹالی نہیں جا سکتی تھی، اور اب بھی اللہ کے ارادے کے سوا کوئی طاقت اسے تم سے دور نہیں کر سکتی۔ یہ بھی اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارا ربّ تمہارے ساتھ ہے اور اس مصیبت کے ذریعے تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ لہٰذا ایسے میں صبر سے کام لینا!

اپنے قید خانے ہی کو اپنا مدرسہ بنا لینا!

وہاں میسّر خلوت میں اللہ سے لو لگانا!

دوسروں کے لئے صبر و ثبات کی روشن مثال بننا!

اگر تمہیں تعذیب دی جائے، تو بھی دھیان رکھنا کہ تمہاری وجہ سے دوسرے بھائی آزمائش میں نہ پڑیں!

اسیری ہو یا آزادی، تنگی ہو یا راحت، ہر حال میں ایمانی غیرت و وقار سے جینے والے بنو! باطل کے مقابلے میں اپنے عالی حوصلے اور صبر و ثبات سے اپنے بھائیوں، عزیز و اقارب اور دیگر مسلمانوں میں استقامت اور خود داری کی روح بیدار کرو! اللہ تعالیٰ کا فرمان کبھی مت بھولو:

وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (اٰلِ عمران: 139-140)

”تم نہ سستی کرو نہ ہی غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ اگر تمہیں زخم لگا ہے تو اس سے پہلے تمہارے مخالف لوگوں کو بھی تو ایسا زخم لگ چکا ہے، ہم تو ان دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ تم پر یہ وقت اس لئے لایا گیا کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سچے مومن کون ہیں اور شہداء کو چن لینا چاہتا تھا، اور اللہ کو ظالم لوگ پسند نہیں۔“

بھائیو! ہمارے سامنے اب دو ہی راستے ہیں!

میرے مسلمان بھائیو!

یہ ایک صلیبی صیہونی جنگ ہے! یہ تاریخِ انسانی کے آغاز سے حق و باطل کے مابین برپا کشمکش ہی کا ایک تسلسل ہے۔ اس سلسلہ کو قیامت تک جاری رہنا ہے۔ اس لئے اگر اپنے دین کی سلامتی چاہتے ہو تو اس ارشادِ باری تعالیٰ کو پلّے باندھ لو:

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرۃ:217)

”یہ لوگ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں، اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمالِ دنیوی و اخروی سب غارت ہو جائیں گے؛ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے........“

لہٰذا اب ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں:

☆ یا تو ہم اللہ کے پاس موجود انعامات کو، اس فانی دنیا پر ترجیح دے کر دنیا کی سرخروئی اور آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں۔

☆ یا پھر ہم صلیبی پرچم اور یہودی حاکمیت کے تحت ذلت کی زندگی گزارنے پر راضی ہو جائیں، اور اللہ تعالیٰ ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو اٹھا کھڑا کرے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (التوبة: 38-39)

"اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ سنو! دنیا کی زندگی کا ساز و سامان تو آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے۔ اگر تم نہ نکلے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اٹھائے گا اور تم اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

شاعر کہتا ہے:

ذلت کی زندگی بزدلوں کے لئے چھوڑ دو
اور غافلوں کی طرح سونے والے مت بنو
عالی ہمت لوگ ہمیشہ بیدار رہتے ہیں
اگر ظلم ہی تمہارے مقابل آ جائے تو جنگ کرو
کیونکہ ذلت کے دن گننے اور ظلم سہنے کی نسبت
جنگ کے شعلے بھڑکانا کہیں بہتر ہوتا ہے

میرے مسلمان بھائیو!

جیسا کہ میں نے آغاز میں کہا تھا، میری یہ گفتگو اس فتح کے حوالے سے ہے جو ہمیں ان شاء اللہ عنقریب حاصل ہونے والی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اسلام کی فتح بہت قریب ہے کیونکہ اس کی کنجیاں اللہ نے مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں دے رکھی ہیں۔ پس اب یہ ہم پر ہے کہ ہم تاریخ کے اس نازک موڑ پر فتح کا دروازہ کھولنے کے لئے آگے بڑھیں۔ قربانیاں دیں، دین کی بالا دستی اور اسلام کی خلافت کو قائم کریں، یا پھر اللہ کے راستے سے پیٹھ پھیر کر ہزیمت و محرومی کو اپنا مقدر بنالیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہٹا کر ہماری جگہ اور لوگوں کو لے آئے اور یہ سعادت ان کے نصیب میں لکھ دے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ (محمد: 38)

”اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔“

یہی اللہ کی سنت ہے........ اور تم ہرگز اللہ کی سنت کو بدلتا نہیں پاؤ گے!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

معرکۂ لندن

اور

فقہائے کلیسا کے فتاویٰ خبیثہ

۷ جولائی ۲۰۰۵ء، لندن کے مبارک معرکوں کے موقع پر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ۔

اے دنیا بھر میں بسنے والے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ،

آج میں آپ سے لندن کے مبارک حملوں کے متعلق گفتگو کرنا چاہوں گا، وہ مبارک حملے جنہوں نے مغرور صلیبی برطانیہ کے متکبر چہرے پر زوردار تھپڑ رسید کیا اور بالآخر برطانیہ کو بھی وہی جام پلایا جو ایک عرصے سے صرف مسلمانوں ہی کو پلایا جارہا تھا۔ نیویارک، واشنگٹن اور میڈریڈ پر حملوں کی طرح، اس مبارک حملے نے بھی دشمن کی اپنی سرزمین پر جنگ کی آگ بھڑکائی ہے۔ جب کہ پچھلی کئی صدیوں سے دشمن، یک طرفہ طور پر صرف ہمارے علاقوں ہی پر جنگ مسلط کرتا چلا آرہا تھا۔ اس کی افواج شیشان، افغانستان، عراق اور فلسطین پر قابض ہو چکی تھیں اور وہ ہمارے علاقوں پر قبضہ کرکے خود اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔

اس مبارک حملے کا سہرا بھی سابقہ مبارک حملوں کی طرح لشکرِ اسلام کے ان ہراول دستوں کے سر ہے جو حصولِ شہادت کے لئے ایک دوسرے پر بازی لیتے جارہے ہیں۔ یہ سرفروش اپنے دین، اپنی حرمتوں اور اپنے امن کے دفاع میں مصروف ہیں، اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح اپنے ربّ کو راضی کرلیں۔ ان کے تابڑ توڑ حملوں نے جدید صلیبی صیہونی اتحاد کو اس کے جرائم اور کرتوتوں کا مزہ چکھایا ہے۔ پس خوشیاں مناؤ، اے صلیبی اتحادیوں کے عوام! خوشیاں مناؤ ان آفات پر جو بش، بلیئر اور ان کے دم چھلوں کی سیاست کے نتیجے میں تم پر ٹوٹی ہیں اور جو ان شاء اللہ آئندہ بھی تم پر ٹوٹتی رہیں گی۔

اے صلیبی اتحادیوں کے عوام!

ہم نے تمہیں پہلے ہی ڈرایا تھا، خبر دار کر دیا تھا۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ تمہیں ہمارے ہاتھوں طرح طرح کی بھیانک موت کا ذائقہ چکھنے کا شوق ہے۔ پس جو کچھ تم آج تک ہمیں چکھاتے رہے ہو، اب ذرا خود بھی اس کا مزہ چکھو! کیا شیر اسلام، مجاہد شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے تمہیں اس شرط پر صلح کی پیشکش نہیں کی تھی کہ تم مسلمانوں کے علاقوں سے نکل جاؤ؟ مگر تم نے اس پیشکش کا جواب گردن اکڑا کر دیا، تمہاری جھوٹی عزتوں نے تمہیں گناہ پر اور زیادہ جما دیا اور تمہارے وزیرِ خارجہ جیک سٹرا نے کہا:

"یہ پیشکش تو اس قابل ہی نہیں کہ اسے گھاس ڈالی جائے۔"

لٰہذا بھگتو اب اپنی منتخب حکومتوں کے تکبر کی سزا!

برطانوی قوم کو سات جولائی ۲۰۰۵ کو اپنے دارالحکومت کے وسط میں جس عظیم حادثے کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہ اس کے قائد بلیئر کی حرکتوں کا نتیجہ ہے۔ ان شاء اللہ بلیئر کی حرکتیں ایسے مزید واقعات کا باعث بھی بنیں گی کیونکہ وہ ابھی تک اپنی قوم سے حقائق چھپا رہا ہے اور پوری ہٹ دھرمی سے ان کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے پر مصر ہے گویا وہ احمق ہیں اور کوئی بات سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ وہ ابھی تک انہیں یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہے کہ لندن کی کارروائیاں ان جرائم کا ردِ عمل ہرگز نہیں جن کا ارتکاب یہ فلسطین، افغانستان اور عراق میں کر رہا ہے۔

اے صلیبی اتحادیوں کے عوام! تمہارا رہنما بلیئر نہ صرف عراق، فلسطین، شیشان اور افغانستان وغیرہ میں بسنے والے مسلمانوں کے لہو کو بے قیمت گردانتا ہے، بلکہ وہ تو خود تمہارے خون کو بھی یوں ہی ارزاں اور بے وقعت سمجھتا ہے۔ اسی لئے تو وہ تمہیں عراق کی بھٹی میں جلنے مرنے کے لئے جھونک رہا ہے اور مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ شروع کر کے تمہیں تمہاری اپنی سرزمین کے عین وسط میں مروا رہا ہے۔

بش، بلیئر اور ان کے لے پالک صلیبی صیہونی اتحاد کے پیچھے چلنے والے کان کھول کر سن لیں کہ اسلام کے معزز مجاہدین اپنے ربّ سے یہ عہد کر چکے ہیں کہ وہ فتح یا شہادت میں سے کسی ایک کے حصول تک تمہارے خلاف قتال کرتے رہیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ (التوبۃ:52)

''کہہ دو کہ تم ہمارے بارے میں جس چیز کا انتظار کر رہے ہو وہ دو بھلائیوں میں سے ایک ہے اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ یا تو اللہ اپنے پاس سے تمہارے اوپر کوئی عذاب نازل فرما دے یا ہمارے ہاتھوں (تمہیں عذاب دلوائے)، تو تم بھی انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔''

فقہائے کلیسا ذرا بتائو تو!

جہاں تک ان بھِک منگے فقہاء کا تعلق ہے جو بلئیر سے اظہارِ یکجہتی، مجاہدین سے اظہارِ براءت اور سات جولائی کے شہیدی جوانوں کی مذمت کرنے کے لئے برطانوی پارلیمان کے سامنے جمع ہوئے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ

☆ تم اس وقت برطانوی پارلیمان کے سامنے کیوں نہیں جمع ہوئے جب عراق پر پابندیاں لگا کر دس لاکھ (10,00,000) معصوم بچوں کو قتل کیا گیا؟

☆ تم اس وقت برطانوی پارلیمان کے سامنے کیوں نہیں جمع ہوئے جب افغانستان میں نمازیوں سے بھری مساجد پر بمباری کی گئی؟

☆ تم اس وقت برطانوی پارلیمان کے سامنے کیوں نہیں جمع ہوئے جب صیہونی میزائیلوں نے شیخ احمد یاسین رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کیا؟

☆ تم اس وقت برطانوی پارلیمان کے سامنے کیوں نہیں جمع ہوئے جب صلیبیوں نے فلّوجہ میں عورتوں بچوں کے جسموں کے چیتھڑے اڑائے؟

☆ تم اس وقت برطانوی پارلیمان کے سامنے کیوں نہیں جمع ہوئے جب امریکہ نے بار بار قرآنِ کریم کی توہین کی؟

☆ بتاؤ، تم نے ان میں سے ہر ہر جرم کے بعد یہ فتویٰ کیوں نہ جاری کیا کہ بلیئرَ مجرم ہے، اسلام کا دشمن ہے اور اس کے مقابلے میں کھڑے ہونا اور اس کے اور اس کے صلیبی نظام کے سامنے جھکنے سے انکار کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے؟

فقہائے کلیسا کے فتاویٰء خبیثہ

اس کے برعکس، تمہارے ہی جیسے ایک گروہ نے صلیبیوں کے ساتھ ساز باز کر کے یہ فتویٰ صادر کیا کہ

" مسلمانوں کے لئے جائز ہے کہ وہ صلیبی افواج کا حصہ بن کر عراق پر حملے میں شریک ہوں۔"

مسلمانو! یہ ہے ان بھِک منگے فقہاء کی حقیقت! ان کی ساری بھاگ دوڑ اسی لئے ہوتی ہے کہ یہ کلیسائے برطانیہ کی سربراہ، الزبتھ کی رضا حاصل کر سکیں۔ یہ اسی کی تقلید کرتے ہیں اور اسی کے مذہبِ فقہی کے مطابق فتوے جاری کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

"ہم برطانوی شہری ہیں، برطانیہ کے صلیبی قوانین کے پابند ہیں، برطانوی پاسپورٹ کے حامل ہیں اور ہمیں اسلام دشمن سلطان بلیئر اور کلیسائے برطانیہ کی سربراہ الزبتھ کا فرمانبردار و وفادار ہونے پر فخر ہے۔"

یہ بھِک منگے فقہائے کلیسا بودے، بے وزن اور باہم متناقض شبہات پھیلاتے رہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں:

"ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اپنی کفری حکومتوں کی اطاعت کریں، ان کے قوانین کی پابندی کریں، ان کی فوج اور پولیس وغیرہ میں شمولیت اختیار کریں اور ان کو ٹیکس ادا کریں۔"

.... تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مالی مشکلات کا شکار ہو جائیں اور عراق، فلسطین اور افغانستان میں ہمارے بیٹوں، بیٹیوں اور بہنوں کو قتل کرنے میں انہیں کوئی مشکل پیش آجائے۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ

"صلیبیوں کی سرزمین میں گھس کر ان کے جرائم کا جواب دینے سے وہاں مقیم مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا۔"

.... مگر یہ بات کہتے ہوئے کلیسائے برطانیہ کی سربراہ کے مذہبِ فقہی کے مطابق فتوے دینے والے مفتیانِ کرام اس بات سے آنکھیں چرا جاتے ہیں ہیں کہ........

☆ برطانیہ اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمنوں میں سے ہے

☆ یہ برطانیہ ہی تھا جس نے خلافتِ عثمانیہ کو ختم کیا

☆ اسی برطانیہ کے سپہ سالار ایلن بی نے سرزمینِ قدس میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا کہ ”صلیبی جنگیں تو در حقیقت آج ختم ہوئی ہیں“

☆ اسی برطانیہ نے فلسطین پر قبضہ کر کے اسرائیل قائم کیا

☆ اسی نے ہزاروں فلسطینی مجاہدین کو شہید کیا

☆ اسی نے دہلی سے لے کر دنشوای تک ہزاروں مسلمانوں کا قتلِ عام کیا

☆ اسی نے عراق پر پابندیاں لگانے میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا، جس کے نتیجے میں دس لاکھ (10,00,000) عراقی بچے قتل ہوئے

☆ اور یہی وہ برطانیہ ہے جو آج بھی افغانستان اور عراق پر صلیبی حملے میں شریک ہے

دار الکفر میں رہائش کا حکم

کلیسائے برطانیہ کی سربراہ کے مذہبِ فقہی کے مطابق فتوے دینے والے مفتیانِ کرام اس بات سے بھی نظریں چرا جاتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے مشرکین کے درمیان مستقلاً رہائش رکھنا حرام ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔ (سنن أبي داود: كتاب الجهاد: باب في الاقامة بأرض الشرك)

”جو شخص مشرک کے ساتھ اکٹھا ہو اور اس کے ساتھ رہے، تو وہ اسی (مشرک) کی مانند ہے۔“

اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ

أَنَا بَرِيئٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ۔ (ترمذی: كتاب السير عن رسول الله: باب ما جاء في كراهية المقام بين أظهر المشركين)

”میں ہر اس مسلمان سے بیزار اور لاتعلق ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہو۔“

نیز آپ ﷺ نے حکم دیا کہ

لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلَا تُجَامِعُوهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ ۔(ترمذی: کتاب السیر عن رسول اللہ: باب ما جاء فی کراھیۃ المقام بین أظھر المشرکین)

''مشرکین کے درمیان گھل مل کر مت رہو اور نہ ہی ان کے ساتھ اکٹھے ہو، کیونکہ جو شخص ان کے درمیان گھل مل کر رہے اور ان کے ساتھ اکٹھا ہو تو وہ انہی کی مانند ہے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (النساء :97)

''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے، جب فرشتوں نے ان کی روحیں قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہنے لگے کہ ہم زمین میں کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔''

مفسرِ قرآن علامہ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''یہ آیتِ مبارکہ عام ہے اور ہر اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو ہجرت کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود مشرکین کے درمیان رہتا ہے، جب کہ (مشرکین کے درمیان رہتے ہوئے) اس کے لئے دین کو قائم کرنا بھی ممکن نہ ہو۔ ایسا شخص اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اجماع اور اس آیت کی رو سے حرام کا مرتکب ہے۔''

حافظ ابنِ قیّم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''جب کوئی مسلمان اس بات کی قدرت رکھتا ہو کہ وہ مشرکین کو چھوڑ کر ہجرت کر جائے تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کے درمیان رہنے سے منع فرمایا ہے۔''

معاملہ بالمثل، یعنی زیادتی کے برابر بدلہ لینا عین عدل ہے

''کلیسائے برطانیہ کی سربراہ کے مذہبِ فقہی'' کے مطابق فتوے دینے والے مفتیانِ کرام اس حقیقت سے بھی نظریں چرا جاتے ہیں کہ مجاہدین گزشتہ کئی سالوں میں دسیوں مرتبہ خبردار کر چکے تھے کہ وہ صلیبی مغرب سے ان کے ایک ایک جرم کا بدلہ لے کر رہیں گے، مگر وہ لوگ پھر بھی اپنے جرائم سے باز نہ آئے۔

شیر اسلام مجاہد شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے انہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اب حساب برابر کرنے کا وقت آ گیا ہے، پس جیسے تم مسلمانوں کو قتل کرتے ہو، ویسے ہی تمہیں بھی قتل کیا جائے گا. اور جیسے تم ہم پر تباہی مسلط کرتے ہو، ویسے ہی تم پر تباہی و بربادی مسلط کی جائے گی۔

ہم نے پہلے بھی تمہیں بار بار اور مسلسل خبردار کیا تھا اور آج ایک مرتبہ پھر خبردار کئے دیتے ہیں........ کہ جس کسی نے بھی عراق، افغانستان اور فلسطین کے خلاف جارحیت میں اپنا حصہ ڈالا ہم اس سے پورا پورا بدلہ وصول کر کے رہیں گے........ اور جیسے تم نے ہمارے علاقوں میں خون کے دریا بہائے، ہم بھی اللہ کی مدد سے اپنے غضب کے آتش فشاں تمہارے علاقوں میں پھاڑ یں گے۔ جو ممالک بھی فلسطین، عراق اور افغانستان کے خلاف جارحیت میں شریک ہیں، ان کے علاقے اور مفادات ہمارا ہدف رہیں گے۔ پس جو کوئی بھی اپنی جان بچانا چاہتا ہے وہ اس جنگ میں شرکت سے باز رہے .... اور جس نے خبردار کر دیا گویا اس نے حجت تمام کر دی!

'' کلیسائے برطانیہ کی سربراہ کے مذہبِ فقہی'' کے مطابق فتوے دینے والے بھِک منگے فقہاء کہتے ہیں کہ

'' بش اور بلیئر کے جرائم کا جواب یہ نہیں بنتا کہ کفار کی شہری آبادیوں پر حملے کئے جائیں۔''

ہم انہیں یہ یاد دلانا چاہتے ہیں کہ معاملہ بالمثل عین عدل ہے۔ یعنی یہ جیسا کریں گے، ویسا ہی انہیں بھرنا ہو گا۔ پھر ذرا یہ خود ہی بتائیں کہ آخر ہمارے علاقوں میں (شہریوں کے سوا) اور کس کو قتل کیا جاتا ہے؟ کیا عامریہ کی پناہ گاہوں میں، خوست کی جامع مسجدوں میں، اورُزگان کی شادیوں میں، فلّوجہ کے گھروں میں اور غزہ کی مساجد میں ہماری عورتیں، بچے اور عام شہری ہی نہیں قتل کئے گئے؟

صلیبی شہری معصوم نہیں بلکہ شریکِ جرم ہیں

ہم انہیں یہ بھی یاد دلانا چاہتے ہیں کہ........

- ☆ یہی "شہری" ہیں جو بش اور بلیئر کو ٹیکس ادا کرتے ہیں تاکہ وہ ان پیسوں سے اپنی فوجیں تیار کریں اور اسرائیل کی مدد کریں

- ☆ یہی شہری ہیں جو ان کی فوج اور پولیس میں نوکریاں کرتے ہیں

- ☆ انہی کے ووٹوں سے ان کے سربراہ برسرِ اقتدار آئے ہیں، اور وہ جنہوں نے انہیں ووٹ نہیں دیئے وہ بھی ان حکمرانوں کی قانونی حیثیت تسلیم کرتے ہیں

- ☆ یہ شہری اپنے آقائوں کا یہ حق بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے تمام احکامات کی اطاعت کی جائے خواہ انہیں ہمیں اور ہمارے بیٹوں، بیٹیوں کو قتل کرنے کا حکم ہی کیوں نہ دیا جائے

- ☆ انہی شہریوں نے بش اور بلیئر کو یہ اجازت دے رکھی ہے کہ وہ ان کے نام پر مسلمانوں پہ جنگ مسلط کریں اور ان کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ہمارے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کریں

- ☆ یہ شہری تو ان حکمرانوں کی نافرمانی کو ایک ایسا جرم تصور کرتے ہیں جس پر قانوناً سخت سزا ملنی چاہیئے

- ☆ یہی شہری تو ہیں جو اپنی سیاسی پارٹیوں کو ووٹ دیتے ہیں........ وہ سیاسی پارٹیاں جو اپنے تمام تر اختلافات کے باوجود، اسرائیل کے قیام اور اس کی حمایت کے ایجنڈے پر باہم متفق ہیں۔ اسرائیل کا قیام صلیبی مغرب کی انہی پارٹیوں اور حکومتوں کا لگایا ہوا ایک زخم ہے اور یہ زخم ہر مسلمان کے سینے میں آج تک ہرا ہے۔

اگر ان بھِک منگے فقہاء کا موٴقف یہ ہے کہ بش اور بلیئر کے جرائم کے جواب میں صرف ان کی فوج وغیرہ ہی کو نشانہ بنانا چاہیئے تو بڑے شوق سے!........ برطانیہ اور امریکا کی فوج، پولیس اور سرکاری اہلکار تو تمہارے سامنے ہی موجود ہیں........ کرو ان پر حملہ!

جہاد آج فرضِ عین ہے

ہم انہیں یہ بات ضرور یاد دلانا چاہتے ہیں کہ صلیبیوں اور یہودیوں کے خلاف جہاد آج فرضِ عین ہے اور ہر مسلمان کے ذمّے ہے خواہ وہ مشرق میں رہتا ہو یا مغرب میں۔ یعنی صلیبیوں اور یہودیوں کے خلاف جہاد کرنے کی ذمہ داری مغرب میں بسنے والے مسلمانوں پر بھی اسی طرح عائد ہوتی ہے جیسے باقی دنیا میں بسنے والے مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے. اُن صلیبیوں اور یہودیوں کے خلاف جہاد........ جنہوں نے اسلام کے خلاف جنگ کا آغاز کیا، قرآنِ کریم کی توہین کی اور افغانستان، عراق اور فلسطین پر قبضہ کیا۔

اے امتِ اسلام، اپنے دین کو بچاؤ!

ہم پر لازم ہے کہ ہم ان بھِک منگے فقہاء اور ان کی باطل فقہ کا پردہ چاک کریں۔ یہ فقہاء بش اور بلیئر کی صلیب کے تحت لڑنے والے ہر اول دستے کی حیثیت رکھتے ہیں، جو ذرائع ابلاغ کے محاذ پر بیٹھ کر کلیسائے برطانیہ کی سربراہ، الزبتھ کے مذہبِ فقہی کے مطابق فتوے دیتے ہیں۔

بلاشبہ ایسی فقہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی پاک کتاب میں یہ فرماتے ہیں کہ

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ o اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (البقرۃ:193-194)

”اور تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فسادِ عقیدہ (شرک) ختم ہو جائے اور دین خالص اللہ ہی کا ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا کسی پر دست درازی روا نہیں۔ ماہِ حرام کا بدلہ ماہِ حرام ہی ہے اور یہ حرمتیں تو عوض معاوضے کی چیز ہیں۔ پس جو تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان لو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔“

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ (التوبة:29)

”جنگ کرو اہلِ کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور دینِ حق کو اپنا دین نہیں بناتے، (ان سے لڑو) یہاں تک کہ یہ ماتحت اور ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔“

نہ ہی یہ بھک منگی فقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فقہ ہے. وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے فرمایا کہ

لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِیَ اَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ

۔(صحیح مسلم: کتاب الامارۃ: باب قولہ لا تزال طائفۃ من أمتی ظاہرین علی الحق۔۔۔)

”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، ان کا ساتھ چھوڑنے والا ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے گا(یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔“

نہ ہی یہ توحید، جہاد، استشہاد، مزاحمت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فقہ ہے........ یہ تو دشمن کے سامنے ہتھیار ڈالنے، ذلت اختیار کرنے اور ان کے جوتے چاٹنے والوں کی فقہ ہے........ ویزوں کے متلاشیوں، اقامتی پرمٹوں کے حصول کی خاطر باہم دست و گریباں ہونے والوں اور دار الکفر کی شہریت کے سوالیوں کی فقہ ہے۔

اللہ کی لاکھوں رحمتیں ہوں لندن پر سات جولائی کے حملے میں حصہ لینے والے مجاہد پاکستانی بھائیوں پر، ان شہسوارانِ توحید پر جنہوں نے ان سب نجاستوں کا انکار کیا........ اور صلیبی مغرب اور اس کے صلیبی قوانین کو اپنے پیروں تلے روند ڈالا۔ اللہ کی رحمتیں ہوں پاکستان کے ان سب ابطال پر جنہوں نے ان سے پہلے اس راہِ جہاد و شہادت کو اختیار کیا۔ اللہ رمزی یوسف، خالد شیخ محمد اور ایمل کانسی پر اپنی رحمتیں نازل کرے جو اس معرکے کو صلیبی امریکہ کے عین قلب تک لے گئے........ جنہوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ پاکستان میں اب بھی ایسے سپوت موجود ہیں جو ذلت اور غلامی کی زندگی پر اپنے ربّ کی رضا کو ترجیح دیتے ہیں۔

اے پاکستان کے مسلمان باسیو!

تمہارے اپنے فرزندوں نے تمہارے لئے ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے اور اپنا لہو پیش کر کے صلیبیوں کو ضرب لگانے اور انہیں شکست دینے کی راہ تم پر واضح کی ہے۔ پس تم پر لازم ہے کہ تم صلیبیوں کے آلہ کار پرویز کو نشانہ بناؤ، جو پاکستان میں دینی تعلیم کو ختم کرنے کے درپے ہے اور وفادار نوکروں کی طرح امریکہ اور برطانیہ کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اٹھو اور اس کا تختہ الٹا دو........ اس سے پہلے کہ یہ تمہیں ہندوؤں اور صلیبیوں کا مکمل غلام بنادے۔ اور اس سے پہلے کہ ایک دن تمہاری آنکھ کھلے تو تم بھارتی فوج کو اپنے گھروں پر حملہ آور پاؤ اور اس سے پہلے کہ مقبوضہ کشمیر کی سرحدیں اتنا پھیل جائیں کہ پورا پاکستان ہی مقبوضہ بن جائے۔

اے پاکستانی فوج!

صلیبیوں کے ساتھی بن کر وزیرستان اور افغانستان میں مسلمانوں کو قتل کرنے سے باز رہو........ اور جان لو کہ

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مسند أحمد: مسند العشرة المبشرين بالجنة)

”اللہ عزوجل کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔“

اے امتِ مسلمہ!

جہاد کا یہ راستہ یقیناً طویل اور کٹھن ہے، لیکن دنیا میں عزت اور آخرت میں کامیابی کی اس کے سوا کوئی راہ نہیں۔

اے اسلام کے شیرو!

خواہ تم مصر میں ہو یا جزیرۂ عرب میں، شام میں ہو یا ترکی میں یا سرزمینِ اسلام کے کسی بھی کونے میں........ اٹھو اور افغانستان، عراق اور فلسطین کے مجاہد بھائیوں کی مدد کے لئے آگے بڑھو اور مسلمانوں پر حملہ آور صلیبی اتحادیوں کو چن کے لگا لگا کر تباہ کر ڈالو........ اور بالخصوص ان کے اقتصادی مفادات کو نشانہ بناؤ........ دیکھو! کہیں امتِ مسلمہ کے وسائل کے درپے یہ پٹرول چور بچنے نہ پائیں........ اور یاد رکھو کہ صبر سے جمے رہنا ہی فتح کی کنجی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (ال عمران: 200)

"اے ایمان والو! صبر سے کام لو، کفار کے مقابلے میں ثابت قدم رہو، مورچوں پر جمے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جہاد شخصیات، تنظیموں اور اقوام سے مشروط نہیں

جہاد قیامت تک جاری رہے گا!

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء، نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں کے چار سال مکمل ہونے پر ادارۂ سحاب سے گفتگو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

”جہاد فی سبیل اللہ چند شخصیات، تنظیموں اور اقوام سے مشروط نہیں، نہ یہ ان تک محدود کسی مسئلے کا نام ہے۔ یہ تو حق و باطل کا وہ ازلی معرکہ ہے جو اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ سبحانہ، و تعالیٰ اس دنیا کی بساط لپیٹ نہ دیں۔ ملّا محمد عمر اور شیخ اسامہ بن لادن حفظہما اللّٰہ تو بس لشکرِ اسلام کے دو سپاہی ہیں........ جب کہ اسلام اللہ کا دین ہے. وہ دین جسے اس نے اپنے رسولوں اور اہلِ ایمان بندوں کے لئے پسند کر لیا........ اللہ تعالیٰ محمد عمر اوراسامہ سے پہلے بھی اپنے دین کی حفاظت کرتا تھا........ ان کی زندگی میں بھی اسی نے اس دین کا دفاع کیا........ اور ان کے بعد بھی وہی اس دین کا نگہبان ہو گا!“

شیخ ایمن الظواهری حفظه الله

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں کے چار سال مکمل ہونے پر ادارۂ سحاب نے مجاہد شیخ ایمن الظّواہری سے گفتگو کا اہتمام کیا، جسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہاہے۔

السحاب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

شیخ ایمن الظواہری: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

السحاب: ہمیں خوشی ہے کہ اس ملاقات کے ذریعے آپ سے نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں کے چار سال مکمل ہونے کی مناسبت سے گفتگو کا موقع میسر آیاہے۔

شیخ ایمن الظواہری: میرے لئے بھی یہ بات بے حد باعثِ مسرت ہے کہ آپ کے ذریعے میں ایک ایسے اہم موقع پر امتِ مسلمہ سے مخاطب ہو رہاہوں جب وہ اپنی تاریخ کے ایک نہایت نازک موڑ پر کھڑی ہے۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ لوگوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہوں گا اور یہ دعا کروں گا کہ آپ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جاری صلیبی حملے اور کفر واسلام کی عالمی جنگ کے اگلے مورچوں میں کلمۂ حق پھیلانے کی ذمہ داری جس بھرپور انداز سے نبھارہے ہیں، اللہ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے!

السحاب: جدید صلیبی جنگ شروع ہوئے چار سال ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر اس جنگ کے حوالے سے آپ کیا تجزیہ کریں گے؟

شیخ ایمن الظواہری: بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ، وآلہ وصحبہ ومن والاہ، وبعد:

تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کی رحمت سے جدید صلیبی حملہ بھی سابقہ صلیبی حملوں کی طرح ناکام ہو چکا ہے۔ امریکہ اور اس کے صلیبی حلیفوں کو صرف ایک کامیابی حاصل ہوئی ہے........وہ یہ کہ ان کی افواج اپنے بلوں سے نکل کر میدانِ جنگ میں اتر آئی ہیں .... تاکہ ہر روز ہی ان کی پٹائی ہو سکے .... ہر روز ان کے فوجی ذبح ہوں........ اور ہر روز ان کی معیشت کو چرکے لگیں!

افغانستان میں انہوں نے کیا تیر مار لیا؟ طالبان کی حکومت کو کابل سے بے دخل کیا گیا تو اس نے پہاڑوں اور بستیوں کو اپنا مرکز بنا لیا اور افغانستان کی حقیقی قوت کے طور پر ابھری؛ جب کہ دوسری طرف شمالی افغانستان اور کابل کے دروازے انتشار، لوٹ کھسوٹ، عزتوں کی پامالی اور منشیات کی تجارت کے لئے چوپٹ کھل گئے ،اور یوں غاصب امریکیوں کے زیرِ سایہ اس فتنہ و فساد کو پھلنے پھولنے کا بھرپور موقع ملا۔

پھر امریکہ نے انتخابات کروائے، جو کسی طور بھی ایک مزاحیہ ڈرامے سے کم نہ تھے۔ یہ انتخابات ایک ایسے ملک میں منعقد ہوئے جس کے کئی حصوں پر راہزنوں اور جنگجو سرداروں کا قبضہ تھا "نگرانی کے بین الاقوامی ادارے" یا یوں کہئے کہ " جھوٹ کے بین الاقوامی گواہ" اگر نگرانی کرتے بھی تو کس کی؟ لے دے کر ان دس انتخابی حلقوں کی جو ان کی رسائی میں تھے۔ اوّل تو بیلٹ بکسوں کی منتقلی ہی میں پندرہ دن لگ گئے۔ یہ ڈبے شروع دن ہی سے راہزنوں اور جنگی سرداروں کے ہاتھوں سے ہوتے ہوئے بالآخر میں قابض افواج کے "زیرِ حفاظت" اپنی منزلوں پہ پہنچے۔ جہاں بھی کسی قسم کی مزاحمت ہوئی یا اس کا شبہ تک گزرا، یا کسی نے اعتراز جڑ دیا تو جواب میں میزائیل برسا کر، دیہات کے دیہات جلا کر اور سینکڑوں "ووٹروں" کو ہلاک کر کے انتخابات کی کامیابی کو "یقینی" بنایا گیا. یہ تھے امریکی مقبوضہ افغانستان میں پہلے "جمہوری انتخابات"۔ یہ ڈرامہ نہیں تو اور کیا تھا؟

پھر امریکہ نے انتخابات کے شفاف ہونے کی گواہی اقوامِ متحدہ سے دلوائی، جس کے مبصروں نے چند شہروں میں ہونے والے انتخابی ڈرامے کے سوا دیکھا ہی کیا تھا کہ انہیں گواہی دینے کا "حق" پہنچتا! یہ اقوامِ متحدہ کے دورخے پن کی واضح مثال ہے........

یہ وہی اقوامِ متحدہ ہے جس کے بارے میں اس کے کارپردازوں کا دعویٰ ہے کہ یہ ان کے "بین الاقوامی قوانین کی محافظ" ہے۔ حالانکہ اس "محافظ" کا اپنا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو یہ زمبابوے کے انتخابی عمل پر محض اس لئے نکتہ چینی کرتی ہے کہ وہاں ووٹ ڈالنے کے لئے دیا گیا وقت ناکافی تھا........ جب کہ دوسری جانب افغانستان میں ہونے والے انتخابات پر اس نے مُردوں کی سی خاموشی اختیار کئے رکھی ہے، حالانکہ افغانستان کے انتخابات جنگجو سرداروں کے ظلم و جبر کے سائے تلے پایۂ تکمیل تک پہنچے ہیں۔ بیلٹ بکس پندرہ دن تک راہزنوں اور امریکی آلہ کاروں کے ہاتھوں میں گردش کرنے کے بعد گنتی کے مراکز تک پہنچے........ کوئی نہیں جانتا کہ اس دوران ان بیلٹ بکسوں پر کیا گزری؟!

پھر یہ وہی اقوام متحدہ ہے جو ایک طرف تو دارفور میں ہونے والی "زیادتیوں" اور " انسانی جانوں کے زیاں" پر مگرمچھ کے آنسو بہاتی ہے اور وہاں ہونے والے "جنگی جرائم" کے لئے بین الاقوامی عدالت قائم کرتی ہے، جب کہ دوسری جانب اسی اقوامِ متحدہ نے عراق پر ایک عشرے تک اقتصادی پابندیاں لگا کر مسلمانوں کے دس (۱۰) لاکھ بچوں کا قتل کیا، اور پھر اس عظیم سفاکی پر مُردوں کی سی چپ سادھ لی۔ ان پابندیوں سے اقوامِ متحدہ کے ملازمین اور کوفی عنان کے اپنے بیٹے نے خوب منافع کمایا اور جب یہ خبر کسی طرح پھیل گئی تو مجبوراً اقوامِ متحدہ کو خود بھی اس بات کا اعتراف کرنا پڑا۔

یہ وہی اقوام متحدہ جس نے مجاہدینِ طالبان کے ساتھ کی جانے والی عہد شکنی پر بھی مُردوں کی سی خاموشی اختیار کئے رکھی۔ امریکہ اور دوستم نے قندوز میں طالبان کے بعض رہنمائوں سے معاہدہ کرنے کے بعد اسے توڑ ڈالا۔ مجاہدین کو قلعہ جنگی میں محصور کر کے بے دردی سے قتل کر دیا۔ ہزاروں کو امریکی فوجیوں کی سرپرستی میں شبرغان جیل کے راستے میں کنٹینروں میں دم گھونٹ کر مار ڈالا، باقی ماندہ کے ساتھ شبرغان جیل میں جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا مگر اس سب کے بعد اقوامِ متحدہ کا سرغنہ لخضر براہیمی کہتا ہے کہ " قلعۂ جنگی ایک نہایت حساس موضوع ہے اور اسے ابھی کھولنے کی ضرورت نہیں!"

یہ وہی اقوامِ متحدہ ہے جس نے ابو غریب، گوانتاناموا اور بگرام کے اذیت خانوں پر مجرمانہ خاموشی اختیار کر کے وہاں ہونے والے تمام جرائم میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا۔ تحریکِ طالبان اور قاعدۃ الجہاد کے مجاہدین کو قید کر کے دنیا کی نظروں سے ایسے غائب کیا جاتا ہے کہ ان کے بارے میں کوئی کچھ جان تک نہیں سکتا، مگر اقوامِ متحدہ نے کبھی یہ پوچھنے کی زحمت نہیں کی کہ یہ مجاہدین کہاں ہیں؟ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جارہا ہے؟ یہ کن عقوبت خانوں میں بند ہیں؟ کہاں ہیں وہ عذاب کدے جہاں ان پر صبح شام

ستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں؟........یہ ظلم کب تک چلے گا؟ آخر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟" انسانی" تو ایک طرف رہے، کیا انہیں "حیوانی حقوق" بھی دیئے جارہے ہیں؟

اقوامِ متحدہ کی اہلِ اسلام سے اس ساری دشمنی کا سبب صرف اور صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ:
اقوامِ متحدہ کا ادارہ درحقیقت صلیبی مملکت کا ایک بغل بچہ ہے، جس کے پایۂ تخت (واشنگٹن) پر وقت کا ایک احمق قیصر براجمان ہے۔ اسی کے ٹکڑوں پر کوفی عنان اور اس قماش کے دوسرے لوگ پل رہے ہیں۔

انتخابی ڈرامے کے ساتھ ساتھ امریکہ نے افغانستان میں کچھ اور "کامیابیاں" بھی حاصل کی ہیں، مثلاً:

☆ کابل کی حد تک قبضہ، وہ بھی اس حال میں کہ ڈر کے مارے ان کے فوجیوں کی جان نکلی رہتی ہے۔

☆ مسندِ حکومت پر ایک ایسے شخص کی تعیناتی، جس کے لئے اپنے دفتر سے باہر نکلنا بھی ممکن نہیں، جو اگر قندھار جانا چاہے تو راستے میں اغواء ہونے سے بمشکل بچے اور اگر گردیز کا رخ کرے تو راکٹوں کی برسات اس کا استقبال کرے۔

☆ اپنی سپاہ کے ساتھ ساتھ "نیٹو" اور "اساف" کے فوجیوں کی بھی مسلسل دھنائی۔

☆ ذرائع ابلاغ پر مکمل پابندی، تاکہ اپنی رسوائی کی خبریں دنیا سے چھپائی جا سکیں۔

اگرچہ اس صلیبی حملے میں امریکہ کو پاکستان کا مستقل تعاون حاصل ہے، مگر اس کے باوجود امریکہ کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ اسے مجاہدین کی جانب سے شدید مزاحمت کا سامنا ہے، اور یہ بھی کہ طالبان ابھی تک افغانستان کی سب سے بڑی قوت ہیں۔ میرے بھائیو! میں پورے یقین سے آپ کو کہتا ہوں، اور میری اس بات کو صلیبی اور ان کے مرتد آلہ کار بھی نہیں جھٹلا سکتے، کہ اگر پاکستانی فوج امریکیوں کی مسلسل مدد نہ کرتی، جیسا کہ وہ اب تک کر رہی ہے تو امریکہ بہت پہلے ہی یہاں سے بھاگ چکا ہوتا لیکن ان شاء اللہ اب بھی امریکہ کی روانگی بہت دور نہیں۔

عراق میں بھی پے درپے نقصانات اور ہزیمت کے سوا ان کے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ عراقی حکومت ایسے ہی ایک انتخابی ڈرامے کے ذریعے قائم کی گئی جس میں وہاں کی آدھی عوام نے بھی شرکت نہیں کی، گھٹیا کرداروں اور کھوٹے سکوں کے سوا کسی کو

آگے نہیں آنے دیا گیا۔ امریکی جنگی طیاروں کے ذریعے "انتخابی نگرانی" کا عمل جاری رہا تا کہ کسی بھی قسم کی "شکایت" کا فوری "ازالہ" کیا جاسکے۔ عراق کے شرفاء اور مردانِ حر کو ابو غریب اور ایسے ہی کئی دوسرے عقوبت خانوں میں ٹھونسا جاتا رہا۔ اور اس سب کے بعد اقوامِ متحدہ نے اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے "شفاف" اور "منصفانہ" انتخابات منعقد کرانے پر عالمی صلیبی اتحاد کو مبارک باد پیش کی۔

امریکہ کے خلاف جاری مزاحمت کا مقابلہ کرنے کی مشکل ذمہ داری اب عراقی فوج اور مقامی پولیس وغیرہ کے کندھوں پر لاد دی گئی ہے۔ شمال میں یہودی خفیہ ایجنسیاں ایک علیحدہ ریاست کے قیام کے لئے اپنا کام شروع کر چکی ہیں۔ اس ریاست کی بندر بانٹ پر کفر کی آلۂ کار دو پارٹیاں باہم گتھم گتھا ہیں، یہ دونوں ہر قدم پر ایک دوسرے سے لڑتی ہیں مگر امریکی جھنڈے تلے سیکولرازم اور اسلام دشمنی کے ایجنڈے پر متفق ہیں۔ اگر صلاح الدین ایوبی آج موجود ہوتا تو وہ یقیناً ایسے غداروں کا علاج اپنی تلوار سے کرتا۔

اسی طرح کچھ تحریکیں جنوبی عراق کے حصے بخرے کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ یہ تحریکیں اسلام سے نسبت کا دعویٰ کرتی ہیں مگر حقیقت میں یہ امریکہ سے معاہدہ کر چکی ہیں کہ عراق پر صلیبی قبضے کے لئے بش کے جھنڈے تلے کھڑی رہیں گی۔ دوسری جانب کٹھ پتلی حکومت کا اپنا حال یہ ہے کہ وہ امریکیوں کے پاؤں پکڑ رہی ہے کہ وہ عراق سے نہ جائیں، کیونکہ اسے اچھی طرح پتہ ہے کہ امریکیوں کی واپسی کا دن، اس کا بھی آخری دن ہو گا!

لندن کے مبارک معرکے کے ایک ہی دن بعد امریکہ اور برطانیہ نے "عراق سے واپسی کے منصوبے" کا اعلان کر کے اپنی ناکامی کا واضح اعتراف کر لیا۔ اب تو امریکی اور برطانوی حکومتوں کے نمائندے روزانہ ذرائع ابلاغ کے سامنے انخلاء کے حوالے سے ایک نیا بیان جاری کرتے ہیں تا کہ اپنی عوام کے خوف واضطراب پر قابو پا سکیں۔

السحاب: آپ کی رائے میں عالمی تحریکِ جہاد اس وقت کس مرحلے سے گزر رہی ہے؟

شیخ ایمن الظواہری: یہ جہادی تحریک مسلسل بڑھ رہی ہے، قوت پکڑ رہی ہے، واشنگٹن اور نیویارک کے مبارک معرکے اس تحریک کا نقطۂ عروج تھے اور آج یہی تحریک عراق، افغانستان، فلسطین، بلکہ صلیبیوں کی اپنی سرزمین میں بھی زبردست معرکے برپا کر رہی ہے۔ اس تحریک کا حالیہ نشانہ لندن کے مبارک معرکے کی صورت میں صلیبیوں کی اپنی سرزمین بنی۔ یہ حملے صلیبی برطانیہ کے متکبر چہرے پر ایک زوردار تھپڑ تھے۔ شیر اسلام مجاہد شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے مغربی ممالک کو اس شرط پر صلح کی پیشکش کی تھی کہ وہ مسلمانوں کے تمام علاقوں سے نکل جائیں........ مگر ان کی جھوٹی عزتیں ان کے آڑے آئیں اور برطانیہ کے مغرور وزیرِ خارجہ جیک سٹرا نے کہا:

"یہ پیشکش اس قابل نہیں کہ اسے گھاس بھی ڈالی جائے!"

لہٰذا ابھر واب اپنی "نمائندہ" حکومتوں کی بیہودگی اور تکبر کی قیمت! جو ہم پر ہاتھ ڈالے گا، ہم اللہ کی مدد سے، اس کا ہاتھ کاٹ ڈالیں گے۔ جو گردن اکڑا کر ہمیں حقارت سے دیکھے گا اسے اسبد تمیزی کی قیمت ادا کرنا ہو گی!

صلیبی مغرب نے مسلمانوں کے خلاف زیادتیوں میں بش اور بلیئر کے پیچھے پیچھے چلنا پسند کیا ہے۔ پس اب وہ ان زیادتیوں کی قیمت ادا کریں!. اور ذرا تحمل سے کام لیں. ابھی تو جنگ شروع ہوئی ہے!

السحاب: چار سالوں کی شدید جنگ کے بعد آج القاعدہ کس حال میں ہے؟

شیخ ایمن الظواہری: اللہ کے فضل و کرم سے القاعدۃ اب بھی "قاعدۃ الجہاد" (جہاد کا مرکز) ہے اور مضبوط مرکز ہے۔ یقیناً تمام تعریف کی مستحق تنہا اللہ ہی کی ذات ہے جس کی بے پایاں رحمتوں کی بدولت اس کے امیر شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ اب بھی جہاد کی قیادت کر رہے ہیں۔ امریکیوں کو بیوقوف بنانے کے لئے بش جھوٹ گھڑتا ہے کہ "ہم نے آدھی یا تین چوتھائی القاعدہ کو تباہ کر دیا ہے"، یہ ایک ایسا خیالِ خام ہے جس کا وجود بش کی کھوپڑی کے سوا کہیں پایا نہیں جاتا، الحمد للہ۔

میں تمام مسلمانوں اور مجاہدین کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے قاعدۃ الجہاد پھیل رہی ہے، بڑھ رہی ہے، اس کی وسعت و قوت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے اب یہ تحریک لوگوں کے دلوں کی دھڑکن بن کر جدید

صلیبی صیہونی حملے کے خلاف مسلمانوں کی تمام مقبوضہ اراضی کا دفاع کر رہی ہے، امتِ مسلمہ پر مسلط تمام مرتد کٹھ پتلی حکومتوں کے خلاف مزاحمت میں مصروف ہے، اسلامی دنیا کے کونے کونے سے مسلمان اس کا حصہ بن رہے ہیں اور جہاں کہیں بھی ان کا سامنا کافروں، مرتدوں، غداروں اور کفر کے آلہ کاروں سے ہے، وہاں اسلحے، قتال اور دعوت و بیان سے ان کے خلاف برسرِ جہاد ہیں۔ یقیناً اس سب پر تعریف کی مستحق صرف اللہ کی ذات ہے۔

السحاب: افغانستان کی صورتِ حال کے حوالے سے آپ کا تجزیہ کیا ہے؟

شیخ ایمن الظواہری: افغانستان کے حالات امریکہ کو اسی گڑھے کی طرف لے جا رہے ہیں جس میں گر کر سوویت اتحاد تباہ ہوا تھا، بلکہ امریکہ تو سوویت اتحاد کی نسبت کئی گنا تیزی سے اس گڑھے کی طرف بڑھ رہا ہے! گو کہ مجاہدین اپنے سادہ سے ذرائع ابلاغ استعمال کرتے ہوئے امریکہ کے جھوٹ کا پردہ چاک کرنے اور اس کے نقصانات کی اصل صورتِ حال دنیا تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، مگر امریکہ پھر بھی اپنے زیادہ تر نقصانات چھپانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ امریکہ بھی ان شاء اللہ افغانستان سے اسی طرح بھاگنے پر مجبور ہو گا جیسے روسی بھاگے تھے اور جس طرح سوویت اتحاد افغانستان سے نکلنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا، ایسا ہی انجام ان شاء اللہ امریکہ کا بھی ہو گا!

السحاب: پاکستانی فوج نے شمالی وزیرستان میں اپنے آخری آپریشن کے دوران کئی پاکستانی باشندوں کو اغواء کیا اور تقریباً پندرہ مہاجر عورتوں اور بچوں کو شہید کر ڈالا۔ اسی طرح دینی مدارس پر چھاپوں اور دینی مدارس کے طلباء کی شہادتوں کا سلسلہ بھی ہنوز جاری ہے۔ ان نازک حالات میں آپ پاکستان کے مسلمان عوام، بالخصوص پاکستانی فوج میں موجود کسی بھی ایسے فرد کو جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان بھی باقی ہے، کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

شیخ ایمن الظواہری: افغانستان کے خلاف صلیبی یلغار میں پاکستان مرکزی حلیف اور مددگار کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستانی فوج آج بعینہٖ وہی کردار سنبھالے ہوئے ہے جو برطانوی ہند کی فوج ہندوستان کے مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کرنے اور برطانوی استبداد کے خلاف مزاحمت کچلنے میں ادا کیا کرتی تھی۔ پاکستانی فوج تو محض بش کے ذاتی مفادات کے لئے کام کرنے والی ایک کمپنی بن کر رہ

گئی ہے، جب کہ اس خدمت کے عوض ملنے والے ڈالر تنہا پرویز کی جیب میں جا رہے ہیں۔ پاکستانی فوج نے پاکستان کے دفاع کی ذمہ داری چھوڑ کر امریکی فوج کے دفاع کی خاطر وزیرستان میں بسنے والے مسلمان بھائیوں کو قتل کرنے کی ذمہ داری سنبھال لی ہے۔

جہاں تک پاکستان کی اپنی سلامتی کا تعلق ہے، تو پرویز اس خوش فہمی کا شکار ہے کہ اگر پاکستانی فوج سارے کام چھوڑ کر بش کے مفادات کی خدمت کرے، تو پاکستان کا دفاع خود امریکہ کرے گا۔ چنانچہ اگر یہی پالیسی جاری رہی تو ہمارے لئے یہ بات قطعاً باعثِ حیرت نہ ہوگی کہ کل ہم پاکستانی فوج کو بھارتی فوج کے سامنے اسلام آباد میں ہتھیار ڈالتے دیکھیں، بالکل اسی طرح جیسے اس فوج نے ڈھاکہ میں ہتھیار ڈالے تھے!

پرویز کی منزل ایک ایسا پاکستان ہے جو اسلام سے تہی ہو۔ اسی لئے وہ دینی مدارس کے بھی درپے ہے اور اسی غرض سے اس نے امریکہ میں تیار کردہ ایک نیا دین پیش کیا ہے۔ اس خرافات کو وہ ''روشن خیال اعتدال پسندی'' کا نام دیتا ہے!

السحاب: قاعدۃ الجہاد اور طالبان کے خاتمے کے لئے امریکی جنگ شروع ہوئے چار سال گزر چکے ہیں، مگر امریکہ اپنی تمام تر کوششوں اور پاکستان کی بھرپور چاکری کے باوجود ملّا محمد عمر اور شیخ اسامہ بن لادن کو پکڑنے میں ناکام رہا ہے۔ آپ کی رائے میں اس ناکامی کا سبب کیا ہے؟

شیخ ایمن الظواہری: اصل سبب تو اللہ کی حفاظت و نگہبانی ہے........ اور یہ ایک ایسا سبب ہے جسے مادیت میں ڈوبا امریکہ اور صلیبی مغرب سمجھنے سے قاصر ہیں!

دوسرا اہم سبب بھی دراصل پہلے ہی سبب کا نتیجہ ہے، یعنی یہ کہ عام مسلمانوں نے مجاہدین کے لئے اپنے گھروں سے پہلے اپنے دلوں کے دروازے کھولے، انہیں پناہ دی، ان کی حفاظت کی، ان کے دفاع میں لڑے، اپنے اہل و عیال اور گھر بار و اموال سمیت آتش و آہن کی بارش میں کود پڑے اور اپنے آپ کو اسلام کی نصرت اور مجاہدین کے دفاع کی خاطر قید فی سبیل اللہ اور شہادت کے لئے پیش کر دیا۔

جہاد فی سبیل اللہ چند شخصیات، تنظیموں اور اقوام سے مشروط نہیں، نہ یہ ان تک محدود کسی مسئلے کا نام ہے۔ یہ تو حق و باطل کا وہ ازلی معرکہ ہے جو اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ سبحانہ، و تعالیٰ اس دنیا کی بساط لپیٹ نہ دیں۔ ملّا محمد عمر اور شیخ اسامہ بن لادن........ اللہ ہر شر سے ان کی حفاظت فرمائے........ یہ تو بس راہِ جہاد پر چلنے والے مجاہدوں، اور صدیوں پر محیط حق و باطل کے اس معرکے میں شرکت کرنے والے ان گنت سپاہیوں پر مشتمل لشکرِ اسلام کے دو سپاہی ہیں........ جب کہ اسلام اللہ کا دین ہے........ وہ دین جسے اللہ نے اپنے رسولوں اور اہلِ ایمان بندوں کے لئے پسند کر لیا ہے۔ ارشادِ حق تعالیٰ ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آلِ عمران: 19)

"یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المآئدۃ:3)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔"

اللہ تعالیٰ محمد عمر اور اسامہ سے پہلے بھی اپنے دین کی حفاظت کرتا تھا. ان کی زندگی میں بھی اسی نے اس دین کا دفاع کیا........ اور ان کے بعد بھی وہی اس دین کا نگہبان ہو گا!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ○ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (الحج: 38-39)

"یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف سے مدافعت کرتا ہے جو ایمان لائے ہیں۔ یقیناً اللہ کسی خائن کافرِ نعمت کو پسند نہیں کرتا۔ جن (مسلمانوں) سے جنگ کی رہی ہے انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔"

السحاب: بہت سے تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ القاعدہ ایک تنظیم کے طور پر ٹوٹ چکی ہے، البتہ وہ اپنے پیغام اور منہج کے اعتبار سے اب بھی باقی ہے۔ آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

شیخ ایمن الظواہری: اللہ کے فضل و کرم سے "قاعدۃُ الجہاد" اپنی تعداد، قوت اور کارروائیوں، ہر اعتبار سے آگے بڑھی ہے۔ اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے ان تمام کارروائیوں کی تعداد گن لینی چاہیئے جو قاعدۃ الجہاد نے امریکی صلیبی یلغار شروع ہونے کے بعد کی ہیں۔ یہ کارروائیاں ان دو گھمسان کی جنگوں کے علاوہ ہیں جو یہ اس وقت عراق اور افغانستان میں لڑ رہی ہے۔ اور قاعدۃ الجہاد نے اپنی تازہ ترین کارروائی لندن کے مبارک معرکے کی صورت میں کی ہے۔

جہاں تک القاعدہ کے پیغام اور منہج کا تعلق ہے تو یہ منہج اور پیغام اسی سے مخصوص نہیں، نہ ہی یہ کوئی ایسی باتیں ہیں جو اس نے خود گھڑلی ہوں۔ یہ تو صرف امتِ مسلمہ کو اس کے صلیبی اور مرتد دشمنوں کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دے رہی ہے۔ اللہ کا فضل و احسان ہے کہ امت نے جہاد فی سبیل اللہ کی اس پکار پر لبیک کہہ کر، میدان میں کود کر، ایک تاریخی قدم اٹھایا ہے۔ یہاں صرف ان ہزاروں نوجوانوں کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہو گا جو، الحمدللہ، سرزمینِ عراق میں دشمن کے مقابلے پر اتر آئے ہیں۔

میں اسی مناسبت سے دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے مسلمانوں کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ افغانستان، عراق اور فلسطین وغیرہ میں برسرِ جہاد مجاہد بھائیوں کی مدد کریں، ان سے مالی تعاون کریں، انہیں افرادِ کار فراہم کریں، زبان و قلم سے دعوت دے کر انہیں تقویت پہنچائیں اور ان کی بھرپور پشتیبانی کریں! ان مقبوضات میں رہنے والوں سے تو میں خاص طور پر کہتا ہوں کہ للہ! متحد ہو جائیں، یکجا ہو کر جہاد کے مبارک قافلے کے شریکِ سفر ہو جائیں، تفرقے اور انتشار کو مٹا دیں........ کیونکہ اپنی صفوں میں وحدت پیدا کرنا ہی فتح کی کنجی ہے۔

میں مجاہدین سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے حملوں کو مسلمانوں سے چوری کئے جانے والے پٹرول پر مرتکز کریں! اس پٹرول سے حاصل ہونے والے زرِ مبادلہ کا بیشتر حصہ دشمنانِ اسلام کے پاس جاتا ہے. اور جو کچھ وہ پیچھے چھوڑتے ہیں، اس پر ہمارے علاقوں کے چور، ڈاکو حکمران قابض ہو جاتے ہیں۔ یہ تاریخِ انسانی کا سب سے بڑا ڈاکہ ہے! اعدائے اسلام ہمارے ان

قدرتی وسائل پر ایسی دیدہ دلیری سے ٹوٹ پڑے ہیں جس کی مثال ڈھونڈنا مشکل ہے۔ چنانچہ ہم پر لازم ہے کہ ہم ہر ممکن طریقے سے اس ڈاکے کو روکیں تاکہ یہ وسائل امتِ مسلمہ کے لئے محفوظ رکھے جا سکیں........ اور اگر چور ڈاکو قتل ہوئے بغیر نہ پیچھے ہٹیں، تو انہیں بلا توقف قتل کیا جائے!

السحاب: اسی مناسبت سے یہ بتایئے گا کہ سات جولائی ۲۰۰۵ کو لندن میں ہونے والی کارروائیوں سے آپ کا کیا تعلق ہے؟

شیخ ایمن الظواہری: لندن کا مبارک معرکہ بھی الحمد للہ انہی حملوں کا ایک سلسلہ ہے جو اللہ کی توفیق سے قاعدۃ الجہاد اللہ کے دشمنوں کے خلاف جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہ حملہ دراصل صلیبی برطانیہ کے تکبر، امتِ مسلمہ کے خلاف دو سو سال سے زائد عرصے سے جاری صلیبی برطانوی زیادتیوں، قیامِ اسرائیل کے تاریخی جرم اور ان سب جرائم کا جواب ہے جو اس قوم نے آج بھی افغانستان اور عراق میں مسلمانوں کے خلاف جاری رکھے ہوئے ہیں! اللہ تعالیٰ لندن کے شہیدی حملوں میں حصہ لینے والے ابطال، شہسوارانِ توحید کو اپنی رحمتِ واسعہ سے ڈھانپ لے۔ جنت کے باغات کو ان کا مسکن بنائے........ اور ان کے نیک اعمال کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اٰمین!

ان مجاہد بھائیوں کی وصیتوں میں (جو ادارۂ سحاب نے نشر کر دی ہیں) تمام امتِ مسلمہ، بالخصوص پاکستان اور مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے بہت اہم پیغامات ہیں۔ یہ وصیتیں طاغوت سے عداوت و بیزاری کا درس دیتی ہیں۔ یہ ان علمائے سوء کے جھوٹ کا پردہ چاک کرتی ہیں جو دنیا کی فانی متاع کی خاطر شریعتِ الٰہی کا ایک بہت بڑا حصہ لوگوں سے چھپاتے ہیں۔ یہ اسلام کے شیروں کے اس عزمِ صمیم کا اظہار کرتی ہیں کہ وہ ان صلیبیوں اور یہودیوں سے ضرور بدلہ لے کر رہیں گے جن کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہیں اور جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ظلم کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

اس مبارک حملے اور ایسے ہی دیگر حملوں نے مغربی کفری تہذیب کے دوغلے پن کو دنیا کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے۔ صلیبی مغرب "انسانی حقوق" اور "آزادی" کے راگ اسی وقت تک الاپتا ہے جب تک ایسا کرنے میں اس کا اپنا مفاد ہو۔ لندن کے مبارک معرکے کے بعد برطانوی حکومت نے ایک نیا مجموعۂ قوانین منظور کرنے کے لئے اقدامات شروع کر دیئے۔ ان قوانین

نے دنیا کو برطانوی استبداد کا غلیظ چہرہ بھی دکھلا دیا اور یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ ان کے نزدیک ''آزادی'' سے مراد ''اسلام دشمنی کے لئے مکمل آزادی'' ہے! خفیہ عدالتیں قائم کرنے کی بات بھی سنی گئی۔ خفیہ شہادتوں، خفیہ گواہوں اور غیر معینہ مدت کے لئے قید کرنے کی تجاویز پر بھی غور کیا جانے لگا، حالانکہ یہ سب کچھ منصفانہ عدالتی کارروائی کے اصولوں سے متناقض ہے۔ برطانیہ کے اس دوغلے پن کی واحد وجہ اس کی اسلام دشمنی ہے!

پھر یہی برطانیہ سیاسی پناہ گزینوں کو واپس اپنے ممالک میں دھکیلنے لگا۔ حالانکہ یہ وہی سیاسی پناہ گزین ہیں جن کے بارے میں اس کا دعویٰ تھا کہ وہ انہیں ان کی ظالم حکومتوں سے بچاتا ہے........ کیا برطانیہ کے ان متضاد رویوں کی وجہ اس کی اسلام دشمنی کے علاوہ بھی کچھ ہے؟

سلمان رشدی کے لئے تو برطانوی ''حریت و آزادی'' کا دائرہ مزید پھیل گیا تاکہ وہ ٹائمز رسالے میں مضمون لکھ کر مسلمانوں کو مغربی تہذیب میں رنگ جانے کی دعوت دے، اللہ کی ذات اور قرآن کے حوالے سے شکوک و شبہات پھیلائے، مسلمانوں کو ہم جنس پرستی جیسی گھٹیا مغربی اقدار اختیار کرنے پر ابھارے........ لیکن برطانوی ''حریت و آزادی'' شیخ ابو قتادہ فلسطینی حفظہ اللہ کو نہ برداشت کر سکی، جنہیں اسی روز نو دیگر ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ اسی طرح، برطانیہ نے اردن اور پاکستان کے ساتھ '' مطلوب افراد'' کے تبادلے کے لئے معاہدات کئے، حالانکہ یہ بات یقینی ہے کہ اسلامی تحریکات کا جو فرد بھی ان دونوں ممالک کے حوالے کیا جائے گا اسے تعذیب کا نشانہ بنایا جائے گا اور عین ممکن ہے کہ اسے قتل بھی کر دیا جائے. کیا برطانیہ کے ان متضاد رویوں کی وجہ اس کی اسلام دشمنی کے علاوہ بھی کچھ ہے؟

جس برطانیہ کا تصورِ ''آزادی'' سلمان رشدی کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زبان درازی کرنے کی کھلی چھٹی دیتا ہے، اسی برطانیہ کی ''آزادی'' میں ایسے اسلامی کتب خانوں اور ویب سائٹوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں جو مجاہدین سے ہمدردی رکھتی ہوں لہٰذا انہیں بند کیا جا رہا ہے. نہ ہی یہ ''آزادی'' ایسے خطیبوں کو برداشت کر سکتی ہے جو مجاہدین کی حمایت کریں........ لہٰذا ان کی مساجد کو تالے لگانے، ان کی گفتگوؤں پر پابندی عائد کرنے اور انہیں ملک بدر کرنے کے انتظامات کیے جا رہے ہیں........ کیا برطانیہ کے ان متضاد رویوں کی وجہ اس کی اسلام دشمنی کے علاوہ بھی کچھ ہے؟

برطانیہ کے "حساس ضمیر" کو لندن کے وسط میں اپنے شہریوں کا قتل تو گوارا نہ ہوا مگر اس "حساس ضمیر" نے اس وقت خود کو ملامت نہ کیا جب اس نے اپنے حلیفوں سے مل کر عراق پر پابندیاں لگائیں، دس لاکھ عراقی بچوں کو قتل کروایا، پھر دوسری مرتبہ بھی عراق اور افغانستان پر وحشیانہ بمباری کے ذریعے ہزارہا مزید بچوں کو قتل کیا۔ کیا برطانیہ کے ان متضاد رویوں کی وجہ اس کی اسلام دشمنی کے علاوہ بھی کچھ ہے؟

برطانیہ کی "آزادی پسند فکر" سے عراق میں عمومی تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی موجودگی کا شائبہ تک برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے اس بے بنیاد دلیل کا سہارا لیتے ہوئے ہتھیاروں کی تلاش میں عراق کی اینٹ سے اینٹ بجا ڈالی۔ لیکن دوسری طرف جب اسرائیل کو اس سے کہیں زیادہ مہلک ہتھیاروں کی ایک لمبی چوڑی کھیپ فراہم کی گئی اور خود برطانیہ نے ان ہتھیاروں کی اسرائیل ہی میں تیاری کے لئے اپنا حصہ ڈالا تو اس کی "آزادی پسند فکر" کے ماتھے پر شکن تک نہ آئی........ کیا برطانیہ کے ان متضاد رویوں کی وجہ اس کی اسلام دشمنی کے علاوہ بھی کچھ ہے؟

برطانیہ اور صلیبی مغرب کے دوغلے پن کو عیاں کرنے کے لئے اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں، مگر اس تھوڑے سے وقت میں ان سب کا ذکر کرنا ممکن نہیں۔ ان دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صلیبیوں کے "انسانی حقوق" اور "حریت" کے تحفظ کے خوشنما دعووں کی حقیقت کچھ اور ہی ہے. اور بے شک یہ حقیقت صرف اور صرف ان کی اسلام دشمنی ہے، جس کی سزا کے وہ بجا طور پر حق دار ہیں۔

السحاب: کیا آپ لوگ مزید حملے کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں؟

شیخ ایمن الظواہری: خوشیاں مناؤ! اوروں کو بھی سناؤ! اپنے بعد آنے والوں تک بشارتیں پہنچاؤ! اور اللہ عزوجل کے اس قول کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے دل کو امیدوں سے بھر لو:

وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (الصف:13)

"اور وہ تمہیں ایک دوسری نعمت بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو، اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی، اور مومنوں کو خوشخبری دے دو۔"

مسلمانو! یقین رکھو کہ تم ایک ایسے دین کی خاطر لڑ رہے ہو جس کے لئے خود اللہ عز و جل نے فتح اور غلبہ لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اور یقیناً اللہ سے بڑھ کر سچی بات کسی کی نہیں:

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (المجادلة:21)

"اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بیشک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور اور غالب ہے۔"

نیز رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ

بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا (صحيح مسلم: كتاب الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام)

(لوگوں کو خوشخبری دو، متنفر نہ کرو)

میں اور میرے بھائی تو اللہ تعالیٰ کے کمزور بندے ہیں جن کے پاس اللہ کی حفاظت اور اس کی قوت کے سوا کوئی سہارا نہیں! میں اللہ کی رحمتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے، اس کی مدد کی آس لگائے، اسی کے کرم سے امید باندھ کر، اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے اپنے بندے ﷺ کی مدد کی، اپنے لشکروں کو غالب کیا اور تنہا تمام فوجوں کو شکست دی........ کہ ہم اللہ کی مدد اور قوت سے بش اور بلیئر کے دماغوں کا خلل دور کر دیں گے، ان شاء اللہ۔

السحاب: برطانوی اور امریکی حکومتوں نے لندن کے واقعات کے ایک دن بعد یہ اعلان کیا کہ وہ عراق سے اپنی بیشتر فوجیں واپس بلا لیں گے۔ آپ اس اعلان پر کوئی تبصرہ کرنا چاہیں گے؟

شیخ ایمن الظواہری: شکست سامنے دیکھ کر اور بدحواسی میں یونہی ہاتھ پاؤں مارے جاتے ہیں۔ بش اور بلیئر اس کڑوے سچ پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں جس کا سامنا انہیں عراق اور افغانستان میں ہے۔ کسی اور کو معلوم ہو یا نہ ہو، یہ دونوں تو بہر حال جانتے ہیں کہ کامیابی کی سرے سے کوئی امید ہی نہیں! ویتنام جیسی پٹائی نے یہاں پر بھی ان کی امید کے سارے چراغ بجھا ڈالے ہیں۔ چنانچہ انہیں اپنے عوام کے غم و غصے کو کم کرنے کے لئے مجبوراً یہ اعلان کرنا پڑا ہے، حالانکہ ابھی تو ان کے عوام نے افغانستان اور عراق کی اصل صورتِ حال کی محض ایک ہلکی سی جھلک دیکھی ہے اور اس کے علاوہ انہوں نے لندن کی معمولی سی تباہی کا نظارہ کیا ہے۔ یہ تو محض چند صلیبی جرائم کی سزا تھی۔ مکمل حساب ابھی باقی ہے!

السحاب: بش نے آپ کے آخری پیغام کے جواب میں کچھ باتیں کہی ہیں، آپ جواب الجواب کے طور پر کچھ کہنا چاہیں گے ؟

شیخ ایمن الظواہری: اے جھوٹ کے رسیا! تو عراق میں داخل ہوا تو جھوٹ بول کر........ عراق میں مار کھا رہا ہے مگر جھوٹ سے باز نہیں آیا اور ان شاء اللہ عراق سے بھاگے گا اور تب بھی جھوٹ بول رہا ہو گا!

کل تو یہ دلیل دے کر عراق میں گھسا تھا کہ یہاں خطرناک ہتھیار موجود ہیں........ آج تو یہ دلیل دے کر عراق میں پٹ رہا ہے کہ امریکہ یہاں "امن" و "آزادی" قائم کرنے میں مصروف ہے۔ اور ان شاء اللہ آئندہ کل جب تو عراق سے نکلے گا تو یہ پسپائی تیرے مقصدِ وجود کے خاتمے کی دلیل ہو گی........ اور اس وقت تیرے پیچھے ہزار ہا تابوت اور ان گنت لنگڑوں، لُنجوں، لُولوں اور کانوں کی قطاریں لگی ہوں گی! یقیناً تو ہی اس لائق ہے کہ ان سب کی قیادت کرے۔

السحاب: ٹونی بلیئر اس بات پر مُصر ہے کہ لندن کی کارروائیوں کا برطانیہ کی خارجہ پالیسی سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ اس کے جواب میں کیا کہیں گے ؟

شیخ ایمن الظواہری: بلیئر اپنی قوم کو بیوقوف بناتا ہے اور وہ بڑی آسانی سے بیوقوف بن بھی جاتی ہے۔ بلیئر پاگلوں کی طرح صبح و شام یہی بڑبڑا رہا ہے:

"لندن کے واقعات کا عراق سے کوئی تعلق نہیں!"

متنبی اپنے ایک شعر میں کہتا ہے:

وہ جو سدا کا گمراہ ہو، اور انسانی زبان سمجھ ہی نہ سکے
اسے سمجھانے کے لئے ذلت کے تھپڑے ہی آتے ہیں

چنانچہ ہم ان سے اسی زبان میں بات کرتے ہیں جو انہیں سمجھ آتی ہے........ اور اگر یہ ایک مرتبہ بات نہیں سمجھیں گے تو ہم اللہ کی تائید سے اپنا یہ پیغام پھر دہرائیں گے، یہاں تک کہ بات انہیں سمجھ آ جائے! یہ خود دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم "جمہوری" لوگ ہیں۔ ہمارے پاس ایک "منتخب" حکومت ہے۔ پھر انہی کی یہ نمائندہ حکومت ہمارے بچوں اور عورتوں کو قتل کرتی ہے اور ہماری حرمتیں پامال کرتی ہے۔ اگر یہ واقعتاً ان سب چیزوں کے مخالف ہیں تو اپنی اس منتخب کردہ حکومت کو ہٹا کیوں نہیں دیتے؟ اور اگر یہ حکومت کی ان پالیسیوں پر راضی ہیں تو پھر بھریں اس رضا کی قیمت!

السحاب: عراق کی صورتِ حال کے بارے میں آپ کا تجزیہ کیا ہے؟

شیخ ایمن الظواہری: الحمدللہ عراق کی صورتِ حال امریکہ کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ثابت ہو رہی ہے۔ مسئلہ یہ نہیں کہ امریکی انخلاء ہونا ہے یا نہیں........ مسئلہ تو صرف یہ ہے کہ انخلاء کب ہوگا! اب امریکہ کی مرضی ہے کہ وہ اپنے کتنے بندے مروا کر نکلنا چاہتا ہے؟ امریکہ کی پوری کوشش ہے کہ وہ اپنے پیچھے ایک ایسی سیکولر حکومت کھڑی کر کے جائے جو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں بٹے ہوئے عراق پر اس کے احکامات کے مطابق حکومت کرے۔ امریکہ اس حکومت سے اپنا تعلق برقرار رکھنے کے لئے مختلف معاہدات کرنا چاہے گا جن کے تحت وہ اپنی فوج کا کچھ حصہ عراق میں، مجاہدین کی پہنچ سے بہت دور محفوظ مراکز میں رکھ سکے۔

عراق میں موجود مسلمانوں اور مجاہدین پر لازم ہے کہ وہ:

☆ ہرگز اس سازش کو کامیاب نہ ہونے دیں۔

☆ کرد، عرب اور ترکمان، سب ایک سیاسی جھنڈے تلے اکھٹے ہو کر عراق کی آزادی، شریعت کی بالادستی اور عدل و شورائیت کی بحالی کے لئے کام کریں۔

☆ امریکی انخلاء سے پیدا ہونے والے خلاء کو پر کرنے کے لئے تمام معززینِ عراق کو جمع کریں۔

☆ مجاہدین، علماء، قبائلی زعماء، صاحبانِ عقل و دانش اور امت کے ان تمام نمائندوں کو جمع کیا جائے جن کا دامن امریکہ کی معاونت کے دھبوں سے پاک ہے۔

ان سارے اہداف کو حاصل کرنا اس لئے ضروری ہے تاکہ صلیبی آلۂ کار اور ان کے ساتھ مل کر کام کرنے والے غدار اس موقع سے فائدہ نہ اٹھاسکیں۔

جہاں میں عراق کے معززین اور مخلصین کو اکھٹا اور متحد ہونے کی دعوت دے رہا ہوں، وہاں یہ دعوت خصوصیت سے تمام مجاہدین کے لئے بھی ہے۔ میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اکٹھے ہوں، اپنی صفوں میں وحدت پیدا کریں اور اپنی کوششوں کو یکجا کر کے اس فتح کی سمت آگے بڑھیں جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔ میرے مجاہد بھائیوں پر لازم ہے کہ وہ اتفاق و اتحاد کو بے پناہ اہمیت دیں۔ اس سلسلے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی یہ بات سمجھ لیں کہ صلیبیوں اور مقامی غداروں کے تمام منصوبے ناکام بنانے کے لئے مجاہدین کی وحدت ایک ضربِ کاری کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کے اتحاد کا عالمِ اسلامی کے قلب اور دنیا کے اس اہم ترین خطے کے مستقبل پر ان شاء اللہ بہت مثبت اور گہرا اثر پڑے گا۔

السحاب: فلسطین کی صورتِ حال کے حوالے سے آپ کا تجزیہ کیا ہے؟

شیخ ایمن الظواہری: ارضِ مقدس میں جاری صیہونی ظلم وزیادتی عالمِ اسلام کے خلاف صلیبی صیہونی جنگ ہی کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح فلسطین میں جاری جہاد بھی عالمی تحریکِ جہاد کا ایک جز ہے جسے امتِ مسلمہ بیک وقت کئی محاذوں پر لڑ رہی ہے۔ یہ بات سمجھنا اہم ہے کہ آج دنیا میں کسی بھی محاذ پر لڑنے والا مجاہد در اصل فلسطین ہی کی جنگ لڑ رہا ہے، اور اسی طرح فلسطین میں بر سرِ جہاد مجاہد بھی حقیقت میں پوری امت کا دفاع کر رہا ہے۔

غزہ سے یہودی انخلاء مذاکرات اور لے دے کا نتیجہ نہیں، بلکہ شہیدی حملوں اور مسلسل قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ اسی لئے اسلام دشمن قوتیں اس جہاد کے آگے بند باندھنے کے لئے کوشاں ہیں، تاکہ کسی طرح مجاہدین ہتھیار رکھ دیں اور فلسطین کی اس قوم پرست سیکولر اور کٹھ پتلی حکومت کا حصہ بن جائیں جس نے فلسطین بیچ ڈالا ہے اور اپنی گردنیں اسلام سے آزاد کرا لی ہیں۔

فلسطین میں بر سرِ پیکار مجاہدین کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس سازش کا شکار نہ ہونے پائیں۔ اسلام دشمن قوتیں یہ کوشش کریں گی کہ بلدیاتی یا قومی سطح پر چند کرسیاں دے کر اور حکومت میں معمولی سا حصہ یا کچھ مناصب دے کر مجاہدین

کا منہ بند کرا دیا جائے، تاکہ وہ فلسطین کا سودا کرنے والی قوم پرست سیکولر حکومت کے جرائم پر خاموشی اختیار کر لیں اور انتخابی عمل اور حکومت میں شرکت کے ذریعے عملاً اس حکومت، اس کے سیکولر دستور اور فلسطین پر اس کی پسپائی کو تسلیم کر لیں۔

میں بیت المقدس کے قرب و جوار میں موجود اپنے مجاہد بھائیوں کو خبر دار کرتا ہوں کہ خدارا! اسلام کی حاکمیت، عقیدۂ ولاء و براء اور ارضِ مقدس کے ایک انچ سے بھی پیچھے نہ ہٹیں........ اور نہ ہی فلسطین کا سودا کرنے والے سیکولر حکمرانوں، ان کے دستور، ان کے سیکولر قوانین اور ان کے اسرائیل کے سامنے سر جھکانے کے معاہدات کو تسلیم کریں! میں انہیں خبر دار کرتا ہوں کہ لِلہ! اپنے ہتھیار نہ رکھیں! اپنا جہاد نہ روکیں! آپ کا دشمن کسی عہد و پیمان کا پابند نہیں۔ جو کچھ اس نے غصب کیا ہے، قوت استعمال کئے بغیر وہ سب کچھ اس سے واپس چھیننا ممکن نہیں! امتِ مسلمہ نے اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی پہلی ذمہ داری بیت المقدس کے اطراف میں برسرِ پیکار مجاہدین پر ڈالی ہے۔ پس خیال کیجئے کہ آپ سے وابستہ توقعات ٹوٹنے نہ پائیں۔

فلسطین کا ہر مجاہد، ہر زخمی، ہر بیوہ، ہر یتیم اور ہر وہ ماں جس کے بچے اس مقدس جہاد میں شہید ہو گئے، وہ مطمئن رہے کہ ہم اور پوری ملتِ اسلامیہ ان کے ساتھ ہے، ہمارا خون ان کے انتقام کے جوش میں کھول رہا ہے۔ ان شاء اللہ فتح اب زیادہ دور نہیں! نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

> وَاَنَّ النَّصۡرَ مَعَ الصَّبۡرِ وَاَنَّ الۡفَرَجَ مَعَ الۡكَرۡبِ وَاَنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا (مسند احمد بن حنبل : مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)
>
> (فتح صبر کے ساتھ ہے، اور راحت کرب کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے)

اپنے ان بھائیوں اور بہنوں کو میں اس موقع پر اللہ کی راہ کے ایک مجاہد، مہاجر اور مرابط شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کی یہ بات یاد دلانا چاہوں گا کہ:

> " میں اس ربِّ عظیم کی قسم کھا کر کہتا ہوں، وہ ذات جس نے آسمان کو بلا ستون بلند کیا، کہ امریکہ اور اس میں رہنے والے کبھی خواب میں بھی امن کا تصور نہیں کر سکیں گے جب تک کہ اقصیٰ کی سرزمین میں مسلمانوں کو حقیقی امن میسر نہیں آجاتا اور جب تک کافروں کا ایک ایک فوجی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جزیرے سے بھاگ نہیں جاتا!"

میں انہیں شیخ اسامہ کا یہ وعدہ بھی یاد دلانا چاہوں گا:

"ہمارے فلسطینی بھائیو! میں تمہیں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ یقینا تمہارے بیٹوں کا خون ہمارے بیٹوں کا خون ہے........ اور تمہارا خون ہمارا خون ہے۔ پس خون کا بدلہ خون اور تباہی کا بدلہ تباہی سے لیا جائے گا! ہم اپنے ربِّ عظیم کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہیں تنہا نہ چھوڑیں گے........ یہاں تک کہ فتح کا دن آجائے یا ہم بھی وہی کچھ نہ چکھ لیں جو حمزہ رضی اللہ عنہ ابن عبد المطلب نے چکھا تھا!"

السحاب: کچھ لوگ مروجہ طریقوں کے مطابق حالات کی اصلاح کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

شیخ ایمن الظواہری: جہاد فی سبیل اللہ کے بغیر کوئی اصلاح ممکن نہیں! جو تحریک بھی جہاد کے بغیر اصلاح کا منصوبہ لے کر اٹھے تو گویا اس نے خود ہی اپنی موت اور ناکامی کا فیصلہ سنا دیا۔ ہمارے لئے کفر و اسلام کے اس معرکے اور کشمکش کی کیفیت کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے دشمن اس وقت تک ہمارے غصب شدہ حقوق ہمیں واپس نہیں کریں گے جب تک ہم جہاد نہ کریں۔ جورجیا، یوکرین اور کرغیزستان وغیرہ میں ہونے والے واقعات سے کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ تبدیلیاں امریکہ خود کرانا چاہتا تھا۔ اسی نے ان تبدیلیوں کی حوصلہ افزائی کی اور روس کو مداخلت سے منع کر کے میدان کھلا چھوڑ دیا۔

امریکی کبھی بھی عالمِ اسلامی کے قلب میں اسلامی نظام کی حاکمیت برداشت نہیں کریں گے۔ انہیں تو کوئی ایسا نظام ہی گوارا ہو سکتا ہے جو انہی کی ملی بھگت سے وجود میں آئے، جیسا کہ آج کل عراق میں ہو رہا ہے۔ یہ بھی آپ کے سامنے ہی ہے کہ حسنی مبارک، امریکہ سے اجازت لینے کے بعد، پانچویں مرتبہ صدارت کی کرسی پر براجمان ہے۔ عبد اللہ بن عبد العزیز کی مثال بھی آپ سے پوشیدہ نہیں، جس کے لئے امریکہ نے سٹیج تیار کیا اور اس نے فہد کے مرتے ہی تخت سنبھال لیا، ساتھ ہی وہ سب عہد و پیمان اور اختلافات و احتجاجات بھی بھول گیا جو وہ تختِ شاہی پر بیٹھنے سے پہلے کیا کرتا تھا۔ سعودی نظام آج بھی اپنی سابقہ شیطانی سیاست کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس سیاسی ایجنڈے میں یہ بات سرِ فہرست ہے کہ امریکی اور اسرائیلی مفادات کا تحفظ کیا جائے اور امت کا دفاع کرنے والے اسلام کے حقیقی تصور کو ملیامیٹ کر دیا جائے۔ سعودی حکمرانوں کو اسلام کے اس لائحۂ عمل پر کوئی اعتراض نہیں

جس کو لے کر چلنے والے ان حکمرانوں کے زیرِ سایہ اپنا سفر جاری رکھیں، کچھ لے کچھ دے کی بنیاد پر اپنا کام چلائیں اور ان کے کرتوتوں سے چشم پوشی اختیار کریں۔

ان حکمرانوں اور امریکہ کے مشترک ایجنڈے کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ گوانتاناموا اور باگرام کے قیدیوں کو مصر اور اردن منتقل کرتا رہتا ہے تاکہ یہ حکومتیں، جن سے امریکہ "انسانی حقوق" کے احترام کا مطالبہ کرتا ہے ان قیدیوں کو مشقِ ستم بنائیں۔

میرے مسلمان بھائیو! بہت باتیں کرنے، امریکہ کی خامیوں پر واویلا کرنے اور مظاہروں میں گلے پھاڑنے سے اصلاح نہیں ہوگی. امریکہ اور اس کے آلہ کاروں کی خرابیوں کا تذکرہ تو آج ہر شخص کی زبان پر ہے. حتیٰ کہ خود امریکہ کے پٹھو اور امریکہ سے تعلقات بنا کر جیبیں بھرنے والے بھی اس کے مظالم اور ہمارے حکمرانوں کے عیوب کا تذکرہ کرنے سے نہیں شرماتے لیکن اصلاح ایسے نہیں ہوتی! اصلاح تو عمل کرنے اور اللہ کی راہ میں ایثار و قربانی دینے ہی سے ممکن ہے۔یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس سے بہت سے اصلاح کے دعویدار نظریں بچا جاتے ہیں!

کوئی بھی اصلاح جہاد، مزاحمت، طلبِ شہادت، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، مفسدوں اور ان کے فاسد مناہج سے اعلانِ بیزاری، باطل کے مقابلے میں حق، کفر کے مقابلے میں ایمان اور فساد کے مقابلے میں اصلاح کی دعوت بلند کئے بغیر ممکن نہیں! ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ٥ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ لا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (الانعام: 56-57)

"اور اسی طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ بالکل نمایاں ہو جائے۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا، اگر میں نے ایسا کیا تو گمراہ ہو گیا اور راہِ راست پانے والوں میں سے نہ رہا۔"

اصلاح ناممکن ہے جب تک ان فاسد و مفسد حکومتوں اور نظاموں کو نہ ہٹایا جائے، ایک ایسی اسلامی حکومت قائم نہ کی جائے جو حقوق کے تحفظ، حرمتوں کے دفاع، عدل کے قیام، شورائیت کے فروغ اور علمِ جہاد کی سربلندی کی ضامن ہو اور اسلام پر حملہ آور دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے۔ اس کے بغیر کوئی اصلاح ممکن نہیں! اس راستے سے ہٹ کر کسی اور راہ کی طرف دعوت دینے والا دوسروں سے پہلے خود اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہے۔

تبدیلی کے لئے جدوجہد کرنا، اس کی طرف دعوت دینا، لوگوں کو ابھارنا، صاحبِ رائے افراد کو جمع کر کے ایک طریقہ کار پر متفق کرنا ناگزیر ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دیئے بغیر کوئی چارہ نہیں، ورنہ ذلت و پستی اور صلیبیوں اور یہودیوں کی غلامی ہی ہمارا مقدر ہو گی! اگر آج ہم مزاحمت اور سنجیدگی سے جدوجہد کرنے نہیں اٹھے اور ہم نے علماء، فوجیوں، ادیبوں، پیشہ ور افراد اور تاجروں میں سے مخلص لوگوں کو اس مقصد کی خاطر جمع نہ کیا تو جو کچھ آج غزہ اور فلوجہ میں ہو رہا ہے، وہ کل ہمارے باقی شہروں میں بھی دہرایا جائے گا۔ اگر ہم تبدیلی کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے اور جہاد و مزاحمت کرنے کو تیار نہیں، تو ہمیں ابھی سے منتظر رہنا چاہیئے کہ کب امریکی اور یہودی ہمارے گھروں پر دھاوا بولیں اور ہمارے سروں پر گولہ بارود برسا کر ہمارے شہر اور قصبے برباد کریں۔

یہودی آج القدس پر پنجے گاڑنے، مسجدِ اقصیٰ کو منہدم کرنے، فلسطین کو یہود سے بھرنے اور "عظیم تر اسرائیل" کے قیام کے لئے دن رات کوشاں ہیں تاکہ تحریف شدہ توریت کی پیشین گوئیاں "سچ" کر دکھائیں۔ اس کے برعکس ہمارے ملکوں میں شکست خوردہ ذہنیتیں ہر سیکولر لادین شخص کے ساتھ مل کر ایک سیکولر نظام قائم کرنے کی جدوجہد میں شامل ہونے کو تیار ہیں، کہ شاید یوں امریکہ ہمارے حکمرانوں کے مقابلے میں ہماری مدد کر دے۔

السحاب: دنیا بھر میں "آزادی" پھیلانے کی امریکی دعوت کو آپ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

شیخ ایمن الظواہری: امریکہ دنیا میں "آزادی" پھیلانے کے لئے قطعاً کوشاں نہیں۔ اس کی بھاگ دوڑ کا اصل ہدف یہ ہے کہ ہمارے علاقوں پر قبضہ کیا جائے، فساد پھیلایا جائے، اباحیت عام کی جائے، تحریف شدہ مسیحیت کی تبلیغ کیلئے عیسائی مشنریوں کی

حوصلہ افزائی کی جائے، امریکی قوت کے سامنے بچھ جانے والے "جدید اسلام" کی دعوت دی جائے اور جگہ جگہ اپنے آلہ کار فاسد و مفسد حکمرانوں کو نصب کیا جائے۔

ہم امریکیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسلام قبول کریں۔ ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ناکام جنگوں میں کودنے اور مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کا سلسلہ جاری رکھنے کے بجائے حق کی آواز سننے کی کوشش کریں۔ ایک لمحے رک کر صدقِ دل سے اپنا محاسبہ کریں۔ انہیں اس حقیقت کو بھی پہچاننا چاہئے کہ ان کا موجودہ عقیدہ مادہ پرست سیکولرازم، سیدِنا مسیح علیہ السلام سے لاتعلق اور تحریف شدہ مسیحیت، موروثی صلیبی بغض اور مال و سیاست پر قابض صیہونیوں کی غلامی کے مجموعے کا نام ہے ۔ یہ عقیدہ دنیا میں محض ان کی بربادی اور آخرت میں انہیں عذاب سے دوچار کرنے کا باعث بنے گا۔

میں انہیں یہ بھی یاد دلاتا ہوں کہ موت انسان سے ،اس کے تصور سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس وقت انسان کو اپنے اصل امتحان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تب نہ تو حکمران، نہ فوجی قائدین اور نہ ہی کلیساؤں کے پادری کچھ مدد کر سکیں گے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ ہر شخص آج ہی اخلاص کے ساتھ اپنا جائزہ لے، بجائے اس کے کہ اسے قبر میں جا کر جائزہ لینا یاد آئے اور تب تو ویسے بھی پانی سر سے گزر چکا ہو گا اور پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

ہم ہر عاقل امریکی اور ہر عاقل مغربی باشندے کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے آپ سے چند سیدھے سادے واضح اور دوٹوک سوال پوچھے:

کیا ہماری دعوت واقعتاً "آزادی"، "عدل"، "مساوات"، "انسانی حقوق" ، "ماحول کے تحفظ" اور " قتل و غارت، تباہی اور جنگ روکنے " کی دعوت ہے؟

کیا غیروں، بالخصوص مسلمانوں، کے خلاف جنگ کرنے کے جو اسباب ہماری حکومتیں بیان کرتی ہیں، ان میں کوئی صداقت ہے؟

کیا اسرائیل کی بھرپور حمایت کرنے کا مؤقف واقعی منصفانہ ہے، جب کہ اسرائیل نے فلسطین پر قبضہ کر رکھا ہے، وہ فلسطینیوں کو مسلسل قتل کر رہا ہے، مسجدِ اقصیٰ منہدم کرنے کے درپے ہے اور پورے فلسطین کو یہودیوں سے بھر دینے کے لئے کوشاں ہے؟

کیا مسلمان واقعی دہشت گرد ہیں یا کسی بھی معزز انسان کی طرح اپنے دین، اپنی آزادی اور اپنی حرمتوں کا دفاع کر رہے ہیں؟

مسلمانوں نے ہم پر ہی کیوں حملہ کیا؟ سوئٹزرلینڈ یا ویتنام والوں پر کیوں نہ کیا؟

کیا مسلمان اہلِ کتاب کے دشمن ہیں؟ یا وہ ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سمیت تمام انبیاء کی تعظیم کرنے والے لوگ ہیں؟

کیا مسلمان توریت اور انجیل سے عداوت رکھتے ہیں؟ یا وہ ان کو مقدس مانتے ہوئے چودہ سو سال سے صرف اتنا سا مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان دونوں کتابوں کے اصلی اور صحیح نسخے پیش کئے جائیں اور ہم لوگ ہی ان کا یہ مطالبہ پورا کرنے سے قاصر ہیں؟

کیا مسلمان واقعتاً کسی ایسی کتاب کے حامل ہیں جو ہر تحریف اور تبدیلی سے پاک ہے اور اس جیسی کتاب لانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں؟

کیا جو دعوے صبح و شام ہمارے سامنے دہرائے جاتے ہیں، سچ ہیں؟ یا ایسے جھوٹ ہیں جن کی حقیقت دنیا پر عیاں ہو چکی ہے اور ایسے کھوکھلے نعرے ہیں جن کی بنیادیں ہی منہدم ہو چکی ہیں؟

میں ہر صاحبِ عقل کے سامنے قرآن کی یہ دعوت پیش کرتا ہوں کہ:

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ (سبا:46)

''کہہ دیجئے کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی، تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں، وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔''

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (البقرة:23)

''اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، یہ ہماری ہے یا نہیں، تو اس کے مانند ایک ہی سورت بنا لاؤ، اور ایک اللہ کو چھوڑ کر اپنے سارے ہمنوائوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو تو ایسا کر دکھاؤ۔''

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلا نَعْبُدَ إِلا اللَّهَ وَلا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (اٰلِ عمران:64)

''آپ کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے، کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے ہی کو ربّ بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر دیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی کہ:

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (المآئدة: 75)

''مسیح علیہ السلام ابنِ مریم ایک رسول ہونے کے سوا کچھ نہیں، ان سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، اور ان کی ماں ایک راست باز عورت تھی، اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دیکھو، ہم کس طرح ان کے سامنے نشانیاں واضح کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کدھر الٹے پھرے جاتے ہیں۔''

السحاب: آپ اس گفتگو کے اختتام پر کوئی آخری پیغام دینا چاہیں گے؟

شیخ ایمن الظواہری: میں اپنی گفتگو کے اختتام پر امتِ مسلمہ سے مخاطب ہوتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد دلانا چاہوں گا کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ(الصف: 14)

"اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار بن جاؤ، جس طرح عیسیٰ علیہ السلام ابنِ مریم نے حواریوں سے فرمایا: "کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟" حواریوں نے کہا: "ہم ہیں اللہ کے مددگار"، پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا۔ پس ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔"

پس اے نوجوانانِ اسلام! اللہ کے مددگار بنو!

اے علمائے کرام! اللہ کے مددگار بنیں!

اے طلبائے علم! اللہ کے مددگار بنو!

اے تاجرو! اللہ کے مددگار بنو!

اے ادیبو! اے مفکرو! اے معلمو! اے صحافیو! اللہ کے مددگار بنو!

اے ہر ایک مسلمان مرد اور ہر ایک مسلمان عورت! اللہ کے مددگار بنو!

اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں اٹھ کھڑے ہو!

مزاحمت کرو!

ٹکرا جاؤ!

مقابلہ کرو!

دفاع کرو!

اللہ کی راہ میں جہاد کرو!

نیکی کا حکم دو!

برائی سے روکو!

دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھو!

اپنی زندگی اللہ کی راہ میں لگا دو!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلا قَلِيلٌ (التوبۃ:38)

''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ سنو! دنیا کی زندگی کا ساز و سامان تو آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے۔''

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ O وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ (آلِ عمران: 157-158)

''قسم ہے اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کئے جاؤ یا مر جاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ یقیناً خواہ تم مر و یا مارے جاؤ، جمع تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف کئے جاؤ گے۔''

میں صلیبیوں کی جیلوں میں محبوس اپنے قیدی بھائیوں، جن میں سرِ فہرست مجاہد شیخ عمر عبد الرحمن ہیں........ نیز امریکہ، گوانتانامو، ابو غریب، بگرام اور دنیا بھر میں امریکہ کی خفیہ جیلوں میں موجود قیدی بھائیوں........ مصر، جزیرۂ عرب، شام میں

طاغوت کی جیلوں میں بند قیدی بھائیوں........ فلسطین کے قیدی بھائیوں........ اور دنیا کے دیگر حصوں میں قید بھائیوں سے کہنا چاہوں گا: ہم آپ کو ہرگز نہیں بھولے! آپ کو چھڑانا ایک ایسا قرض ہے جس کا بار ہماری گردنوں پر موجود ہے!

ہم اللہ کی مدد و قوت سے امریکہ اور اس کے حلیفوں کو اس وقت تک مارتے رہیں گے جب تک وہ آپ کو رہا نہ کر دیں!

میں امریکہ اور اس صلیبی صیہونی حملے میں شریک اس کے حلیفوں کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنانا چاہوں گا کہ

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِينَ o وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ o وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلاكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ (الانفال: 38-40)

”ان کافروں سے کہہ دو! اگر یہ لوگ باز آجائیں تو ان کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، لیکن اگر یہ اسی پچھلی روش کا اعادہ کریں گے تو گزشتہ قوموں کے ساتھ جو کچھ ہو چکا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ (اے لوگو جو ایمان لائے ہو) ان (کافروں) سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر یہ باز آجائیں تو ان کے اعمال کو دیکھنے والا اللہ ہے۔ اور اگر یہ روگردانی کریں تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے۔ وہ بہت اچھا سرپرست ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔“

عنترہ اپنے ایک شعر میں کہتا ہے:

پس جب میں انتقام پر اتر آؤں تو میرا انتقام بڑا سخت ہوتا ہے
اور اس کا ذائقہ ایسا کڑوا ہوتا ہے ، جیسے حنظل کا ذائقہ

اپنی گفتگو کے اختتام پر میں یہ دعوت دیتا ہوں کہ جسے بھی یہ باتیں درست اور برحق محسوس ہوئی ہوں، وہ انہیں تمام زبانوں میں پھیلانا اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرنا اپنی ذمہ داری سمجھے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ و صحبہ وسلم۔

السحاب: ہم اس گفتگو کے اختتام پر مجاہد شیخ ایمن الظواہری کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے جنہوں نے ہمیں اس ملاقات کے لئے وقت دیا۔ ہمیں امید ہے کہ یہ گفتگو دیارِ اسلام پر صلیبی صیہونی حملے کے خلاف جہاد میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔ اللہ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کے نصرت کی خاطر جہاد کرنے پر بھرپور جزا عطا فرمائے۔ آمین!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نجات کا واحد راستہ

امتِ مسلمہ کے نام پیغام

(امریکی انتخابات ۲۰۰۴ء کے موقع پر)

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ........۳ نومبر، ۲۰۰۴ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرے عزیز مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امریکہ ان دنوں افغانستان، عراق اور خود اپنے ملک میں انتخابات کا ڈھونگ رچا رہا ہے۔ امریکی انتخابات میں اصل مقابلہ اس بات کا ہے کہ کونسا فریق اسرائیل کو خوش کرنے میں زیادہ کامیاب ہوتا ہے اور فلسطین میں مسلمانوں کے خلاف ستّاسی (87) سال سے جاری مظالم کا تسلسل موئثر طور پر برقرار رکھ سکتا ہے........ اسی لئے عقل رکھنے والوں پر یہ بات آج عیاں ہو چکی ہے امریکہ کا واحد علاج طاقت کے زور سے اسے حق کے سامنے جھکنے پر مجبور کرنا ہے۔

احمد شوقی کا شعر ہے کہ

شر کے ساتھ نرمی سے پیش آنے والا خود تکلیف اٹھاتا ہے
جبکہ سختی سے نمٹنے والا اسے میدان سے بھگا دیتا ہے

ہم اس موقع پر امریکی عوام سے کہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم بش کو منتخب کرتے ہو یا کیری کو یا خود شیطان مردود کو۔ ہمیں تو اس سے غرض ہے کہ ہم اپنے علاقوں کو ہر سرکش غاصب سے پاک کر دیں اور ہر اس ہاتھ کو کاٹ ڈالیں جو ہم پر زیادتی کرنے، ہمارے مقدس علاقوں کی حرمت پامال کرنے یا ہمارے وسائل لوٹنے کیلئے آگے بڑھے۔

جہاں ایک طرف امریکی انتخابات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ مسلمان علاقوں پر صلیبی ویہودی قبضے کا اصل معمار امریکہ ہے، وہاں دوسری جانب افغانستان اور عراق کے انتخابات سے بھی یہ بات بآسانی سمجھی جا سکتی ہے کہ مسلمان ممالک میں ایسے کٹھ پتلی حکمرانوں کو برسرِ اقتدار لانا جو اپنے تحفظ کیلئے بھی صلیبی افواج کے محتاج ہوں، دراصل نئے امریکی منصوبے کا حصہ ہے۔

ذرا آنکھیں کھول کر خود عالمِ اسلام پر ایک نگاہ دوڑائیں........ آپ کو ہر سو ایک سے چہرے نظر آئیں گے: حسنی مبارک........ آلِ سعود........ پرویز مشرف........ کرزئی........ اور عیاد علاوی! یہ اور انہی جیسے دیگر حکمران امریکہ کے دوست اور جمہوریت کے حامی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ہی بش نے اقوامِ متحدہ میں جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ

''جمہوریت کو دنیا بھر میں فروغ دینا ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔''

بش جس جمہوریت کی بات کر رہا تھا اس کی مثال عراق اور افغانستان میں امریکی افواج کی مسلط کردہ جمہوریت ہے۔ ایسی جمہوریت جس کے نتیجے میں عوام غلام بن جائیں اور امریکی افواج کو ''بی۔۵۲ جہازوں'' اور ''اپاچی ہیلی کوپٹروں'' سے یورینیم بھرے بم برسانے کی کامل حریت حاصل ہو جائے۔

امریکہ کی حقیقی اقدار یہی ہیں:

☆ دجل، فریب، جھوٹ اور دھوکہ!! ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے، ویتنام کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور عراق کے خلاف تخفیف شدہ یورینیم استعمال کرنے کے تمغے امریکہ ہی کے سینے پر سجے ہوئے ہیں۔ یہی امریکہ آج یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ عالمِ اسلام کو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں سے بچانا چاہتا ہے۔ اسی غرض سے اس نے محض چند بے بنیاد شبہات کا سہارا لے کر عراق پر حملہ کیا۔

☆ یہی امریکہ سعودی اور مصری حکام کو مجاہدین پر تشدد کرنے کیلئے جدید آلات فراہم کرتا ہے۔ اسی مہذب امریکہ نے گوانٹانامو اور ابو غریب جیل میں اذیت دینے کے ایسے طریقے استعمال کئے جس کی تاریخِ عالم میں کوئی نظیر نہیں ملتی ۔ پھر ان سب کرتوتوں کے بعد امریکہ ہمیں انسانی حقوق کا درس دیتا ہے؟

☆ یہ امریکہ ہی ہے جو ایک طرف تو ساری دنیا سے بین الاقوامی فوجداری عدالت کا حصہ بننے کا مطالبہ کرتا ہے، جبکہ دوسری جانب اپنے تمام شہریوں کو اس بین الاقوامی عدالت کی دسترس سے مکمل طور پر محفوظ رکھتا ہے۔

☆ امریکہ........ جس نے سرخ ہندیوں کا مکمل صفایا کر کے ان کی زمینوں پر امریکی ریاست کی بنیاد رکھی اور فلسطینی عوام کو ہجرت پر مجبور کر کے وہاں یہودیوں کو بسایا؛ آج یہی امریکہ دارفور کے عوام کو نسلی فسادات سے بچانے کیلئے سوڈان جانا چاہتا ہے۔

امریکہ........جو اسرائیل کو پستول سے لے کر دور تک مار کرنے والے میزائل، سب فراہم کرتا ہے، آج یہی امریکہ مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کی بات کر رہا ہے۔

☆ امریکہ........ جس نے جدید صلیبی جنگ کا آغاز کیا،

☆ جو فلسطین کے خاتمے اور مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگانے کے تمام منصوبوں میں یہود کی پشت پناہی کرتا رہا،

☆ جس نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے پر سلمان رشدی کو وائٹ ہاؤس بلا کر اس کا استقبال کیا،

☆ جس نے خوست کی ایک مسجد پر بمباری کر کے نمازِ تراویح میں مشغول (۱۲۰) ایک سو بیس نمازیوں کو شہید کر ڈالا،

یہی امریکہ آج ہمیں "مذہبی رواداری" اور "برداشت" کا سبق دے رہا ہے، بلکہ ہمیں اسلام کا درست فہم بھی عطا کرنا چاہتا ہے!!

میں امریکیوں کو ایک آخری نصیحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں، گو کہ مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی اس پر کان نہیں دھریں گے: تمہیں مسلمانوں سے معاملہ کرتے ہوئے دو میں سے کوئی ایک اسلوب اختیار کرنا ہو گا:

☆ یا تو احترام اور ایک دوسرے کی مصلحتوں کی رعایت پر مبنی سلوک

☆ یا مسلمانوں کے جان، مال اور آبرو کو بے وقعت اور مباح جانتے ہوئے سلوک

اب یہ تمہارا مسئلہ ہے کہ تم ان دونوں میں سے کون سا رستہ چنتے ہو. اور کسی غلط فہمی کا شکار نہ رہنا........! ہم صبر کرنے اور جم کر مقابلہ کرنے والی امت ہیں۔ تم ہمیں اپنے خلاف قتال پر، تائیدِ الٰہی ہمراہ لئے، تا قیامت کمر بستہ پاؤ گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (ال عمران:200)

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلے میں پامردی دکھائو، حق کی خدمت کیلئے کمر بستہ رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے)

حضرت نابغۃ الجعدی رضی اللہ عنہ ایک شعر میں کہتے ہیں:

ہم نے انہیں وہی جام پلایا جو ہمیں پلایا گیا تھا
لیکن موت کے وقت ہم نے ان سے زیادہ صبر کیا

چونکہ ہم صبر اور استقامت والی امت ہیں لہٰذا ہمارے لئے بھی کچھ اہم حقائق جان لینا لازم ہے:

پہلی بات تو یہ کہ سقوطِ بغداد محض بغداد ہی کا نہیں، ان تمام قوتوں کے سقوط کا پیغام ہے جنہوں نے جہاد ترک کر کے عراق پر حملے میں کفار کا ساتھ دیا........بلکہ جن ممالک نے علانیہ ہتھیار نہیں ڈالے، وہ تو در حقیقت بغیر گولی چلائے بلا مزاحمت بہت عرصہ پہلے ہی ہتھیار ڈال چکے تھے........اور جو ممالک اس لئے مطمئن بیٹھے ہیں کہ ان کی سرزمین پر کسی کا قبضہ نہیں تو وہ بھی جان لیں کہ صلیبی افواج کا اگلا ہدف انہی کی سرزمین ہے۔

دوسری اہم حقیقت یہ ہے کہ سقوطِ بغداد ۹ اپریل ۲۰۰۳ء کو نہیں، بلکہ اس سے بہت پہلے ہو چکا تھا۔ یہ سقوط تو اسی وقت ہو گیا تھا........

- ☆ جب خدیو توفیق نے مصر کی حکومت حاصل کرنے کیلئے انگریزوں سے مدد مانگی اور بدلے میں ان کے غاصبانہ قبضے کو برداشت کیا،
- ☆ جب شریف حسین نے خلافت الٹانے کیلئے انگریزوں سے اتفاق کیا،
- ☆ جب عبدالعزیز آلِ سعود نے پہلے برطانوی اور پھر امریکی حفاظت کے حصار میں رہنے کا فیصلہ کیا،
- ☆ جب عرب ممالک نے ۱۹۴۹ء کے امن معاہدے کو قبول کیا اور پھر ایک کے بعد دوسرے معاہدے کا سلسلہ چل نکلا یہاں تک کہ نوبت " اوسلو امن معاہدے" اور نام نہاد "امن روڈ میپ" تک جا پہنچی جس کی حقیقت سے سب ہی واقف ہیں۔

تیسری اہم حقیقت یہ ہے کہ سقوطِ بغداد کے بعد پیش آنے والے واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سے جاگ اٹھی ہے:

یقیناً صلیبی حملے کے نتیجے میں عراق میں قائم بے دین، قوم پرست اور جابرانہ نظامِ حکومت اختتام پذیر ہوا، مگر بھرپور مسلح عوامی مزاحمت نے غاصب افواج کو لمحہ بھر چین سے نہیں بیٹھنے دیا اور ان کے سارے منصوبے خاک میں ملا دیئے۔

اسی طرح چیچنیا اور افغانستان میں صلیبیوں نے اپنی فوجی قوت کے بل بوتے پر ایک کٹھ پتلی حکومتی ڈھانچہ قائم کرنے کی کوشش کی مگر عوام کے حقیقی قائدین نے حکومت سے علیحدہ ہو کر غاصبوں کے خلاف جہاد کی قیادت سنبھال لی۔

فلسطین میں بھی جب فلسطینی حکومت نے ایک ایک کر کے بیشتر فلسطینی علاقوں پر اسرائیلی کنٹرول تسلیم کرنا شروع کیا تو فلسطینی عوام نے اسے رد کرتے ہوئے ہتھیار اٹھالئے اور راہِ جہاد اختیار کی۔

لہٰذا یہ دور مایوسی کا نہیں، امت کے جاگنے اور دشمن کے خلاف مزاحمت کرنے کا دور ہے؛ وہ دشمن جسے اپنے ہتھیاروں کی کثرت پر اتنا ناز ہے کہ وہ بھول بیٹھا ہے کہ حقیقی طاقت و قوت کا مالک اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ وہ اللہ جو کہتا ہے کہ

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (المجادلۃ:21)

(اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے)

ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ ہماری نجات کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے اور اس کے سوا کوئی دوسری راہ اختیار کرنا وقت اور صلاحیت کا ضیاع ہے۔

آپ خود ہی بتایئے۔ کیا حسنی مبارک کو انتخابات کے ذریعے یا محض گفتگو کے زور سے ہٹایا جا سکتا ہے؟ جبکہ........

☆ انتخابات کے نتائج بھی اسی کے ہاتھ میں ہیں،

☆ قانون سازی کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے،

☆ وہ ہر مردِ حُر کی زبان بند کرانے کیلئے طرح طرح کی اذیتیں دیتا ہے،

☆ اس نے عوام کی گردنوں پر فوجی عدالتیں مسلط کر رکھی ہیں جن کے حکم سے صرف اس کے دورِ حکومت میں جتنے افراد کو سزائے موت دی گئی ہے، پوری مصری تاریخ کے سیاسی مقدمات میں اتنے افراد سزائے موت کے مستحق نہیں ٹھہرے۔

☆ حسنی مبارک نے عملاً مصر کو اپنی اور اپنے خاندان کی ذاتی ملکیت بنا لیا ہے؛ گزشتہ ۲۳ سالوں سے وہ اکیلا بغیر نائب کے حکومت کر رہا ہے تاکہ اس کے بعد اسکا بیٹا ہی حکومت کا وارث بنے،

☆ اسی نے اسرائیل سے یہ معاہدہ کیا کہ مصر ایٹمی ہتھیار بنانے کے تمام پروگرام بند کر دے گا،

☆ اسی طرح یہ معاہدہ بھی اسی نے کیا کہ مصر کسی بھی عرب ملک پر اسرائیلی حملے کی صورت میں غیر جانبدار رہے گا،

☆ یہی حکومت ہے جو فلسطینی جدوجہد کے گرد گھیرا تنگ کر رہی ہے، ان کی مدد کے ذرائع کاٹ رہی ہے تاکہ وہ اسرائیلی شرائط کے سامنے سر جھکا دیں۔

ایسے بدنیت شخص کے بارے میں کوئی عقلمند آدمی یہ تصور کر سکتا ہے کہ یہ انتخابات کے ذریعے یا شرعی دلائل سن کر اپنی کرسی چھوڑ دے گا؟

کیا وہ سعودی شاہی خاندان........

☆ جو یہ سمجھتا ہے کہ مملکت ان کی خاندانی ملکیت ہے جسے انہوں نے تلوار کے زور سے حاصل کیا تھا

☆ وہ آلِ سعود........جو پہلے برطانیہ اور پھر امریکہ کے سائے تلے رہتے رہے،

☆ جنہوں نے پٹرول کے قیمتی ذخائر امریکیوں کے حوالے کئے،

☆ صلیبی افواج کو جزیرۂ عرب میں گھسنے کا موقع دیا،

☆ ان کے جنگی طیاروں کو اپنے فضائی اڈوں سے اڑ کر عراق و افغانستان کے مسلمانوں کا خون بہانے کی اجازت دی،

☆ وہ آلِ سعود........ جو کسی قسم کی سیاسی سرگرمی کی اجازت نہیں دیتے سوائے اس سرگرمی کے جہاں ان کی تسبیح و تقدیس کے گیت گائے جائیں،

☆ جو امت کی وحدت، افرادِ امت کی برابری اور عدالتوں میں تمام مسلمانوں سے مساوی سلوک کے تصور ہی سے نا آشنا ہیں،

☆ جن کی بدکرداریوں کی داستانیں سن کر سر شرم سے جھک جاتے ہیں،

☆ جن کا خاندان اب تقریباً ۵۰۰۰ شاہوں اور شہزادوں پر مشتمل ہے جن میں سے ہر ایک امت کے وسائل میں سے اپنا کوٹہ وصول کر رہا ہے۔

☆ کوئی نہیں جو آلِ سعود سے پوچھ سکے کہ پٹرول سے حاصل ہونے والی آمدنی آخر کہاں گئی؟

☆ کیوں سعودیہ آج ایک بے بس اور کمزور سی ریاست بن کر رہ گیا ہے؟

کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ آلِ سعود امت سے چھینے ہوئے مالِ غنیمت سے بغیر قوت استعمال کئے دستبردار ہو جائیں گے؟

وہ پرویز مشرف........

☆ جس نے قوم سے کرسی چھوڑنے کا وعدہ کیا اور امریکی آشیرباد حاصل ہونے پر اپنے وعدے سے مکر گیا،

☆ جس نے اپنی کرسی بچانے کیلئے افغانستان کے مسلمان بھائیوں کا خون بہانے میں بھرپور تعاون کیا،

☆ جس نے وزیرستان میں بسنے والے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے،

☆ جس نے اقوامِ متحدہ سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیل کا وجود تسلیم کیا،

کیا یہ مشرف، جو اپنا ایمان بیچ چکا ہے، بغیر طاقت استعمال کئے کرسی سے ہٹایا جا سکتا ہے؟

امن وانصاف کے قیام، ظلم کے خاتمے اور مسلمان ممالک کی آزادی کی جنگ دراصل ایک ہی معرکہ ہے، کیونکہ ہم اُس وقت تک حقیقی آزادی اور حقیقی عدل نہیں پاسکتے جب تک ایک ایسی اسلامی حکومت نہ قائم کرلی جائے جو حقوق کے تحفظ، عدل وانصاف کے قیام اور مشاورت کے فروغ کی ضامن ہو۔اور یہ بات بھی ہمیں اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ ایسی حکومت صلیبیوں، یہودیوں اوران کے ایجنٹ خائن حکمرانوں سے جہاد کئے بغیر نہیں قائم ہوسکتی۔

توکیا ہم اللہ کی خاطر موت، قیدوبند کی صعوبتیں، ظلم وستم، جلاوطنی، ہجرت، عزیزواقارب اور مال ومناصب سے دوری برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں؟

کیا ہم اپنے اندر اتنا حوصلہ پاتے ہیں کہ ایک بار نہیں، بار بار ناکامیوں کے باوجود پھر اٹھ کھڑے ہوں اور منزل حاصل ہونے تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں؟

کیاہم غلبۂ اسلام کی قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں؟؟؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ (البقرة:214)

(پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا، حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے؟ ان پر سختیاں گزریں، مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے، حتیٰ کے وقت کا رسول اوراس کے ساتھی اہلِ ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ اس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ ہاں اللہ کی مدد قریب ہے)

اگر ہم ان سب آزمائشوں سے گزرنے کیلئے تیار ہیں تو پھر اصلاح کا کام شروع ہوسکتا ہے۔ وہ اصلاح جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا جب تک شریعت کی حاکمیت تسلیم نہ کی جائے۔ اصلاح کا ہر وہ طریقہ کار جو شریعت کی حاکمیت پر قائم نہ ہو، نہ صرف

عقیدے کے بگاڑ کا باعث ہے، بلکہ عملاً بھی اصلاح کی بجائے مزید فساد کا سبب بنتا ہے، اور اس بات پر تاریخ بھی شاہد ہے کہ مسلمانوں نے اللہ کی شریعت کے سوا کبھی بھی کسی اور کی حاکمیت قبول نہیں کی۔

اصلاح ناممکن ہے جب تک ایسی اسلامی ریاست وجود میں نہ آجائے جو مسلمانوں کی مقبوضہ زمینوں کا دفاع کرے، امریکہ اور اسرائیل کی چیرہ دستیوں کو آگے بڑھ کر روکے اور امت کو اِن دو عظیم دشمنوں کے خلاف جہاد کیلئے متحد اور متحرک کرے۔ اصلاح نہیں ہو سکتی جب تک ہمارے سروں پر مسلسل منڈلاتے اسرائیلی خطرے کا دلیری سے سامنا نہ کیا جائے۔ اصلاح نہیں ہو سکتی جب تک امت کو اپنے انتظامی معاملات آزادی سے چلانے، اپنے نمائندے چننے اور حکمرانوں کا احتساب کرنے کے حقوق حاصل نہ ہو جائیں۔

یقیناً یہ سب اہداف حاصل کرنے کی واحد راہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ ان متکبر صلیبیوں اور صیہونیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے اور ان کی بالادستی قبول کرنے کی اجازت تو خود اللہ نے ہم سے سلب کر لی ہے۔ یہ طاغوتی قوتیں ہیں جن سے نمٹنے کا طریقہ اللہ نے ہمیں اپنی کتاب میں یہ کہہ کر سکھلا دیا کہ:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا (النسآء:76)

(اہلِ ایمان اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور کفار طاغوت کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ پس تم شیطان کے ساتھیوں سے جنگ کرو۔ یقیناً شیطان کی چال بہت کمزور ہے)

